سپیشل نمبر عمران سیریز

کالی دُنیا

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

عمران نے کار گیراج سے نکالی اور پھر اسے روک کر اس نے واپس جا کر گیراج کو بند کر کے لاک کیا اور مڑ کر کار کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک بوڑھی عورت آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی ہوئی فلیٹ پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف جاتی دکھائی دی۔ بوڑھی عورت خاصی معمر اور کمزور نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کا چشمہ تھا اور وہ آہستہ آہستہ اس طرح قدم اٹھا رہی تھی جیسے اسے چلنے میں خاصی تکلیف ہو رہی ہو۔

''اماں جی۔ اماں جی۔ آپ نے کس سے ملنا ہے''...... عمران نے آگے بڑھ کر بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''سلیمان بیٹے سے ملنے جا رہی ہوں''...... بوڑھی عورت نے مڑ کر عمران کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سلیمان تو آج صبح اپنے گاؤں چلا گیا ہے۔ وہاں اس

کی کوئی عزیزہ اچانک بیمار ہو گئی ہے۔ آپ کام بتائیں۔ میں سلیمان کی جگہ آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اس بوڑھی عورت نے بے اختیار لمبا سانس لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی بات سن کر بے حد مایوسی ہوئی ہو۔

''آپ تو بڑے صاحب جی ہیں۔ آپ ہم غریبوں کا کام کیسے کر سکتے ہیں۔ سلیمان بیٹا بہت نیک ہے۔ وہ ہمارے کام کرتا رہتا ہے''...... بوڑھی عورت نے آہستہ سے کہا۔

''اماں جی۔ میں بھی آپ کا بیٹا ہوں اور بیٹے ماں کے لئے چھوٹے یا بڑے صاحب نہیں ہوا کرتے۔ بس بیٹے ہی ہوتے ہیں''...... عمران نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''جیتے رہو بیٹا۔ کسی نیک ماں باپ کی اولاد ہو ورنہ آج کل تو سگی اولاد بھی بوڑھے ماں باپ کو مڑ کر نہیں دیکھتی''...... بوڑھی عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اماں جی۔ آپ کو کام کیا ہے۔ وہ بتائیں تاکہ میں سرخرو ہو سکوں''...... عمران نے کہا۔

''بیٹے۔ میری بہو پر کسی بدبخت نے کالا جادو کر دیا ہے اور وہ شدید بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا ہے۔ بھلا ہمارے ڈاکٹر اس کالے جادو کے سامنے کر بھی کیا سکتے ہیں۔ سلیمان نے کہا تھا کہ وہ مجھے کسی بڑے پیر سید چراغ شاہ کے پاس

لے جائے گا۔ ان کی دعا سے میری بہو کو کالے جادو سے نجات مل جائے گی۔ بے چاری کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں''...... بوڑھی عورت نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر حیران رہ گیا۔

''کالا جادو۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ جادو تو جادو ہوتا ہے۔ سفید اور کالا جادو کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم انگریزی پڑھے ہوئے ہو بیٹا اس لئے تم ان باتوں پر یقین نہیں کرتے لیکن حقیقت تو حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑ جاتا۔ کالا جادو انتہائی خطرناک ہوتا ہے اور یہ جادو غیر مسلم کرتے ہیں''...... بوڑھی عورت نے اسے بچہ سمجھ کر باقاعدہ سمجھاتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بہو کو کیا بیماری ہے۔ آپ میرے ساتھ چلیں میں اسے سب سے بڑے ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔ خرچہ سارا میرا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''بیٹے۔ وہ بیٹھے بیٹھے جھولنے لگ جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ منہ سے کف نکلنے لگتا ہے۔ یادداشت غائب ہو جاتی ہے۔ عجیب عجیب الفاظ منہ سے نکالنے لگتی ہے۔ میرا بیٹا ایک سکول میں چوکیدار ہے۔ اس نے سارے ڈاکٹروں کو دکھایا ہے لیکن ان کی سمجھ میں بیماری ہی نہیں آتی۔ وہ علاج کیا کریں گے''۔ بوڑھی عورت نے جواب دیا۔

''آپ نے عام سے ڈاکٹروں کو دکھایا ہو گا۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں اسے سب سے بڑے ہسپتال کے سب سے بڑے ڈاکٹر کو دکھاؤں گا تو انشاء اللہ میری بہن صحت یاب ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''بیٹے۔ ہم نے بہت سی جگہوں پر دکھایا ہے۔ کئی مزاروں پر بھی سلامی کے لئے لے گئے ہیں لیکن آرام نہیں آیا۔ سلیمان بیٹا بھی ہمارے گھر آیا تھا۔ وہ ہمیں ہر مہینے خرچے کی رقم بھی دے جاتا ہے۔ اس نے بھی اس کی کیفیت دیکھی ہے تو اس نے یہی کہا تھا کہ یہ جادو ہے۔ بیماری نہیں ہے اس لئے وہ بڑے پیر صاحب چراغ شاہ صاحب سے دعا کرائے گا تب یہ کالا جادو ٹوٹے گا لیکن شاید ہم غریبوں کی قسمت ہی خراب ہے کہ ہم اب دعا بھی نہیں کرا سکتے''...... بوڑھی عورت نے روتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے میلے دوپٹے سے آنسو پونچھنا شروع کر دیئے۔ عمران سمجھ گیا کہ اس بوڑھی عورت کو مکمل یقین ہے کہ اس کی بہو کی بیماری کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے بلکہ پیروں فقیروں کے پاس ہے اس لئے یہ اپنی بات پر اڑی رہے گی۔ عمران کے پاس بھی ان دنوں کوئی کام نہ تھا اس لئے اس نے سوچا کہ وہ بھی سید چراغ شاہ صاحب سے مل لے گا اور اس بوڑھی عورت کی دعا سے تسلی بھی ہو جائے گی۔

''ٹھیک ہے۔ آئیں کار میں بیٹھیں۔ ہم سید چراغ شاہ صاحب

کی خدمت میں چلتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کار میں۔ مگر میں تو کبھی کار میں نہیں بیٹھی۔ میں نے تو ویگن میں جانا تھا''...... بوڑھی عورت نے اس طرح بدک کر کہا جیسے کار میں بیٹھنا اس کے لئے ناممکن ہو۔

''آئیں اماں جی۔ یہ نئے زمانے کی ویگن ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور اس بوڑھی اماں کو اس نے بیٹھنے میں مدد کی اور پھر اس نے دروازہ بند کیا اور خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''بیٹے۔ یہ اس قدر آرام دہ کیوں ہے۔ ویگن کا گدا تو ہڈیاں توڑ دیتا ہے''...... بوڑھی عورت نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے اب وہ کیا جواب دیتا۔ اس کے علاوہ کار بھی وہ نارمل رفتار سے چلا رہا تھا کیونکہ زیادہ تیز رفتاری سے بوڑھی عورت خوفزدہ بھی ہو سکتی تھی۔ پھر طویل ڈرائیونگ کے بعد وہ سید چراغ شاہ صاحب کی رہائش گاہ کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے کار روکی اور پھر وہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر نیچے اترا ہی تھا کہ مکان کا دروازہ کھلا اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ باہر آ گیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

''شاہ صاحب سے ملنا ہے۔ ایک بوڑھی اماں نے بھی دعا کرانی ہے''...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ ابھی آنے والے ہیں۔ آپ اندر تشریف رکھیں''۔

صاحبزادے نے کہا اور ایک طرف مڑ گیا۔

''آیئے اماں جی۔ شاہ صاحب ابھی آنے والے ہیں''۔ عمران نے کار کا درواہ کھولتے ہوئے کہا تو بوڑھی عورت نیچے اتر آئی۔

''آیئے۔ اندر بیٹھتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ارے۔ ایسا نہ ہو کہ بڑے پیر صاحب اس گستاخی پر ناراض ہو جائیں''...... بوڑھی عورت نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''وہ ناراض ہونے والے نہیں ہیں۔ آیئے''...... عمران نے بوڑھی عورت کو تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر بوڑھی عورت عمران کی رہنمائی میں اندر داخل ہوئی۔ یہاں دو بڑی چارپائیاں موجود تھیں۔ ایک پر گاؤ تکیہ رکھا ہوا تھا۔ اس چارپائی پر شاہ صاحب بیٹھتے تھے۔ عمران نے بوڑھی عورت کو دوسری چارپائی پر بٹھایا اور پھر خود بھی اس کے ساتھ ہی چارپائی پر بیٹھ گیا۔

''میرا دل کہہ رہا ہے بیٹے کہ بڑے پیر صاحب کی دعا سے میری بہو کو آرام آ جائے گا''...... بوڑھی عورت نے چند لمحوں بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''انشاء اللہ''...... عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور سید چراغ شاہ صاحب مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران کو سلام کیا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کا جواب دیا۔ بوڑھی عورت نے بھی اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ عمران کی طرح

تیزی سے نہ اٹھ سکتی تھی۔

''آپ بیٹھی رہیں بہن جی۔ آپ میری بڑی بہن ہیں۔ بیٹھی رہیں''...... سید چراغ شاہ صاحب نے آگے بڑھ کر کہا۔

''میری بہو کے لئے دعا کریں بڑے پیر صاحب۔ اللہ آپ کو جزا دے گا۔ ہم غریب لوگ ہیں۔ ہم تو آپ کو کچھ دے بھی نہیں سکتے۔ وہ بے چاری بے حد پریشان ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور کسی نامراد نے اس غریب پر کالا جادو کر دیا ہے''...... بوڑھی عورت کی زبان اس طرح رواں ہو گئی جیسے وہ جلد از جلد سب کچھ بتا دینا چاہتی ہو۔

''مجھے معلوم ہے۔ آپ بیٹھی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا''...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور پھر خود وہ دوسری چارپائی پر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے پر تکدر کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ بوڑھی عورت کے اس طرح بولنے پر سید چراغ شاہ صاحب کو شاید تکدر محسوس ہونے لگا ہے۔

''اماں جی۔ آپ''...... عمران نے بوڑھی عورت کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں بیٹے۔ میری یہ بڑی بہن بہت دکھی ہے۔ اس کی بہو پر واقعی انتہائی خوفناک کالا جادو کیا گیا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ تم انہیں میرے پاس لے آئے ہو۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا''۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو اس بار حیران ہونے کی باری عمران کی

تھی کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب نے بھی کالے جادو کو تسلیم کر لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا سید چراغ شاہ صاحب نے دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔ چند لمحوں تک دعا کرنے کے بعد انہوں نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لئے۔

''بہن جی۔ آپ کے گھر میں جو پرانا کنواں ہے جسے لکڑی کا تختہ رکھ کر بند کیا گیا ہے اس میں آپ کی بہو کے سر کے بالوں کو ایک گڑیا کے گرد لپیٹ کر پھینکا گیا ہے۔ آپ اس گڑیا کو کنویں سے نکال کر کسی بہتی ہوئی نہر یا دریا میں ڈال دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور آپ کی بہو کو کالے جادو سے نجات مل جائے گی اور اپنی بہو سے کہیں کہ وہ باقاعدگی سے نماز پڑھا کرے۔ وہ کبھی کبھار نماز میں سستی کر جاتی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ کبھی آپ کے گھر پر کالا جادو کامیاب نہیں ہو گا''...... سید چراغ شاہ صاحب نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کس نامراد نے کیا ہے یہ سب کچھ''...... بوڑھی عورت نے پوچھا۔

''اسے چھوڑیں۔ وہ اپنی سزا خود بھگت لے گا۔ جیسے میں نے کہا ہے آپ ویسا کریں''...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

''اللہ آپ کو جزا دے گا۔ میرے پاس تو ہدیہ کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔ آپ ناراض تو نہیں ہوں گے''...... بوڑھی عورت نے

بڑے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے آپ کو بہن کہا ہے اور بھائی بہنوں سے کچھ لیا نہیں بلکہ دیا کرتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کی روزی میں برکت دے''...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور چونکہ بوڑھی عورت اب اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اس لئے شاہ صاحب بھی جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''آپ نیک خاتون ہیں۔ میرے حق میں بھی دعا کیا کریں''۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

''اللہ تمہیں جزا دے۔ تم واقعی نیک بخت ہو''...... بوڑھی عورت نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر شاہ صاحب بوڑھی عورت کو باہر تک چھوڑنے آئے۔

''شاہ صاحب''...... عمران نے شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے معلوم ہے بیٹے کہ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔ پھر کسی وقت اکیلے آ جانا۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں کچھ سمجھا سکوں اور ہاں۔ سلیمان کو کہہ دینا کہ وہ ماہانہ اس بوڑھی عورت کو جو کچھ دیتا ہے اسے دوگنا کر دے۔ اللہ تعالیٰ اسے جزا دے گا''...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر شاہ صاحب کو سلام کر کے وہ دونوں واپس مڑ گئے۔ عمران نے بوڑھی عورت کو دوبارہ کار میں بٹھایا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر

اس نے کار موڑ کر واپس دارالحکومت کی طرف بڑھا دی لیکن اس کا ذہن مسلسل اس بات پر اٹکا ہوا تھا کہ یہ کالا جادو کیا ہوتا ہے۔ جادو کے بارے میں تو وہ جانتا تھا کہ غیر فطری انداز میں واقعات کو ظہور میں لانے کو جادو کہا جاتا ہے اور قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا باقاعدہ جادوگروں سے مقابلہ ہونے کو بیان کیا گیا ہے جس میں فتح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی تھی اس لئے جادو کو تو مذہبی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے لیکن یہ کالا جادو اور سفید جادو۔ یہ سب کیا ہے لیکن ظاہر ہے اسے کسی بات کا جواب صرف سوچنے سے نہ مل سکتا تھا۔ بہرحال اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کل دوبارہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گا اور ان سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرے گا۔ شہر پہنچ کر عمران نے بوڑھی عورت سے اس کی رہائش گاہ کے بارے میں معلوم کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ بوڑھی عورت اس ایریا میں جہاں اس کا فلیٹ تھا ایک قدیم رہائشی علاقے جوہڑ محلے میں رہتی ہے۔ عمران نے کار ایک کھلی جگہ پر روک دی اور پھر بوڑھی عورت کو کار سے اترنے میں مدد دی۔

’’بیٹے۔ میں تمہارا کس منہ سے شکریہ ادا کروں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا‘‘...... بوڑھی عورت نے کہا۔

’’ایسی کوئی بات نہیں اماں جی۔ بیٹے تو ہوتے ہی خدمت کے لئے ہیں۔ آپ چلیں۔ میں آپ کے گھر کے کنویں سے وہ چیزیں نکال دیتا ہوں۔ پھر میں اسے خود ہی نہر میں ڈال دوں گا‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’تمہیں تکلیف ہو گی بیٹا۔ میرا بیٹا نوکری سے واپس آ چکا ہو گا۔ وہ کر لے گا یہ کام‘‘...... بوڑھی عورت نے کہا لیکن عمران کے اصرار پر وہ اسے ساتھ لے کر ایک گلی میں داخل ہوئی اور پھر اس تنگ سی گلی کے آخری سے پہلے مکان کے سامنے رک گئی۔

’’بیٹے۔ ہم انتہائی غریب لوگ ہیں۔ ہمارے پاس تو تمہیں بٹھانے کے لئے کوئی کرسی بھی نہیں‘‘...... بوڑھی عورت نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا۔

’’آپ فکر مت کریں اماں جی۔ آپ کا گھر میرا گھر ہے‘‘۔ عمران نے جواب دیا۔

’’اچھا۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں پردہ کراتی ہوں‘‘...... بوڑھی عورت نے کہا اور پھر دروازے پر پڑا ہوا پرانا سا پردہ اٹھا کر وہ اندر چلی گئی تو عمران ہونٹ بھینچے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسے اپنے آپ پر شرم آ رہی تھی کہ وہ سپورٹس کار میں گھومتا پھر رہا ہے اور لوگ اس طرح کے ماحول میں رہنے پر مجبور ہیں۔ اسی لمحے پردہ ہٹا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

’’جی آپ نے کیوں تکلیف کی۔ اماں کی تو عادت ہو گئی ہے‘‘۔ اس آدمی نے کہا۔

’’ایسی بات نہیں۔ وہ اپنی بہو کی وجہ سے پریشان تھیں اس لئے

میں انہیں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس لے گیا تھا۔ شاہ صاحب نے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اللہ آپ کا بھلا کرے جناب۔ میرا نام اسماعیل ہے اور میں یہاں قریب ہی ایک پرائمری سکول میں چوکیدار ہوں۔ میری بیوی کی طبیعت بے حد خراب رہتی ہے جی۔ کہا جاتا ہے کہ اس پر کسی دشمن نے کالا جادو کر دیا ہے جی''...... اسماعیل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آ جاؤ بیٹے۔ اندر آ جاؤ۔ اسماعیل بڑے صاحب کو اندر لے آؤ''...... دروازے سے اس بوڑھی عورت کی آواز سنائی دی۔

''آیئے جناب''...... اسماعیل نے کہا اور تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اسماعیل کے پیچھے اندر داخل ہوا تو یہ ایک چھوٹا سا گھر تھا جس میں بے حد چھوٹا سا صحن تھا جس کے کونے میں شاید وہ پرانا کنواں تھا جس پر لکڑی کے تختے رکھے ہوئے تھے۔

''یہ کنواں ہے بیٹے۔ نجانے بڑے پیر صاحب کو کیسے معلوم ہو گیا حالانکہ وہ ہمارے گھر کبھی نہیں آئے مگر ان کی روح ضرور یہاں کا چکر لگا گئی ہو گی''...... بوڑھی عورت نے اپنے طور پر خود ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر خود ہی اس کا جواب دے دیا۔

''آؤ اسماعیل۔ ان تختوں کو ہٹائیں''...... عمران نے کہا اور پھر اسماعیل کی مدد سے اس نے تختے جو مضبوطی سے جمے ہوئے تھے بڑی مشکل سے ہٹا دیئے۔ کنواں خاصا گہرا تھا۔

''کوئی سیڑھی اور ٹارچ مل جائے تو نیچے اترا جا سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ٹارچ تو میرے پاس ہے لیکن سیڑھی قریب ہی ایک مکان سے میں لے آتا ہوں''...... اسماعیل نے کہا۔

''تم وہ ٹارچ مجھے لا دو اور پھر جا کر سیڑھی لے آؤ''...... عمران نے کہا تو اسماعیل دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ بوڑھی عورت وہیں کھڑی رہی۔

''لکڑی کے تختوں کے اندر تو سوراخ ہی نہیں تھا۔ پھر اس نامراد نے گڑیا اندر کیسے پھینکی ہو گی۔ ہاں۔ یہ کام کسی بدروح سے لیا گیا ہو گا۔ وہی ان تختوں کے باوجود اندر جا سکتی ہے''...... بوڑھی عورت نے ایک بار پھر خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دے دیا تھا۔ شاید یہ اس بوڑھی خاتون کا مخصوص انداز گفتگو تھا۔ عمران خاموش رہا۔ ظاہر ہے وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اسماعیل واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی ٹارچ تھی۔

''میں چوکیدار ہوں اس لئے یہ طاقتور ٹارچ مجھے سکول کی طرف سے ملی ہوئی ہے''...... اسماعیل نے ٹارچ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں سیڑھی لے آؤں''...... اسماعیل نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر اس گہرے اور پرانے

دور کے کنویں کی منڈیر پر بیٹھ کر ٹارچ جلائی اور اس کی روشنی کو کنویں کی تہہ کی طرف کیا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کنواں زیادہ گہرا نہ تھا۔ شاید امتداد زمانہ کی وجہ سے کنواں آدھے سے زیادہ بھر چکا تھا اور پھر ٹارچ کی خاصی طاقتور روشنی میں اس نے وہ گڑیا چیک کر لی جس کے گرد انسانی بالوں کا گچھا لپٹا ہوا تھا۔

''شاہ صاحب نے درست فرمایا ہے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد اسماعیل ایک بڑی سیڑھی لے آیا تو عمران نے سیڑھی نیچے اتار دی۔

''میں نیچے جاتا ہوں صاحب۔ آپ یہیں ٹھہریں''...... اسماعیل نے کہا۔

''نہیں۔ تم اسے ہاتھ نہ لگاؤ۔ میں اسے کنویں سے بھی نکالوں گا اور اسے لے جا کر نہر میں بھی بہا دوں گا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سیڑھی سے اترتا ہوا نیچے چلا گیا۔ اس نے جیب سے رومال نکالا اور اس رومال میں اس گڑیا اور بالوں کے گچھے کو لپیٹ کر وہ اسے اٹھائے کنویں سے باہر آ گیا۔

''یہ کس نے کیا ہو گا۔ کاش۔ پیر صاحب نام بتا دیتے۔ اماں نے بتایا ہے کہ انہوں نے پوچھا بھی لیکن بڑے پیر صاحب ٹال گئے ہیں''...... اسماعیل نے کہا۔

''اس میں بھی آپ کا ہی کوئی فائدہ ہو گا۔ بہرحال انہوں نے تمہاری روزی میں برکت کی بھی دعا کی ہے اس لئے مجھے یقین

ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تنگی دور کر دے گا۔ البتہ ایک بات انہوں نے کہی ہے کہ تم اپنی بیوی سے کہہ دو کہ وہ نماز میں سستی نہ کیا کرے۔ باقاعدگی سے نماز پڑھا کرے''...... عمران نے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسماعیل اس کے پیچھے باہر آیا اور پھر وہ اسے کار تک چھوڑنے آیا۔

''وہ تختے دوبارہ کنویں پر لگا دینا۔ ایسا نہ ہو کوئی بچہ اندر گر جائے''...... عمران کو اچانک تختوں کا خیال آ گیا تھا۔

''جی بہتر''...... اسماعیل نے جواب دیا اور عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال اندر موجود کالے جادو کے سامان سمیت کار کے ڈیش بورڈ پر رکھا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک بڑی نہر کے کنارے پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک طرف کر کے روکی اور ڈیش بورڈ سے وہ سامان اٹھایا اور نہر کی طرف بڑھ گیا۔ نہر میں پانی کنارے تک بھرا ہوا تھا۔ عمران نے رومال سمیت وہ سامان نہر کے پانی میں ڈبو کر چھوڑ دیا اور خود اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس پر خاصا دباؤ ہے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دونوں کندھوں پر کسی نے بھاری پتھر رکھ دیئے ہوں۔ طبیعت میں بھی خاصا تکدر تھا مگر وہ کار چلاتا ہوا واپس اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ سلیمان کی ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ عمران کو اب اپنے کندھوں پر موجود وزن زیادہ

محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسا وزن ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی شاہ صاحب کی نرم اور شفقت بھری آواز سنائی دی۔

''وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ شاہ صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''کوئی خاص بات بیٹے''...... شاہ صاحب نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا تو عمران نے واپسی پر اسماعیل کے گھر جانے سے لے کر کنویں سے ملنے والی گڑیا کو نہر میں بہانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

''شاہ صاحب۔ میرے کندھوں پر بے حد وزن محسوس ہو رہا ہے اور یہ وزن بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ وہی کالے جادو کا سلسلہ ہے۔ تم باوضو نہیں تھے اس لئے اس کے اثرات تم پر بھی پڑ گئے۔ بہرحال تم جا کر غسل کر لو۔ یہ اثرات ختم ہو جائیں گے اور بیٹے ایک بات میں بتا دوں کہ اس بوڑھی عورت کا تم سے ملنا، تمہارے پاس آنا اور پھر یہ سب کچھ اتفاقیہ نہیں ہے۔ یہ سب قدرت کی طرف سے بنایا گیا سٹیج ہے۔ شاید آئندہ تمہیں اس کالے جادو کے کسی بھیانک مرحلے سے گزرنا

پڑے اس لئے قدرت نے تمہیں اس کی ابتدائی معلومات اس انداز میں مہیا کی ہیں''...... شاہ صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس کالے جادو کے مرحلے سے گزرنا ہو گا۔ وہ کیسے شاہ صاحب۔ میرا اس کالے جادو سے کیا تعلق''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جو کچھ بتانے کی اجازت تھی وہ میں نے بتا دیا ہے۔ بہرحال فکر کرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم غسل کر لو اور پھر کوشش کرو کہ ہر وقت باوضو رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ حافظ''...... شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ غسل کر کے باہر آیا تو وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ واقعی غسل کرنے کی وجہ سے اس کے کاندھوں پر موجود اور لمحہ بہ لمحہ بڑھتا ہوا بوجھ اب یکسر ہٹ گیا تھا۔ چونکہ وہ فلیٹ میں اکیلا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ کسی ہوٹل میں جا کر کسی فنکشن میں شرکت کرے اور پھر رات گئے اس کی واپسی ہو تا کہ اسے جلدی اور آسانی سے نیند آ سکے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر ہوٹل شب روز کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں آج کافرستان کے صحرائی علاقے کے لوک رقص دکھائے جانے تھے۔

کافرستان کے مشہور شہر کانوج میں قدیم دور کے مندروں کی خاصی کثرت تھی لیکن ان میں سب سے نمایاں قدیم مندر کانوج کے شمالی علاقے میں واقع تھا۔ اس علاقے کا نام بارس تھا۔ اس مندر کو عرف عام میں کالا مندر کہا جاتا تھا اور اس مندر کی تعمیر میں تمام تر کالے رنگ کے پتھروں کو استعمال کیا گیا تھا اس لئے اس مندر کا رنگ بھی گہرا کالا تھا۔ عام طور پر مشہور تھا کہ یہ مندر کافرستانی مذہب کی مشہور اور خطرناک کالی دیوی کا مندر ہے۔ یہاں دور دور سے کافرستانی مذہب کو ماننے والے لوگ جوق در جوق آتے رہتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر ملک سے سیاح بھی یہاں آتے رہتے تھے اور اس مندر کی تصویریں کھینچ کر لے جاتے تھے۔ کالے مندر کے پجاری کا نام مہا دیو تھا اور اسے مہا پجاری بھی کہا جاتا تھا۔ مہا دیو خاصی بڑی عمر کا بوڑھا آدمی تھا لیکن

جسمانی طور پر وہ اتنا بوڑھا نہ لگتا تھا بلکہ اس کے چلنے پھرنے میں جوانوں جیسی تیزی اور چستی تھی۔ کالے مندر کے عقب میں مہا پجاری کی شاندار رہائش گاہ تھی جس میں کئی سادھو اور کئی عورتیں اس کی خدمت کے لئے مامور تھیں۔ مہا دیو چونکہ کالے مندر کا مہا پجاری تھا اس لئے وہ عام لوگوں سے نہیں ملتا تھا بلکہ عام لوگوں کو وہ دن میں صرف ایک بار مخصوص وقت میں مندر کی ایک کھڑکی سے درشن دیا کرتا تھا لیکن اس وقت مہا دیو اپنے مخصوص کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسے بتایا گیا تھا کہ کافرستان کے پرائم منسٹر کسی خاصے معاملے میں اس سے مشورے کے لئے کالے مندر آ رہے ہیں اور جب سے اسے اطلاع ملی تھی وہ اسی طرح بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کیونکہ مہا دیو کو اپنے مخصوص علم سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ پرائم منسٹر جسے کافرستان میں مہا منتری کہا جاتا تھا کسی ایسے کام کے لئے آ رہے ہیں جس میں اس کی جان جانے کا خطرہ بھی درپیش ہے اس لئے وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ پرائم منسٹر کو کس طرح ٹالے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اور پھر ایک کنیز اندر داخل ہوئی اور اس کے سامنے جھک گئی۔

''کیا بات ہے''..... مہا پجاری نے رک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مہا منتری تشریف لا چکے ہیں اور مندر کے درشن کر رہے

ہیں۔ ابھی وہ یہاں پہنچ جائیں گے''...... کنیز نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم ان کے استقبال کے لئے بے چین ہیں''۔ مہا پجاری نے کہا تو کنیز سلام کر کے مڑی اور پھر تیزی سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو مہا پجاری تیزی سے آگے بڑھا اور ایک اونچی نشست کی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے بادشاہ اپنے دربار میں بیٹھتے ہیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے کافرستان کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا اور مہا پجاری کے سامنے اس نے سر جھکا دیا۔

''آیئے مہا منتری۔ آیئے۔ ہم آپ کا سواگت کرتے ہیں''۔ مہا پجاری نے اٹھ کر جواب میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''میرے بھاگ جاگ اٹھے ہیں کہ مقدس کالے مندر کا مہا پجاری میرا سواگت کرے''...... مہا منتری نے کہا اور پھر وہ دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ایک پجاری نے اندر داخل ہو کر شیشے کا ایک بڑا گلاس مہا منتری کے سامنے رکھ دیا جس میں سیاہی مائل مشروب تھا۔

''یہ دیوتاؤں کا سوم رس ہے جو مہا منتری کو پیش کیا جا رہا ہے''...... مہا پجاری نے کہا۔

''یہ میری خوش قسمتی ہے مہاراج''...... پرائم منسٹر نے جو اس

وقت اس طرح یہاں بیٹھا ہوا تھا جیسے مہا پجاری کے سامنے کوئی عام پجاری بیٹھا ہو۔ اس نے گلاس اٹھایا اور منہ سے لگا کر ایک گھونٹ بھرا اور پھر گلاس واپس رکھ کر اس نے جیب سے ایک رومال نکالا اور اس سے منہ صاف کر لیا۔

''مجھے ایک خاص کام کے لئے آپ کے پاس آنا پڑا ہے کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں آپ سے زیادہ کالے جادو کا ماہر اور کوئی نہیں ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا تو مہا پجاری بے اختیار چونک پڑا۔

''آپ کی بات درست ہے۔ دیوتاؤں نے ہمیں کالے جادو کے سنگھاسن پر براجمان کیا ہے لیکن آپ اس سے کیا چاہتے ہیں''...... مہا پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اس کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ مہا منتری اس سے کالے جادو کے سلسلے میں بات کرے گا۔

''پہلے یہ بتائیں کہ کیا کالے جادو کی مدد سے یہاں سے پاکیشیا میں رہنے والے کسی آدمی کو ہلاک کیا جا سکتا ہے''...... مہا منتری نے پوچھا۔

''پاکیشیا۔ کیا وہ آدمی مسلمان ہے''...... مہا پجاری نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اسے بیمار کیا جا سکتا

ہے۔ مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ کسی ایسی بیماری میں مبتلا کیا جا سکتا ہے کہ دنیا کا کوئی ڈاکٹر، کوئی حکیم اسے تندرست نہیں کر سکے گا“۔ مہا پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ یہاں سے اس پر کالا جادو کریں گے“...... پرائم منسٹر نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں جناب۔ راستے میں دریا آتے ہیں۔ نہریں آتی ہیں اور دریاؤں کی وجہ سے ہر قسم کا جادو ختم ہو جاتا ہے اس لئے یہ کام وہیں پاکیشیا میں ہی کیا جائے گا اور اس علاقے میں کیا جائے گا جہاں سے کرنے والے اور اس آدمی کے درمیان کوئی دریا نہ پڑتا ہو“...... مہا پجاری نے جواب دیا۔

”تو پھر آپ جائیں گے وہاں“...... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

”جی نہیں۔ مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ وہاں میرے آدمی پہلے سے موجود ہیں۔ میں صرف انہیں حکم دوں گا اور ساتھ ہی اپنی چند خاص طاقتیں بھیج دوں گا تو کام ہو جائے گا“...... مہا دیو نے کہا تو پرائم منسٹر اس طرح چونک پڑے جیسے انہیں اچانک ایک خیال آ گیا ہو۔

”آپ نے ابھی کہا ہے کہ آپ اسے بیمار کر سکتے ہیں۔ مفلوج کر سکتے ہیں۔ کیا کالے جادو کی طاقتیں اس سے چند راز اگلوا سکتی ہیں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”جی نہیں جناب۔ تمام طاقتوں کی چند حدود مقرر ہوتی ہیں۔ ان سے باہر وہ نہیں جا سکتیں۔ جیسے میں نے کہا کہ مسلمان کو چاہے وہ کتنا ہی پاپی کیوں نہ ہو ہلاک نہیں کیا جا سکتا جبکہ اس کی جگہ اور کسی مذہب کا ہو تو اسے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کسی کے ذہن کے اندر موجود ایسی باتیں جنہیں وہ خود خفیہ رکھنا چاہتا ہو آشکار نہیں کیا جا سکتا“...... مہا دیو نے جواب دیا۔

”بہرحال اسے اس حد تک تو بیمار کیا جا سکتا ہے کہ وہ طویل عرصے تک کام کرنے سے ہی معذور ہو جائے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”آپ چاہتے کیا ہی جناب۔ آپ کھل کر مجھے بتائیں اور مجھ پر اعتماد کریں۔ میں کالے مندر کا مہا پجاری ہوں“...... مہا دیو نے کہا تو پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں۔ آپ کو علم ہو گا کہ میں چند ماہ پہلے ہونے والا الیکشن جیت کر پرائم منسٹر بنا ہوں۔ میرا تعلق جس پارٹی سے ہے وہ پارٹی اور اس کے ماننے والے مسلمانوں کو اپنا بدترین دشمن سمجھتے ہیں اور پاکیشیا مسلمانوں کا ہی ملک ہے اور کافرستان کا سب سے بڑا دشمن بھی ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ پاکیشیا کو اس انداز میں مفلوج کر دیا جائے کہ اس پر آسانی سے حملہ کر کے فتح حاصل کی جا سکے اور میں یہ کارنامہ اپنے دور میں سرانجام دینا چاہتا ہوں۔ اس پر میں نے دفاعی حکام سے

طویل میٹنگز کیں۔ آخر کار ہم ایک نتیجے پر پہنچے کہ پاکیشیا کے تمام تر ڈیفنس سسٹم کو ایک مرکز پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اگر اس مرکز میں ہمارے آدمی پہنچ جائیں تو پاکیشیا کے پورے ڈیفنس کو مفلوج کر کے ہم پاکیشیا پر حملہ کر کے اس پر آسانی سے قبضہ کر سکتے ہیں اور حکومت ایکریمیا کے آشیر باد کے بغیر اس پر کام آگے نہیں بڑھایا جا سکتا اور حکومت ایکریمیا میں ایک مؤثر گروہ ہمارے ساتھ ہے اور وہ گروہ پاکیشیا کا دشمن نمبر ایک ہے۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ وہ یہودی لابی ہے۔ میں نے جب ان سے بات کی تو انہوں نے میری تجویز کو پسند کیا لیکن ساتھ ہی انہوں نے مجھے خبردار کیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائلیں چیک کی ہیں۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور معمولی سی معمولی کارروائی کی بھنک بھی ان تک پہنچ جاتی ہے اس لئے میرے ذہن میں کالے جادو کا خیال آیا اور چونکہ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کالے جادو کی راج گدی پر براجمان ہیں اس لئے میں مندر کی یاترا کے بہانے آپ کے سامنے موجود ہوں''...... پرائم منسٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کالا جادو مشینری کو تو مفلوج نہیں کر سکتا۔ انسانوں کو مفلوج کر سکتا ہے''...... مہا دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ مجھے احمق سمجھتے ہیں۔ کیوں''...... پرائم منسٹر کا چہرہ یکلخت غصے کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا تھا۔

''یہ بات نہیں ہے جناب۔ میں دیا چاہتا ہوں۔ میرا مطلب وہ نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے۔ میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جب تک مشینیں مفلوج نہ ہوں تب تک اس سنٹر کو مفلوج نہیں کیا جا سکتا''...... مہا دیو نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مشینوں کو چلانے والے انسان ہوتے ہیں۔ انسانوں کے بغیر کوئی مشین کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتی۔ اس کنٹرول مرکز کا انچارج ایک آدمی ڈاکٹر احسن ہے۔ وہ پاکیشیا کے بڑے سائنس دانوں میں سے ایک ہے۔ اگر اس ڈاکٹر احسن کو اس طرح بیمار کر دیا جائے یا مفلوج کر دیا جائے کہ وہ ڈیوٹی نہ دے سکے تو اس کی جگہ خود بخود اس کے اسسٹنٹ کو مل جائے گی اور یہ اسسٹنٹ درپردہ ہمارا آدمی ہو گا۔ اس سے بات چیت کی جا سکتی ہے اور وہ ہماری مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے۔ چونکہ ہم نہیں چاہتے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں مداخلت کرے اس لئے میرے ذہن میں کالے جادو کا عمل آیا ہے۔ اگر کالے جادو کی مدد سے ڈاکٹر احسن کو بیمار یا مفلوج کر دیا جائے تو کسی کو معمولی سا شبہ بھی نہ ہو گا اور ہمارا کام بھی درپردہ ہو جائے گا''...... پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کی بات بخوبی سمجھ گیا ہوں جناب۔ آپ اس آدمی کی تصویر مہیا کر دیں اور اس کا ایڈریس بھی۔ باقی کام ہمارا ہے''۔ مہا دیو نے کہا تو پرائم منسٹر نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس

میں سے ایک تصویر نکال کر مہا دیو کی طرف بڑھا دی۔

''یہ ہے ڈاکٹر احسن۔ اس کی یہ تصویر حال کی ہے۔ ایک سائنس کانفرنس میں کھینچی گئی ہے اور تفصیلی ایڈریس کا تو علم نہیں ہوا البتہ یہ کنٹرول سنٹر بہرحال پاکیشیا کے دارالحکومت کی حدود میں ہی کہیں واقع ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ اس کے اسسٹنٹ سے معلومات مل سکتی ہیں کیونکہ یہ بے حد ضروری ہے ورنہ کوئی نہر درمیان میں پڑ گئی تو کالا جادو ہلکا پڑ جائے گا اور کام اس سطح پر نہ ہو سکے گا جس سطح پر ہم چاہتے ہیں''...... مہا دیو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''علاقے کے بارے میں تو معلوم ہے۔ یہ دارالحکومت کا علاقہ تاج پورہ کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل ابھی معلوم نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''کافی ہے جناب''...... مہا دیو نے اس بار اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کب تک یہ کام ہو سکے گا اور کیسے''...... پرائم منسٹر شاید ہر طرح سے اطمینان کرنا چاہتے تھے۔

''جناب۔ دارالحکومت کے علاقہ تاج پورہ میں ایک قدیم رہائشی علاقہ بھی ہے اور وہاں کالی دیوی کا ایک مندر بھی ہے۔ اس مندر کا پروہت رام لال ہے جو بوڑھا آدمی ہے اور پاکیشیا میں کالے جادو کا تاج اس کے سر پر ہے۔ میں یہ تصویر اس تک بھجوا دوں گا اور

ساتھ ہی حکم بھی۔ اس طرح آپ کا کام ہو جائے گا''...... مہا دیو نے کہا۔

''آپ نے رام لال کو اپنی خاص طاقتیں بھیجنی ہیں تاکہ اس کالے جادو کا فوری طور پر توڑ نہ کیا جا سکے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ایسے ہی ہو گا جناب''...... مہا دیو نے کہا تو وزیراعظم اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی مہا دیو بھی اٹھا اور پھر وہ انہیں دروازے تک چھوڑنے گیا۔ پرائم منسٹر کے باہر چلے جانے کے بعد وہ اس کمرے کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے خاص کمرے میں جا کر رام لال سے رابطہ کر کے اسے اس کام پر مامور کر سکے۔ اسے معلوم تھا کہ رام لال کے لئے یہ انتہائی معمولی کام ہے۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے میز پر ناشتے کا سامان لگانا شروع کر دیا۔ سلیمان رات گئے گاؤں سے واپس آیا تھا۔

''سلیمان۔ یہ کالا جادو کیا ہوتا ہے''...... عمران نے اخبار بند کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے کہا تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

''آپ کیوں پوچھ رہے ہیں صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... سلیمان نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے اس کی عدم موجودگی میں بوڑھی عورت کے آنے اور پھر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانے سے لے کر بال اور گڑیا کو نہر میں بہانے اور پھر اپنے کاندھوں پر پڑنے والے دباؤ اور شاہ صاحب کی ہدایات پر غسل کرنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

''ہاں۔ میں نے اسے کہا تھا کہ اسے شاہ صاحب کی خدمت میں لے جاؤں گا لیکن پھر مجھے اچانک گاؤں جانا پڑا۔ بہرحال آپ ناشتہ کر لیں پھر تفصیل سے بات ہو گی''...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ناشتہ شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے ناشتہ ختم کیا تو سلیمان کو آواز دے کر بلایا اور سلیمان آ کر ناشتے کے خالی برتن ٹرالی میں رکھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''خیال رکھنا۔ تم نے مجھے کالے جادو پر لیکچر دینا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں تمہاری شاگردی کر لی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تم نے مجھ پر طویل عرصے سے کالا کیا بلکہ ملٹی کلر جادو کر رکھا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ یہ مذاق نہیں ہے اور آپ کو اس کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ آپ نے رومال میں ان چیزوں کو پکڑ کر اور پھر انہیں نہر میں بہا دیا مگر اس کے باوجود آپ پر وزن پڑ گیا اور اگر شاہ صاحب آپ کو غسل کرنے کا مشورہ نہ دیتے تو اب تک آپ بھی ہسپتال پہنچ چکے ہوتے''...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر چلا گیا۔

''یہ کالا جادو سب بکواس ہے۔ لوگوں کی ذہنی اختراع ہے''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آ گیا۔

''آپ نے ناشتہ کر لیا۔ اب میں نے مارکیٹ جانا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بوڑھی عورت کے گھر کا چکر بھی لگا آؤں''۔ سلیمان نے کہا۔

''ارے ہاں۔ شاہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ تم جو رقم اس کے خاندان کو دیتے ہو اسے ڈبل کر دینا''...... عمران نے کہا۔

''شاہ صاحب کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں رقم اس بوڑھی عورت کو دیتا ہوں کیونکہ اس کا بیٹا بے حد غیور آدمی ہے۔ میں نے ایک بار اسے رقم دینے کی کوشش کی تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ وہ رزق حلال پر یقین رکھتا ہے اور خود کما سکتا ہے اس لئے وہ خیرات یا صدقہ وغیرہ قبول نہیں کرے گا''...... سلیمان نے کہا۔

''گڈ۔ یہ اچھی بات ہے۔ لیکن تم نے یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ یہ سب چکر ہے کیا۔ میرا مطلب ہے کہ کالا سفید جادو کیا ہوتا ہے اور یہاں کون کرتا ہے اور کیا اس میں کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ تجربہ بھی کر چکے ہیں پھر بھی آپ اسے حقیقت نہیں مان رہے''...... سلیمان نے کہا۔

''یہ سب نفسیاتی کھیل ہے سلیمان۔ چونکہ حالات اس طرح پیش آئے ہیں کہ میں نفسیاتی طور پر اس سے متاثر ہو گیا اس لئے مجھ پر نفسیاتی ردعمل ہوا اور مجھے اپنے کاندھوں پر بوجھ سا محسوس ہونے لگا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پھر غسل کرنے سے آپ کی نفسیات کیسے ٹھیک ہو گئی''۔ سلیمان نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے آدمی کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور وہ ذہنی اور جسمانی طور پر فریش ہو جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر یہ حقیقت نہ ہوتی تو شاہ صاحب آپ کو کہہ دیتے لیکن انہوں نے نہ صرف ان بالوں اور گڑیا کے بارے میں بتایا بلکہ اس کا علاج بھی بتا دیا اور آپ نے دیکھا کہ ان کی بات سچ نکلی حالانکہ وہ آج تک اس بوڑھی عورت کے گھر نہیں گئے تھے''۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے تسلیم ہے کہ دنیا میں صرف وہی کچھ نہیں ہوتا ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ سینکڑوں سالوں سے سائنس بھی انکشافات کرتی چلی آ رہی ہے اور ہم ان انکشافات کو اب اپنی زندگی کا ایک عام حصہ سمجھتے ہیں۔ اسی طرح میں یہ بھی مانتا ہوں کہ جادو ہوتا ہو گا لیکن کالا جادو اور پھر یہ اس انداز کا معاملہ کہ جادو کے زور سے کسی کو بیمار کر دینا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی''...... عمران نے کہا۔

''یہ آپ کی فیلڈ نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو اس کی سمجھ نہیں آ سکتی۔ جن کی یہ فیلڈ ہے انہیں سمجھ بھی آ جاتی ہے۔ اب جیسے آپ کی فیلڈ جاسوسی ہے لیکن آپ جو کچھ کرتے ہیں، دیکھتے ہیں یا آپ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے اس کی سمجھ دوسروں کو نہیں آ سکتی کیونکہ ان کا تعلق آپ کی فیلڈ سے نہیں ہے''...... سلیمان نے باقاعدہ

فلاسفروں کی طرح بحث کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب فضولیات ہیں۔ تم جاؤ شاپنگ کرو۔ نجانے اس دنیا میں اس طرح کے کتنے ڈرامے لوگ کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سلیمان بغیر کوئی جواب دیئے خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے قدموں کی آواز راہداری میں گونجی اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر عمران سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ چلا گیا ہے اور اب اس کی واپسی کئی گھنٹوں بعد ہو گی۔ عمران نے ایک اخبار اٹھا لیا۔ اس کی میز پر اخبارات کا ڈھیر تھا جس میں غیر ملکی اخبارات کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ ظاہر ہے عمران یہ تمام اخبارات تفصیل سے تو نہ پڑھ سکتا تھا اس لئے وہ چیدہ چیدہ اپنے مطلب کی خبریں اور مضامین وغیرہ دیکھتا اور پڑھتا رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک غیر ملکی اخبار پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک مضمون پر نظر پڑتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس مضمون کا عنوان کالی دنیا تھا اور مضمون نگار نے یہ مضمون کافرستان، ناپال، پاکیشیا اور دیگر ملحقہ علاقوں اور ملکوں کے طویل سروے کے بعد لکھا تھا۔ عمران نے وہ مضمون پڑھنا شروع کر دیا۔ اس مضمون میں لکھا گیا تھا کہ کافرستان، پاکیشیا اور ناپال اس وقت کالی دنیا بن چکے ہیں۔ یہاں کالے جادو کا استعمال اس قدر زیادہ ہے کہ یوں لگتا ہے کہ جیسے دنیا کا ہر کام کالے جادو کے زور پر ہو رہا ہو۔ اس نے تو کافرستان کے نو منتخب پرائم منسٹر کے

بارے میں بھی لکھا تھا کہ پرائم منسٹر صاحب بھی کالے جادو کے بے حد قائل ہیں اور نہ صرف قائل ہیں بلکہ وہ اپنے سیاسی دشمنوں کے خلاف اس کالے جادو کا استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس مضمون نگار نے بتایا کہ کافرستان اور پاکیشیا دونوں ملکوں میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو کالا جادو کرنے یا کالے جادو کی کاٹ کرنے میں لوگوں سے کروڑوں اربوں روپے وصول کر رہے ہیں۔ مضمون نگار نے کافرستان کے شہر کانوج کے علاقے بارس میں واقع ایک قدیم ترین مندر جسے کالا مندر کہا جاتا ہے، کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ اس نے لکھا کہ یہ مندر کافرستانیوں کی کالی دیوی کے نام سے بنایا گیا ہے اور کالے پتھروں سے ہی اسے تعمیر کیا گیا ہے اور پورے کافرستان میں یہ بات مشہور ہے کہ کالا مندر پورے کافرستان میں کالے جادو کا سب سے بڑا گڑھ ہے اور لاکھوں لوگ ہر سال یہاں یا تو بھاری رقومات دے کر اپنے دشمنوں کے خلاف کالا جادو کراتے ہیں یا پھر خود پر ہونے والے کالے جادو کی کاٹ کے لئے آتے ہیں۔ اس طرح یہ گڑھ دونوں طرف سے دولت سمیٹ رہا ہے۔

"یہ سب بکواس ہے۔ فضول توہمات"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اخبار کو تہہ کر کے اس نے ایک طرف رکھ دیا اور دوسرا اخبار اٹھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"سلمیٰ فیاض بول رہی ہوں بھائی جان"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی بیگم کی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ آپ بھابھی۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"فیاض کی حالت بے حد خراب ہے۔ آپ اسے دیکھنے ہی نہیں آئے۔ آج مجبوراً مجھے خود ہی فون کرنا پڑا ہے"...... سلمیٰ نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے اسے۔ مجھے تو اطلاع ہی نہیں ہے۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران بھائی۔ کل وہ آفس سے آئے اور جیپ سے اتر کر اندر آ رہے تھے کہ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے الٹ کر پیچھے جا گرے۔ نوکروں نے بھاگ کر انہیں اٹھایا لیکن ان کا دائیں سائیڈ کا بازو اور بائیں طرف کی ٹانگ کام نہیں کر رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی زبان بھی مفلوج ہو چکی ہے۔ میں نے فوراً ایمبولینس کال کی اور ہم ہسپتال پہنچ گئے۔ ایمرجنسی میں انہیں ٹریٹ کیا گیا اور پھر وارڈ میں پہنچا دیا گیا۔ ابھی تک ان کی حالت ویسی کی ویسی ہے۔ سر عبدالرحمٰن ملک سے باہر کسی سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ مجھے اور تو کوئی سمجھ نہیں آئی اس لئے آپ کو فون کیا

ہے۔ آپ انہیں کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھائیں یا ملک سے باہر بھجوانے کا بندوبست کریں"...... سلمیٰ نے روتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ بھابھی۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ انشاء اللہ فیاض جلد ہی صحت یاب ہو جائے گا۔ کون سے ہسپتال میں ہیں آپ اور کس کمرے میں"...... عمران نے سلمیٰ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل ہسپتال کے وارڈ نمبر آٹھ اور کمرہ نمبر آٹھ ہے"۔ سلمیٰ نے جواب دیا۔

"آپ کے بچے کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بھی میرے پاس ہیں۔ کوٹھی نوکروں کے حوالے کی ہوئی ہے۔ دفتر کے لوگ پوچھنے کے لئے آ رہے ہیں لیکن ظاہر ہے وہ سر عبدالرحمٰن کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے اور دفتر کے آدمیوں نے بتایا ہے کہ ان کی واپسی میں ابھی چار پانچ دن رہتے ہیں۔ ویسے دفتر والوں نے انہیں اطلاع دے دی ہے اور انہوں نے غیر ملک سے ڈاکٹروں کو بہتر سے بہتر علاج کرنے کا حکم دے دیا ہے"...... سلمیٰ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر کیا کہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ انہیں فالج ہوا ہے لیکن وہ خود پریشان ہیں کہ فالج عام طور پر ایک ہی سائیڈ پر ہوتا ہے لیکن یہاں بکھر کر ہوا ہے"...... سلمیٰ نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر کے وہ واپس آیا تو اس نے کاغذ پر سوپر فیاض کے بارے میں لکھ کر کاغذ میز پر رکھ دیا تاکہ سلیمان اسے پڑھ لے اور پھر عمران فلیٹ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سپیشل ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ سپیشل ہسپتال ڈاکٹر صدیقی والا ہسپتال ہی تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر صدیقی یا ان کے سٹاف کے ڈاکٹرز سوپر فیاض کا درست علاج کریں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال پہنچ گیا تو اسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صدیقی وارڈز کے راؤنڈ پر گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ خود ہی سوپر فیاض سے ملنے اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے چونکہ اس پورے ہسپتال کے بارے میں معلوم تھا اس لئے اسے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا تو سلمیٰ جس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ سہمے ہوئے بچے بھی کرسیوں سے نیچے اتر آئے۔ عمران سلام کر کے ان بچوں کے سروں پر پیار سے ہاتھ رکھ کر سوپر فیاض کی طرف بڑھ گیا۔ سوپر فیاض آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔ عمران نے سائیڈ تپائی پر پڑا ہوا ہسپتال کا کارڈ اٹھا لیا اور پھر اسے اندازہ ہو گیا کہ ڈاکٹروں نے سوپر فیاض پر فالج کی ہی تشخیص کی ہے اور اس کا علاج ہو رہا ہے۔ کارڈ سے ہی اسے معلوم

ہو گیا کہ سوپر فیاض کی تکلیف اور ذہنی دباؤ دور کرنے کے لئے اسے سکون آور انجکشن لگا دیا گیا ہے اس لئے وہ سو رہا ہے۔

"فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ بہرحال آپ پریشان نہ ہوں۔ میں ڈاکٹر صدیقی سے مل کر اس سے تفصیل سے بات کروں گا۔ اگر ضروری ہوا تو سوپر فیاض کو ملک سے باہر کسی بڑے ہسپتال میں بھجوایا جا سکتا ہے لیکن بھابھی۔ آپ یہاں بیٹھ کر اور رو کر سوپر فیاض کی کوئی مدد نہیں کر سکتیں۔ بچے بھی سخت ہراساں ہیں۔ آپ انہیں لے کر گھر جائیں اور سوپر فیاض کے حق میں دعا کریں"۔ عمران نے کہا تو سلمیٰ نے وہیں رہنے پر بے حد اصرار کیا لیکن عمران نے اسے اس انداز میں سمجھایا کہ آخرکار سلمیٰ واپس جانے پر رضامند ہو گئی۔ عمران نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ روزانہ گھنٹے دو گھنٹے کے لئے بچوں کے ساتھ آ سکتی ہیں۔ پھر عمران انہیں اپنی کار میں بٹھا کر واپس ان کی کوٹھی پر چھوڑ کر واپس ہسپتال آیا تو ڈاکٹر صدیقی اسے دفتر میں ہی مل گئے۔

"آیئے عمران صاحب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ آئے تھے۔ میں اس وقت وارڈز کے راؤنڈ پر تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے اٹھ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سوپر فیاض کو دیکھ لیا ہے اور اس کی بیوی بچوں کو واپس کوٹھی چھوڑنے گیا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے سوپر فیاض کی بیماری کی تشخیص فالج کی ہے لیکن کیا جزوی فالج بھی ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جزوی۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا۔

''مطلب ہے کہ صرف بازو پر یا صرف ٹانگ پر یا صرف زبان پر''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ہاتھ کی ایک انگلی پر بھی ہوسکتا ہے لیکن بیک وقت دونوں اطراف میں جزوی نہیں ہوسکتا اور یہی حیرت انگیز معاملہ ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''عام طور پر ایک سائیڈ پر فالج ہوتا ہے اور اگر شدید حملہ ہو تو دونوں اطراف میں بھی ہوسکتا ہے اور بائیں طرف فالج کا اٹیک ہو تو زبان پر بھی اثر پڑتا ہے لیکن دونوں اطراف کا اٹیک جزوی آج تک سامنے نہیں آیا۔ جزوی ایک سائیڈ پر ہوتا ہے دونوں سائیڈوں پر جزوی نہیں ہوسکتا لیکن سوپر فیاض کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے گھنٹی بجائی تو چپڑاسی اندر آیا تو ڈاکٹر صدیقی نے اسے چائے لانے کا آرڈر دے دیا۔

''کیا یہ فالج ذہنی مرض ہوتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ذہنی خلیات کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں''...... ڈاکٹر صدیقی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے ضروری ٹیسٹ اور سکیننگ تو کرا لی ہو گی''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اور حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے۔ سکیننگ کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ سوپر فیاض کے ذہن میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ وہ بالکل کلیئر ہے۔ اس کلیئرنس کی وجہ سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بالکل صحت مند ہے لیکن اس کے باوجود اسے فالج کا شدید اٹیک ہو چکا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پھر اعصاب کیوں مفلوج ہوئے ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''میں نے حرام مغز کی بھی سکیننگ کرائی ہے تاکہ اعصاب کے مفلوج ہونے کے بارے میں معلوم ہو سکے لیکن وہ بھی کلیئر ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران حیرت سے ڈاکٹر صدیقی کو دیکھنے لگا۔

''یہ سب کیسے ممکن ہے ڈاکٹر صاحب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو ماہر کی رپورٹیں دکھاتا ہوں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''اوہ۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ پھر سوپر فیاض کی یہ حالت کیوں ہے''...... عمران نے

کہا۔

"مجھے تو خود سمجھ نہیں آ رہی۔ میری طویل میڈیکل پریکٹس کا یہ پہلا ایسا کیس ہے۔ میں نے گریٹ لینڈ میں فالج کے بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر ڈاکٹر آرتھر میسن کو سوپر فیاض کے سکینز فیکس کر دیئے ہیں اور ساتھ ہی ان سے فون پر تفصیلی بات ہو گئی ہے۔ وہ اسے خود چیک کر کے پھر کوئی رائے دیں گے اور اگر ضروری ہوا تو ہم سوپر فیاض کو گریٹ لینڈ بھی بھجوا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈاکٹر میسن کب تک رزلٹ دے سکیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ دو روز میں رزلٹ مل جائے گا"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ سے رابطے میں رہوں گا اور اگر اس سے پہلے کوئی بات ہو تو آپ مجھے فون پر بتا دیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"آپ کے فلیٹ کا فون نمبر میری ڈائری میں درج ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"میں ویسے تو روز آتا رہوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ڈاکٹر صدیقی سے اجازت لے کر وہ ہسپتال سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا

رہی تھی۔ ڈاکٹر صدیقی نے جو کچھ بتایا تھا وہ اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہا تھا۔ سکیننگ کے لحاظ سے سب کلیئر تھا لیکن سوپر فیاض کی حالت کچھ اور بتا رہی تھی۔ اسی بارے میں سوچتا ہوا وہ فلیٹ پر پہنچا تو سلیمان واپس آ چکا تھا۔

"کیا حال ہے سوپر فیاض صاحب کا"...... سلیمان نے پوچھا کیونکہ وہ واپس آ کر عمران کا لکھا ہوا رقعہ پڑھ چکا تھا۔

"عجیب بیماری ہے اس کی۔ ڈاکٹر کو بھی سمجھ نہیں آ رہی"۔ عمران نے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... سلیمان نے دروازہ بند کر کے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا تو عمران نے سوپر فیاض کی حالت اور ڈاکٹر صدیقی سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے گا۔ انشاء اللہ سوپر فیاض کو مکمل صحت ہو جائے گی"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

تاج پورہ کی وسیع و عریض آبادی کا ایک حصہ انتہائی گنجان آباد تھا جبکہ باقی حصہ کسی زمانے میں خالی میدان کی صورت میں تھا لیکن اب وہاں رہائشی عمارات کے ساتھ ساتھ دوسری عمارات جن میں اکثریت گوداموں کی تھی کہیں کہیں بنے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ تاج پورہ کے گنجان آباد علاقے میں ایک چھوٹا سا علاقہ کرشن پورہ کہلاتا تھا۔ اس کرشن پورہ میں چھوٹے چھوٹے مکانات تھے جن میں زیادہ تر اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد رہتے تھے۔ اس کرشن پورہ کے شمال میں ایک خاصا بڑا مکان تھا جو اس علاقے کے باقی چھوٹے مکانات کے سامنے کوئی محل نظر آتا تھا۔ یہ مکان پجاری رام لال کا تھا جہاں وہ اپنے خاندان سمیت رہتا تھا۔ اس وقت رام لال مکان کے بیرونی دروازے کے قریب ایک بڑے ہال نما کمرے میں چٹائی پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے

جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ سر سے وہ ننگا تھا۔ البتہ اس کے سر کے سیاہ اور سفید کھچڑی بال اس کے کاندھوں تک لٹک رہے تھے۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ نشے میں ہو۔ ویسے وہ ہوشیار اور چالاک آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس کے سامنے عورتوں اور مردوں کی لمبی قطاریں تھیں اور وہ ایک عورت اور پھر ایک مرد سے حال پوچھتا اور انہیں کوئی ذکر کا عمل دیتا اور وہ جو رقم دیتے وہ لے کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صندوق میں رکھ دیتا۔ یہ اس کا روز کا معمول تھا اور وہ اس پورے علاقے میں مشہور تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ کالے عمل کا ماہر ہے اور اس کے پاس ایسے ایسے کالے علوم ہیں کہ وہ اپنے عمل سے سب کچھ کر سکتا تھا۔ شکل و صورت اور گفتگو سے وہ ان پڑھ دکھائی دیتا تھا لیکن باتیں وہ لچھے دار انداز میں کرتا تھا۔ وہ ایک عورت کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے آ کر رام لال کے کان میں کچھ کہا تو رام لال چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ انہیں بڑے کمرے میں بٹھاؤ۔ میں آ رہا ہوں اور انہیں سوم رس پلاؤ''...... رام لال نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس چلا گیا۔ رام لال نے اب جلدی جلدی سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھگتانا شروع کر دیا اور پھر کچھ دیر بعد جب وہ آدمی دوبارہ اندر داخل ہوا تو اس نے رام لال کے کان

میں پھر سرگوشی کی تو رام لال نے باقی سب افراد کو کل آنے کا کہا اور خود اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ عقبی دروازے سے باہر صحن میں آیا اور ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ آدمی جس نے آ کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی بڑے مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ بڑے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ رام لال اندر داخل ہوا تو اندر صوفے پر بیٹھا ہوا ایک آدمی جس نے سر پر باقاعدہ پگڑی باندھی ہوئی تھی، اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے اور رام لال پجاری نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ایک دوسرے کو پرنام کیا اور رسمی فقرے بولنے کے بعد وہ دونوں بیٹھ گئے۔ آپ مہا پجاری کالے مندر کے مالک ہیں''...... رام لال نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں پجاری رام لال۔ انہوں نے مجھے خصوصی طور پر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میرا نام کاشو ہے''...... آنے والے نے جواب دیا۔

''میں کیا سیوا کر سکتا ہوں۔ حکم فرمائیں''...... رام لال نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''تم باہر جاؤ''...... کاشو نے رام لال کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی سے کہا۔

''جی اچھا''...... اس آدمی نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''دروازہ بند کر دو رام لال۔ میں نے خصوصی بات کرنی ہے''۔

کاشو نے کہا تو رام لال نے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر وہ دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

''تمہارے پاس کالے جادو کے صرف دو شمشانی ہیں۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... کاشو نے کہا۔

''ہاں۔ آپ درست کہہ رہے ہیں''...... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہیں مہا پجاری کی طرف سے مزید چار شمشانی اور دو کالے بوتر تحفے میں مل جائیں تو کیسا ہے''...... کاشو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر تو میں پاکیشیا کا مہا پجاری بن جاؤں گا''...... رام لال نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''مگر اس کے لئے تمہیں ایک کام کرنا ہو گا''...... کاشو نے کہا۔

''حکم کرو۔ میں مہا پجاری کے لئے اپنی جان بھی دینے کو تیار ہوں۔ وہ میرے آقا ہیں''...... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں پاکیشیا میں ایک سائنس دان ہے اور وہ مسلمان ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر احسن ہے۔ اس پر ایسا کالا جادو کرنا ہے کہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر ہر طرح سے ختم ہو جائے۔ اگر ہلاک ہو جائے تو سب سے بہتر ہے''...... کاشو نے کہا۔

''وہ کہاں رہتا ہے''...... رام لال نے پوچھا۔

’’نہیں تاج پورہ کے علاقے میں کوئی لیبارٹری وغیرہ ہو گی۔ تم اپنے شمشانی کو حکم دو گے تو وہ اسے تلاش کر لے گا‘‘...... کاشو نے کہا۔

’’اس کی کوئی تصویر ہونا ضروری ہے تاکہ میں وہ تصویر شمشانی کو دکھا کر اسے تلاش پر لگا دوں‘‘...... رام لال نے کہا تو کاشو نے جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک تصویر نکال کر رام لال کو دے دی۔ رام لال تصویر کو غور سے دیکھنے لگا۔

’’اور یہ ہے اس کا پتہ‘‘...... کاشو نے لفافے میں سے ایک کاغذ نکال کر رام لال کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

’’میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ تصویر ہی کافی ہے۔ شمشانی اسے تلاش کر لے گا‘‘...... رام لال نے کہا۔

’’کب تک یہ کام ہو جائے گا‘‘...... کاشو نے پوچھا۔

’’مجھے پہلے اس کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرنا ہو گی۔ اس کے بعد جس طاقت کا یہ آدمی ہو گا اس طاقت کی ہانڈی بھیجنی پڑے گی‘‘...... رام لال نے کہا۔

’’پھر بھی کتنا وقت لگے گا تاکہ میں مہا دیو کو بتا سکوں اور جیسے ہی تم کامیابی سے یہ عمل کرو گے مہا دیو تمہیں چار شمشانی اور دو کالے بوتر تحفے میں بھجوا دے گا‘‘...... کاشو نے کہا۔

’’اگر یہ تحفے مجھے پہلے مل جائیں تو میں یہ کام زیادہ جلدی کر

سکتا ہوں‘‘...... رام لال نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

’’نہیں۔ پہلے نہیں مل سکتے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ایسی طاقتیں کسی کو تحفے کے طور پر تو دی جا سکتی ہیں ویسے نہیں اور تحفہ اس وقت دیا جاتا ہے جب تحفہ لینے والا تحفہ دینے والے کو اپنے کام سے خوش کر دے‘‘...... کاشو نے بڑے سفاکانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ ایک ہفتہ مجھے دے دیں۔ ایک ہفتے میں یہ کام میں کر دوں گا‘‘...... رام لال نے کہا۔

’’ایک ہفتہ تو بہت ہے۔ کام تو چند گھنٹوں کا ہے لیکن تمہیں دو دن دیئے جاتے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم ناکام رہے تو پھر تمہارے یہ دو شمشانی بھی تم سے چھین لئے جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں موت کی سزا دے دی جائے‘‘...... کاشو نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

’’ایسا نہیں ہو گا۔ کام ہو گا اور ضرور ہو گا‘‘...... رام لال نے کہا۔

’’پھر مجھے اجازت۔ میں نے واپس بھی جانا ہے‘‘...... کاشو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

’’رات یہاں بسر کریں۔ ہم آپ کی کوئی خدمت بھی نہیں کر سکے‘‘...... رام لال نے اٹھتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ وہاں بہت کام کرنے کے لئے پڑے ہیں‘‘...... کاشو

نے کہا اور پھر رام لال اسے دروازے تک چھوڑنے آیا جہاں ایک رکشے والا کھڑا تھا۔ کاشور رکشے میں بیٹھ کر چلا گیا تو رام لال واپس مڑا اور پھر ایک چھوٹے کمرے میں آ کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے وہی لفافہ نکالا اور پھر اس میں سے تصویر نکال کر سامنے رکھ لی۔

لمبی سی جہازی سائز کی کار تیزی سے مڑتی ہوئی ایک مندر کی وسیع و عریض ایریئے میں داخل ہوئی اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے برآمدے کے سامنے رک گئی۔ برآمدے میں موجود دو پجاری تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے کار میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اترا جس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

''آپ دیو راج ہیں مہان''...... ایک پجاری نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور میں نے پنڈت کرشن سے ملنا ہے''...... اس آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''آپ کے استقبال کے لئے تو پنڈت جی نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آیئے۔ پنڈت جی آپ کا سواگت کرنے کے لئے

بے چین ہیں‘‘...... اس پجاری نے کہا اور پھر ایک پجاری دیو راج کے آگے اور ایک پجاری اس کے پیچھے مؤدبانہ انداز میں چلنے لگا۔ مختلف تنگ اور تاریک راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک کمرے کے بند دروازے پر رک گئے۔

’’پدھاریئے مہاراج‘‘...... آگے چلنے والے پجاری نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو دیو راج نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازے پر زور ڈالا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا۔ دیو راج اندر داخل ہوا تو سامنے دیوار پر نصب ایک بہت بڑے بت کے قدموں میں آلتی پالتی مارے سیاہ رنگ کی دری پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کی بھنویں تک سفید تھیں۔ اس نے سر پر مخصوص انداز کی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ دیو راج نے آگے بڑھ کر پرنام کیا اور پھر اس آدمی کے اشارے پر اس کے سامنے ہی دری پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو پہلے سے بیٹھے ہوئے آدمی نے سائیڈ پر پڑے ہوئے ایک سیاہ رنگ کے پیالے سے مٹھی بھر دانے ساتھ پڑی انگیٹھی میں ڈال دیئے۔ چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی انگیٹھی سے دھواں نکل کر ہر طرف پھیلنے لگا جس میں نامانوس سی بو تھی۔

’’اب تم محفوظ ہو دیو راج۔ کھل کر بات کر سکتے ہو‘‘...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’پنڈت جی۔ آپ نے تو سب کچھ اپنے بیروں سے معلوم کر

سکتے ہیں اس لئے آپ کو تو معلوم ہو گا کہ میں کس لئے حاضر ہوا ہوں‘‘...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’بالک۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے لیکن ہمارے بھی کچھ اصول ہیں اور ہمیں ان اصولوں کی پابندی کرنا پڑتی ہے اس لئے تم سے پوچھ رہے ہیں۔ بولو‘‘...... پنڈت نے مدھم، دھیمے اور نرم لہجے میں کہا۔

’’مہاراج۔ مہا منتری نے بارس میں کالے مندر کا دورہ کیا ہے اور وہاں ان کی خفیہ ملاقات کالے مندر کے مہا پجاری مہا دیو سے ہوئی ہے اور جناب اس بات چیت میں ایک اہم بات مہا پجاری سے کی گئی ہے‘‘...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’کیا‘‘...... پنڈت نے پوچھا۔

’’پنڈت جی۔ آپ کو معلوم ہے کہ مہا منتری کالے مندر کو کافرستان کے سب مندروں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور انہوں نے کالے مندر کی گرانٹ بھی پہلے سے چار گنا کر دی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ مہا دیو کو حکومت میں بھی کوئی بڑا عہدہ دیا جا رہا ہے جس کے تحت وہ کافرستان کے تمام مندروں کے انچارج بن جائیں گے اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کے خلاف ان کے دل میں کتنا زہر بھرا ہوا ہے‘‘...... دیو راج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’ہمیں معلوم ہے لیکن بات کیا ہوئی ہے۔ وہ بتاؤ‘‘...... پنڈت نے پوچھا۔

''مہا منتری نے مہا دیو کو کہا ہے کہ وہ پاکیشیا میں ایک بڑے سائنس دان ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کرائے۔ ڈاکٹر احسن چونکہ مسلمان ہے اس لئے اسے کالے جادو کی مدد سے ہلاک تو نہیں کیا جا سکتا لیکن اسے بہرحال ذہنی اور جسمانی طور پر اس حد تک بیمار کیا جا سکتا ہے کہ وہ کام کرنے کا اہل ہی نہ رہے اور مہاراج اگر ایسا ہو گیا تو ڈاکٹر احسن کی جگہ جو آدمی لے گا وہ موجودہ کافرستانی حکومت کا آدمی ہے اور اس طرح پاکیشیا کا دفاع مکمل طور پر کافرستان کے ہاتھ میں آ جائے گا اور کافرستان بڑی آسانی سے حملہ کر کے پاکیشیا کو شکست دے کر فتح حاصل کر سکتا ہے''...... دیو راج نے کہا۔

''اس میں غلط کام کیا ہے۔ پاکیشیا کی تباہی تو ہمارا پہلا فرض ہے۔ وہ ہمارا دشمن نمبر ایک ہے''...... پنڈت نے کہا۔

''مہاراج۔ آپ سیاسی کھیل کو نہیں سمجھ رہے۔ آپ کو معلوم ہے مہاراج کہ میرا تعلق حزب اختلاف کی پارٹی سے ہے۔ اگر مہا منتری اس سلسلے میں کامیاب ہو گیا تو اس کی پارٹی نہ صرف زندہ جاوید ہو جائے گی بلکہ ہمیشہ کے لئے کافرستانیوں کے لئے پسندیدہ پارٹی بن جائے گی اور ہمارا تو سیاست سے نام و نشان تک مٹ جائے گا اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ مہا منتری اس کام میں کامیاب نہ ہو سکے۔ البتہ جب ہم برسراقتدار آ جائیں تو یہ کام ہم کرائیں''...... دیو راج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہتے ہو دیو راج۔ لیکن تم نے آنے میں دیر کر دی''۔ پنڈت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مجھے آج ہی پتہ چلا ہے تو میں حاضر ہوا ہوں''...... دیو راج نے کہا۔

''مہا دیو بے حد تیز اور کایاں آدمی ہے۔ اس نے فوری طور پر پاکیشیا کے علاقے تاج پورہ میں جہاں وہ مسلمان ڈاکٹر احسن رہتا ہے، اپنا نمائندہ بھیجا ہے اور اس نے وہاں کے ایک پجاری اور کالے جادو کے عامل کو لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اس ڈاکٹر احسن کو بیمار کر دے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم جب یہاں پہنچے ہو تو اس وقت ڈاکٹر احسن پر کالے جادو کا عمل ہو چکا تھا اور ڈاکٹر احسن ایسی بیماری میں مبتلا ہو چکا ہے جس کو دنیا کا کوئی وید، کوئی ڈاکٹر ٹھیک نہیں کر سکتا۔ وہ اسی طرح سسک کر مر جائے گا''...... پنڈت نے کہا۔

''مہاراج۔ کیا آپ اس کا اپائے نہیں کر سکتے۔ آپ کافرستان کے بڑے پجاری ہیں''...... دیو راج نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''کر تو سکتا ہوں لیکن اس کا علم مہا دیو کو ہو جائے گا اور وہ مہا منتری کو بتا دے گا اور مہا منتری ہمارے خلاف ہو گیا تو ہم کہیں کے نہ رہیں گے''...... پنڈت نے کہا۔

''کوئی ایسا اپائے کریں پنڈت جی کہ سانپ بھی مر جائے اور

لاٹھی بھی نہ ٹوٹے''...... دیو راج نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا کیونکہ یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے کہ کافرستانی عوام مہا منتری کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ تو انتہائی خفیہ کام ہے اور بظاہر اس کا کوئی تعلق حکومت سے نہیں ہے''...... پنڈت نے کہا۔

''ایک کام تو آپ کر سکتے ہیں کہ ڈاکٹر احسن کا نائب جس کا نام ڈاکٹر کریم ہے جو کافرستانیوں کا خاص آدمی ہے اس لئے کہ وہ مستقل طور پر ایکریمیا میں سیٹل ہونا چاہتا ہے اور کافرستانیوں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسے نہ صرف ایکریمیا میں رہائش پذیر کرا دیں گے بلکہ اتنی دولت بھی دیں گے کہ وہ باقی ساری عمر لارڈز کی طرح گزار سکے گا اور ڈاکٹر کریم کو آپ فوری طور پر اس طرح بیمار کر دیں کہ وہ بھی ڈاکٹر احسن کی طرح ہو جائے اور مہا منتری کے کسی کام نہ آ سکے''...... دیو راج نے کہا۔

''اس کے بعد تیسرا آدمی آ جائے گا۔ دولت کسے پسند نہیں ہوتی''...... پنڈت نے کہا۔

''نہیں۔ اس ڈاکٹر کریم کے علاوہ اور کوئی آدمی ایسا نہیں ہے۔ اس طرح حکومتی پارٹی وہ فائدہ حاصل نہ کر سکے گی جو وہ حاصل کرنا چاہتی ہے اور آپ پر بھی کوئی حرف نہیں آئے گا''...... دیو راج نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اچھی تجویز ہے لیکن مجھے کیا ملے گا''۔ پنڈت نے کہا۔

''جو آپ طلب کریں۔ ہاں جب ہماری پارٹی برسراقتدار آ جائے گی تو آپ کو بڑے سے بڑا عہدہ بھی دیا جا سکتا ہے''...... دیو راج نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دس لاکھ روپے لوں گا نقد۔ بولو۔ دو گے''...... پنڈت نے کہا۔

''ابھی لیں پنڈت جی۔ میں تو تیار ہو کر آیا ہوں''...... دیو راج نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''کہاں جا رہے ہو''...... پنڈت نے گرجدار لہجے میں کہا۔

''باہر میری کار میں بیگ موجود ہے۔ وہ لینے جا رہا ہوں''۔ دیو راج نے کہا۔

''بیٹھو۔ ہم منگوا لیتے ہیں''...... پنڈت نے کہا تو دیو راج بیٹھ گیا۔ پنڈت نے تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک پجاری اندر داخل ہو کر جھک گیا۔

''دیو راج جی سے چابی لو اور ان کی کار میں موجود بیگ لے آؤ''...... پنڈت نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو وہ پجاری دیو راج کی طرف مڑا تو دیو راج نے اسے چابی دے دی۔

''ڈگی کھول کر اس میں سیاہ رنگ کا بیگ ہے وہ لے آؤ''۔ دیو راج نے کہا تو پجاری سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"ایک بات کا خیال رکھیں پنڈت جی"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دیو راج نے کہا تو پنڈت چونک پڑا۔

"وہ کیا"...... پنڈت نے چونک کر کہا۔

"ڈاکٹر کریم پر ایسا ہاتھ ڈالیں کہ مہا دیو کے ساتھ ساتھ کوئی اور بھی اسے ٹھیک نہ کر سکے کیونکہ مہا دیو کو بہرحال یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام آپ نے کیا ہے اس لئے اگر وہ خود کچھ نہ کر سکا تو وہ مہامنتری کو بتا دے گا اور مہامنتری آپ جیسے کسی اور پنڈت کو اپائے کا کہہ سکتا ہے اور آپ پر بھی دباؤ ڈال سکتا ہے"...... دیو راج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں شاید کالے جادو کے بارے میں بنیادی باتوں کا علم نہیں ہے"...... پنڈت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں پنڈت جی۔ ہمارا کام تو سیاست ہے"...... دیو راج نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو سنو۔ اس ڈاکٹر احسن پر بھی مہا دیو نے خود کوئی کام نہیں کیا کیونکہ کالے جادو کا بنیادی اصول ہے کہ اگر راستے میں دریا یا نہر آ جائے تو اس کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں اس لئے مہا دیو نے پاکیشیا میں اس علاقے میں رہنے والے ایک عامل سے کہا ہے وہ یہ کام کرے تو اسے تحفے میں کالے جادو کی طاقتیں بخش دی جائیں گی اور یہ کام اس عامل نے کیا ہے۔ اس کا نام رام لال ہے اور وہ پاکیشیا دارالحکومت کے تاج پورہ علاقے میں رہتا ہے اور

وہ ایک بہت ہی چھوٹا اور معمولی سا آدمی ہے"...... پنڈت نے کہا۔

"کیا آپ بھی اسے ہی کہیں گے"...... دیو راج نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ وہ مہا دیو کا آدمی ہے۔ البتہ میرا ایک آدمی پاکیشیا میں رہتا ہے۔ وہ اس رام لال سے بھی بڑا عامل ہے۔ اس کا نام گوپی چند ہے۔ میں اسے حکم دوں گا اور وہ یہ کام آسانی سے کر دے گا۔ لیکن اس ڈاکٹر کریم کی کوئی تصویر چاہئے"...... پنڈت نے کہا تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور پجاری اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ موجود تھا۔ اس نے اندر آ کر بیگ دیو راج کے سامنے رکھ دیا اور ساتھ ہی کار کی چابی بھی واپس کر دی۔

"تم جا سکتے ہو"...... پنڈت نے کہا تو وہ پجاری مڑا اور واپس چلا گیا۔ دیو راج نے بیگ کھولا اور اس میں سے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر اس نے پنڈت جی کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ دس لاکھ روپے ہیں۔ گن لیں"...... دیو راج نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے دیکھ لئے ہیں"...... پنڈت نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور یہ اس ڈاکٹر کریم کی تصویر۔ میں پہلے ہی ساتھ لے آیا ہوں"...... دیو راج نے بیگ میں سے ایک تصویر نکال کر پنڈت کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس کا پتہ بھی اس کے پیچھے لکھا ہوا ہے"...... دیو راج نے کہا۔

"تیئیس آفیسرز کالونی"...... پنڈت نے پتہ پڑھتے ہوئے کہا اور پھر تصویر کو اپنے لباس کی جیب میں ڈال لیا۔

"آپ نے جواب نہیں دیا بات کا جناب"...... دیو راج نے کہا۔

"دے تو دیا ہے۔ میرا جو آدمی یہ کام کرے گا میں اسے ہلاک کر دوں گا اور یہ بھی کالے جادو کا اصول ہے کہ اس کا کرنے والا ہلاک ہو جائے تو پھر وہ بیر جس نے یہ کام کیا ہوتا ہے آزاد ہو جاتا ہے اور پھر وہ کسی کے قابو نہیں آتا اس لئے پھر یہ ڈاکٹر کریم کسی سے بھی حتیٰ کہ مجھ سے بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا"...... پنڈت نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے کسی صورت ٹھیک نہیں ہونا چاہئے ورنہ سارا کھیل بگڑ جائے گا"...... دیو راج نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا۔ البتہ مجھے اپنے عامل کو ہلاک کرنے کے لئے چوراس محل کے مہا پنڈت امر دیو سے اجازت لینی پڑے گی۔ وہ میں لے لوں گا"...... پنڈت نے کہا تو دیو راج بے اختیار چونک پڑا۔

"امر دیو۔ چوراس محل کا مہا پنڈت۔ لیکن پنڈت جی۔ چوراس محل تو ویران پڑا ہے۔ وہاں تو طاقتوں کا راج ہے"...... دیو راج

نے کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم۔ کالے جادو کا مین مرکز چوراس محل ہے اور کالے جادو کی تمام طاقتیں وہیں سے دوسروں کو دی جاتی ہیں اور چوراس محل کا مہا پنڈت امر دیو ہے جو سب کی نظروں سے خفیہ رہتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کالے جادو کے کسی عامل کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا"...... پنڈت نے کہا۔

"تو پھر جو عامل ہلاک ہو جاتا ہے اس کی طاقت تو بقول آپ کے آزاد ہو جاتی ہے۔ کیا امر دیو مہاراج پھر اس پر قبضہ کر لیتے ہیں"...... دیو راج نے کہا۔

"نہیں۔ آزاد ہونے کے بعد وہ واپس چوراس محل پہنچ جاتی ہے۔ جاتی بھی وہیں سے ہے اور آتی بھی وہیں پر سے ہے۔ کالے جادو کی دنیا میں ہزاروں چھوٹے بڑے عامل ہیں۔ ان سب کے پاس طاقتیں ہیں۔ مختلف قسم کی طاقتیں۔ یہ سب طاقتیں چوراس محل سے تعلق رکھتی ہیں اور وہیں سے عامل کو بخشی جاتی ہیں۔ البتہ کوئی عامل چاہے تو خود کسی کو تحفے کے طور پر اپنی کوئی طاقت بخش دے"۔ پنڈت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا امر دیو سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... دیو راج نے پوچھا۔

"وہ چوراس محل کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں اپنی باندیوں اور پجاریوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کی زبان سے نکلا ہوا ایک حرف حکومتوں کو بدل سکتا ہے مگر وہ صرف کالے جادو کے

معاملات پر نظر رکھتے ہیں اور کسی سے نہیں ملتے اور ان کی مرضی کے بغیر آدمی انہیں مل بھی نہیں سکتا اور یہ تمہیں معلوم ہو گا کہ چوراس محل میں بغیر اجازت داخل ہونے والا فوری طور پر اس کی طاقتوں کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے“...... پنڈت نے کہا۔

”میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ کہیں مہا منتری امر دیو سے رجوع نہ کرلیں“...... دیو راج نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہاں طاقتوں کے حصار ہیں۔ وہاں چار حصار ہیں۔ پہلا حصار شمشانیوں کا ہے جو سب سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔ دوسرا حصار بیروں کا ہے جو اس سے زیادہ طاقتیں رکھتے ہیں۔ تیسرا حصار ان بدروحوں کا ہے جو امر دیو کے قبضے میں آ جاتی ہیں اور یہ سب سے طاقتور ہوتی ہیں اور چوتھا اور آخری حصار کالگیوں کا ہے۔ کالگی وہ بدروح ہوتی ہے جو پہلے اپنی زندگی میں کالے جادو کا شکار ہوتی ہے جیسے تمہارا ڈاکٹر کریم۔ اگر یہ مسلمان نہ ہوتا تو جیسے ہی کالا جادو کا شکار ہوتا اور مر جاتا تو اس کی روح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چوراس محل پہنچ جاتی۔ یہ کالگی روحیں سب سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ اب تم خود سوچو کہ کون امر دیو تک پہنچ سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ جس کو وہ خود اجازت دے“۔ پنڈت نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں کہ مہا منتری وہاں پہنچ ہی نہیں سکیں گے“...... دیو راج نے کہا۔

”یہ کام کب تک ہو جائے گا پنڈت جی کیونکہ ڈاکٹر احسن کے کالے جادو کے شکار ہوتے ہی ڈاکٹر کریم پر دباؤ بڑھ جائے گا اور وہ تمام راز مہیا کر دے جو کافرستان کو چاہئیں“...... دیو راج نے کہا۔

”اگر راز ہی لینے ہیں تو یہ کام تو ڈاکٹر احسن کی صحت کے دوران بھی ہو سکتا تھا“...... پنڈت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا۔ راز ڈاکٹر احسن کے قبضے میں ہیں اور جب حکومت اس کی طرف سے مایوس ہو جائے گی تو پھر وہ ڈاکٹر کریم کو اس کی جگہ دیں گے اور پھر ان راز کو کنٹرول میں لینے کے لئے خصوصی کارروائی، پاکیشیا کے کوئی بڑے سائنس دان ہیں وہ کریں گے۔ اس کے بعد ہی وہ راز کافرستان کو مہیا کئے جا سکیں گے لیکن اس کے لئے بھی کوئی خصوصی طریقہ استعمال کرنا پڑے گا کیونکہ تمام رازوں کی نہ صرف سخت حفاظت کی جاتی ہے بلکہ وہاں ایسے سخت انتظامات بھی ہیں کہ یہ راز باہر نہ جا سکیں لیکن ڈاکٹر کریم جب خود انچارج ہو گا تو پھر اس کے لئے مسئلہ نہ ہو گا اور ایسا ہونے سے پہلے اسے بیمار ہو جانا چاہئے“...... دیو راج نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ آج رات ہی میرا نمائندہ پاکیشیا میں میرے ماتحت عامل تک پہنچ جائے گا اور پھر جیسے ہی ڈاکٹر کریم کو کالے جادو کا شکار کرے گا وہ نمائندہ اسے ہلاک کر کے واپس آ جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ دو روز میں کام ہو جائے گا“...... پنڈت نے

کہا تو دیو راج اٹھا اور اس نے جھک کر پنڈت کو پرنام کیا اور واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیاہ بیگ جواب خاصہ ہلکا ہو چکا تھا اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے پرائم منسٹر کی پارٹی کی سازش کو ناکام بنا دیا تھا۔

عمران فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ابھی سپیشل ہسپتال سے واپس آیا تھا جبکہ سلیمان شاپنگ کرنے گیا ہوا تھا۔ عمران کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہے کہ وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ آنے والا سلیمان ہے جو شاپنگ کر کے واپس آیا ہو گا۔

''سلام صاحب۔ آپ کب آئے''...... سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں شاپرز تھے۔

''ابھی چند لمحے پہلے آیا ہوں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا حال ہے سوپر فیاض کا''...... سلیمان نے پوچھا۔

"اس کا حال اچھا نہیں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سلیمان کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ گیا جبکہ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ فیاض بیٹے کا کیا حال ہے۔ میں جوڑوں کے درد کی وجہ سے اسے پوچھنے نہیں جا سکی جبکہ سلمیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ تم ہسپتال باقاعدگی سے جاتے ہو"...... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی آواز سنائی دی۔

"اماں بی۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس کا مرض کسی ڈاکٹر کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔ آپ اس کے لئے دعا کریں"...... عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ وہ رحیم و کریم ہے۔ وہ اس کی صحت کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکالے گا۔ میں نے رات خواب دیکھا کہ سلمیٰ مجھے مٹھائی کھلا رہی ہے اور بے حد خوش ہے۔ میں دعا تو کرتی رہتی ہوں۔ تم مجھے روزانہ بتا دیا کرو کیونکہ سلمیٰ تو بات کم کرتی ہے اور رونے زیادہ لگ جاتی ہے اور میرا دل کٹتا ہے۔ بے

چاری کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا سہاگ قائم رکھے"...... اماں بی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انشاء اللہ اماں بی۔ آپ کی دعا ضرور اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان چائے کا کپ اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے چائے عمران کے سامنے رکھ دی۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس ہو آؤں۔ وہ اگر دعا کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعائیں فوری قبول کرتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"اگر دعاؤں سے صحت ہو جاتی تو سارے ہسپتال بند ہو چکے ہوتے۔ تمام ڈاکٹرز بھوکے مر جاتے۔ جب تک فیاض کی بیماری سمجھ نہیں آئے گی تب تک اس کا علاج درست طریقہ سے نہیں ہو سکے گا اور جب تک صحیح علاج نہیں ہو گا بیماری بھی ختم نہیں ہو سکتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اسماعیل کی بیوی بھی تو بظاہر بیمار تھی۔ بڑے سے بڑے ڈاکٹر کا علاج کرا لیا انہوں نے لیکن آرام نہ آیا۔ شاہ صاحب نے دعا بھی کی اور علاج بھی بتا دیا۔ اب وہ ہر لحاظ سے صحت مند ہے اور اسماعیل کو ایک بڑی فرم میں زیادہ تنخواہ پر نوکری بھی مل گئی ہے۔

اب وہ لوگ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ فیاض پر بھی کالا جادو کیا گیا ہے"...... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ جو آدمی جادو کی وجہ سے بیمار ہو اس کی بیماری ڈاکٹروں اور حکیموں کی سمجھ میں نہیں آتی"۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ جو پورے ملک میں ہزاروں ہسپتال مریضوں سے بھرے پڑے ہیں کیا یہ سب کالے جادو کی وجہ سے ہیں۔ کیا احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے سامنے شاہ صاحب کو فون کرتا ہوں۔ چلو تسلی تو ہو جائے گی کہ یہ بیماری ہے یا کچھ اور ہے"...... سلیمان اپنی بات پر مصر رہا۔

"اوکے۔ میں خود بات کرتا ہوں۔ تمہاری بات درست ہے کہ تسلی ہو جائے گی۔ میری نہیں تمہاری"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک جوان آواز سنائی دی اور عمران نے فوراً پہچان گیا کہ یہ شاہ صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ شاہ صاحب سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"قبلہ والد صاحب تو دو روز ہوئے زیارات کے لئے گئے ہیں۔ ان کی واپسی شاید ڈیڑھ ماہ بعد ہو گی"...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے کہا۔

"جہاں وہ گئے ہیں وہاں کا کوئی رابطہ نمبر"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ نمبر تو نہیں ہے۔ البتہ آپ کے لئے ان کا پیغام ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر آپ کا فون آئے یا آپ خود یہاں ملاقات کے لئے تشریف لائیں تو آپ کو پیغام دے دیا جائے ورنہ نہیں"...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سلیمان بھی چونک پڑا۔

"کیا پیغام ہے شاہ صاحب کا"...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ کو پیغام دے دیا جائے کہ کالی دنیا بڑی وسیع اور شیطانی طاقتیں رکھتی ہے۔ اس کے مقابل کو بے حد صبر آزما جدوجہد کرنا پڑے گی اور انہوں نے فرمایا ہے کہ کسی اہم ترین ضرورت کے سلسلہ میں آپ محلہ قالین بافاں میں رہنے والے خواجہ امیر نانبائی سے رجوع کر سکتے ہیں"...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے کہا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا۔ میں تو نہیں سمجھا"...... عمران نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تو جو پیغام تھا وہ پہنچا سکتا ہوں۔ باقی باتیں تو میرے علم میں نہیں ہیں''...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''میری بات سچ ثابت ہوئی۔ شاہ صاحب نے در پردہ پیغام دیا ہے کہ معاملات واقعی کالے جادو کے ہیں جنہیں انہوں نے کالی دنیا کا نام دیا ہے''...... سلیمان نے کہا۔

''نہیں۔ اب شاہ صاحب غیب کا علم تو نہیں جانتے کہ انہیں سوپر فیاض کی بیماری کا پہلے سے علم ہو گیا ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ معاملات صرف سوپر فیاض تک ہی محدود نہیں رہیں گے اور آگے بڑھیں گے۔ بہرحال میں ابھی جا کر محلّہ قالین بافاں کے خواجہ امیر نانبائی سے ملتا ہوں''...... سلیمان نے کہا۔

''انہوں نے مجھے پیغام دیا ہے۔ تمہیں نہیں اور چونکہ میں نے بھی یہ محلّہ نہیں دیکھا ہوا اس لئے تم میرے ساتھ چل سکتے ہو۔ چلو اس نانبائی کو بھی دیکھ لیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دارالحکومت

کے ایک نواحی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں قدیم محلّہ جات واقع تھے اور بقول سلیمان محلّہ قالین بافاں بھی وہیں تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک گنجان آباد علاقے میں داخل ہو گئے۔

''یہیں کار روک دیں۔ میں خواجہ صاحب کا پتہ معلوم کر لوں''...... سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ سلیمان نیچے اترا اور کچھ فاصلے پر موجود ایک کریانے کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

''آگے چلتے جائیں۔ سڑک جیسے ہی بائیں ہاتھ مڑے گی ہم محلّہ قالین بافاں کے مین بازار میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں خواجہ امیر نانبائی کی مشہور دکان ہے''...... سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نانبائی کی دکان کے قریب پہنچ گئے۔ عمران نے سائیڈ پر موجود ایک کھلے پلاٹ میں کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ عمران نے کار لاک کی اور وہ دونوں نانبائی کی دکان کی طرف بڑھ گئے۔ نانبائی کی دکان کے فرنٹ پر چار بڑے بڑے دیگ نما دیگچے چولہوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے ایک اونچے سٹول پر ایک آدمی بیٹھا لوگوں کو ان دیگچوں سے مختلف سالن نکال کر دے رہا تھا جبکہ اندر کرسیوں اور بنچوں پر لوگ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جبکہ دکان کے

آخر میں ایک پرانا سا کاؤنٹر پڑا تھا جس کے پیچھے ایک سفید بالوں اور سفید داڑھی والا آدمی حقے کی نال منہ میں لگائے اسے مسلسل گڑگڑائے جا رہا تھا۔

''خواجہ صاحب کون ہیں''...... عمران نے اس آدمی سے پوچھا جو سالن دے رہا تھا۔

''میرے والد صاحب ہیں۔ اندر کاؤنٹر پر بیٹھے ہیں''...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران سائیڈ میں بنی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر دکان کے اندر چلا گیا۔ اس کے پیچھے سلیمان بھی تھا۔ خواجہ نانبائی ویسے ہی مسلسل حقہ گڑگڑانے میں لگے ہوئے تھے۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کہا تو خواجہ نانبائی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ باقی کھانے والوں نے بھی چونک کر عمران اور سلیمان کی طرف دیکھا۔

''مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے بھیجا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر میں کیا کر سکتا ہوں''...... خواجہ صاحب نے حقے کا طویل کش لیتے ہوئے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا تو عمران اس طرح چونک پڑا جیسے خواجہ صاحب کا جواب اس کی توقع کے بالکل برعکس ہو کیونکہ اس نے دیکھا کہ بڑے بڑے روحانی لوگ بھی سید چراغ شاہ صاحب کا بے حد احترام کرتے تھے جبکہ خواجہ نانبائی پر ان کے نام کا معمولی سا اثر بھی نہیں پڑا تھا۔

''جناب۔ وہ خود زیارات پر گئے ہیں اور انہوں نے پیغام دیا ہے کہ ضرورت پڑنے پر آپ سے رجوع کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا ضرورت آن پڑی ہے جو منہ اٹھائے آ گئے ہو۔ بیٹھو کھانا کھاؤ اور میں کیا کر سکتا ہوں''...... خواجہ صاحب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''خواجہ صاحب۔ شاہ صاحب نے کالی دنیا کا حوالہ دیا ہے اور ہمارا ایک دوست اچانک ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہے کہ ڈاکٹروں کو اس کی بیماری کا علم ہی نہیں ہو رہا اور اس کی حالت بے حد خراب ہے اس لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کم از کم ہمیں یہ تو بتا دیں کہ ہمارے دوست کو بیماری ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو کیا ہے''...... سلیمان نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو خواجہ صاحب نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے حقہ گڑگڑانا شروع کر دیا۔

''غلام حسین بیٹا''...... اچانک انہوں نے حقے کی نال منہ سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

''جی ابا جی''...... اونچے سٹول پر بیٹھے اس آدمی نے جس نے بتایا تھا کہ خواجہ نانبائی اس کے والد ہیں، جواب دیا۔

''بیٹا۔ انہیں سری کا شوربہ کسی ڈھکن والے برتن میں ڈال دو۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس کو فالج ہوا ہے جو دماغ کی بیماری ہے

اور ایکسرے میں انہیں بیماری نظر نہیں آ رہی۔ یہ بھی بکرے کی سری کا شوربہ ہے۔ اس کے دو چمچے تمہارے آدمی کی سری کو ٹھیک کر دیں گے اور اس کی بیماری بھی دور ہو جائے گی۔ جاؤ''...... خواجہ امیر نانبائی نے کہا اور ایک بار پھر حقے کی نال کو منہ سے لگا کر اس نے حقہ گڑگڑانا شروع کر دیا۔

''اس کا معاوضہ کتنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''شاہ صاحب کے صدقے مفت میں ورنہ شاید تمہارے آدمی کے سارے اکاؤنٹ خالی ہو جاتے تب بھی یہ نہ ملتا۔ جاؤ''۔ خواجہ صاحب نے کہا۔

''تو آپ کا مطلب ہے کہ سوپر فیاض پر کالا جادو ہے''۔ عمران نے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے۔ خواہ مخواہ اپنے الفاظ دوسروں کے منہ میں نہ ٹھونسا کرو''...... خواجہ امیر نانبائی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آیئے صاحب۔ آیئے''...... سلیمان نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے باہر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس دکان سے باہر آ گئے۔

''عجیب لوگ ہیں۔ شاہ صاحب بھی نجانے کیا سوچ کر ایسے لوگوں کے پاس بھیج دیتے ہیں''...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''صاحب پلیز۔ آپ منہ سے کوئی الفاظ نہ نکالیں۔ آیئے جلدی کریں۔ ہمیں یہاں سے سیدھے ہسپتال جانا ہو گا''۔ سلیمان نے کہا۔

''میں تمہیں ہسپتال چھوڑ کر واپس فلیٹ پر چلا جاؤں گا۔ یہ احمقانہ کام مجھ سے نہ ہو گا۔ ڈاکٹر میرا سر کھائیں گے''...... عمران کا غصہ ابھی تک کم نہ ہوا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ مجھے ہسپتال چھوڑ دیں میں واپسی پر ٹیکسی میں آ جاؤں گا''...... سلیمان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ عمران نے ہسپتال کے باہر سلیمان کو ڈراپ کیا اور خود واپس فلیٹ پر آ گیا۔ وہ خود کو تماشہ نہ بنانا چاہتا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''آپ۔ خیریت تو ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے سلیمان کے ہاتھ کون سی دوا بھیجی تھی۔ فیاض صاحب تو اس دوا کے پیتے ہی صحت یاب ہو گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے کبھی بیمار نہ ہوئے ہوں۔ ہم نے ان کے

ٹیسٹ بھی کرائے ہیں۔ وہ بالکل صحت یاب ہو گئے ہیں۔ سلیمان صاحب نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ آپ نے کوئی دوائی شوربے میں ڈال کر بھجوائی ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ سوپر فیاض ٹھیک ہو گیا ہے۔ واقعی حیرت ہے''۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ کو اس دوائی پر یقین نہیں تھا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''ایک آدمی نے یہ شوربہ دیا تھا اور کہا تھا کہ اس کے دو چمچے سوپر فیاض کے منہ میں ڈال دیں تو وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ مجھے تو اس پر یقین نہ آیا اس لئے میں سلیمان کو ہسپتال کے گیٹ پر ڈراپ کر کے واپس آ گیا۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ سوپر فیاض واقعی صحت یاب ہو گیا ہے۔ حیرت ہے''...... عمران نے کہا۔

''شوربے میں لازماً کوئی دوا ہو گی۔ اب خالی شوربے سے تو فیاض ٹھیک نہیں ہو سکتا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''بظاہر تو نہیں ہو سکتا لیکن چلو شکر ہے کہ سوپر فیاض تو تندرست ہو گیا۔ آپ سلیمان کو واپس بھجوا دیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات تھے جیسے اسے ڈاکٹر صدیقی کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''حیرت ہے۔ یہ کیسی دنیا ہے۔ شوربے کے دو چمچے پینے سے

سوپر فیاض ٹھیک ہو گیا ہے جسے گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر ٹھیک نہ کر سکے اور یہ کوئی خاص شوربہ بھی نہ تھا۔ دکان پر بک رہا تھا اور لوگ کھا رہے تھے۔ حیرت ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جی صاحب''...... ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔

''بابا کرم دین۔ میں علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ چھوٹے صاحب۔ بیگم صاحبہ سے بات کراتا ہوں میں آپ کی''...... بوڑھے نوکر بابا کرم دین نے کہا تو عمران مسکرا دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بابا کرم دین بے حد سمجھ دار ہیں۔ انہیں معلوم تھا کہ عمران فون کر کے کس سے بات کرنا چاہتا ہو گا۔ وہ اماں بی کو سوپر فیاض کے تندرست ہونے کی خوشخبری سنا کر ان سے درخواست کرنا چاہتا تھا کہ وہ خود ہی سوپر فیاض کی بیوی سلمیٰ کو یہ خوشخبری سنا دیں ورنہ اسے رسمی فقرے بولنے پڑیں گے اور اسے ایسے فقروں سے بے حد کوفت ہوتی تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ بعد میں جا کر سوپر فیاض کو مبارک باد دے آئے گا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر اپنے آفس میں موجود تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پاکیشیا سے تلسی رام کی کال ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

"سر۔ میں تلسی رام بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ رپورٹ مثبت ہے۔ ڈاکٹر احسن شدید بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ چکے ہیں اور ڈاکٹروں کو ان کی بیماری ہی سمجھ نہیں آ

رہی"...... تلسی رام نے کہا۔

"کیا علامات ہیں بیماری کی"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"جناب۔ اس کے پیٹ میں انتہائی درد ہے۔ اس کی سکیننگ اور ایکسرے بھی کرایا گیا لیکن درد کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ درد اتنا شدید ہے کہ اسے مسلسل پین کلر اور سکون آور ادویات دی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے وہ ہر وقت نیند میں رہتا ہے"...... تلسی رام نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس کا ذہن تو ٹھیک کام کر رہا ہو گا"۔ پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ذہنی طور پر وہ ٹھیک ہے سر"...... دوسری طرف سے تلسی رام نے جواب دیا۔

"اسے کب ہسپتال لایا گیا ہے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"دو روز پہلے اسے ہسپتال لایا گیا تھا جناب"...... تلسی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خود وہاں ہو"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں وہاں میل نرس کے طور پر کام کر رہا ہوں"۔ تلسی رام نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے وقتاً فوقتاً اس کی رپورٹ دیتے رہو۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر چند لمحے وہ بیٹھے سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے انہوں نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کالا مندر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"مہا پجاری سے بات کراؤ۔ میں مرد اول بول رہا ہوں"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔ کالے مندر میں ان کے خصوصی حکم پر فوراً ہی فون لگایا گیا تھا اور پرائم منسٹر نے مہا پجاری کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ آئندہ مرد اول کے کوڈ نام سے بات کیا کریں گے اس لئے انہوں نے مرد اول کا کوڈ بولا تھا۔

"جی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مہا دیو عرض کر رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد مہا پجاری کی نرم سی آواز سنائی دی۔

"مہا دیو۔ جس کا شکار کھیلنے کا کہا گیا تھا اس کے پیٹ میں تو درد اٹھ رہا ہے لیکن اس کی ذہنی حالت درست ہے جبکہ میں نے کہا تھا کہ شکار کی ذہنی اور جسمانی حالت دونوں کو مستقل خراب ہونا چاہئے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ مجھے آدھے گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں جناب۔ میں معاملے کو دیکھ لوں"...... مہا دیو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"مہا دیو بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے مہا دیو سے رابطہ کرا دیا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"جناب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ بہتر گھنٹوں بعد اس کے ذہن پر بھی اثر ہو جائے گا جناب۔ ابھی تو اسے اڑتالیس گھنٹے گزرے ہیں جناب"...... مہا دیو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ علیحدہ علیحدہ اثرات کیوں ہو رہے ہیں"۔ پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہمارا شکار بڑا مشہور سائنس دان ہے۔ ایسے آدمی کا ذہن عام انسانوں جیسا نہیں ہوتا بلکہ بے حد طاقتور ہوتا ہے اس لئے بہتر گھنٹوں کا وقفہ ہر صورت میں چاہئے"...... مہا دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا دیکھتے ہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر دوسرے روز جب وہ آفس آئے تو انہیں یقین تھا کہ اب تلسی رام کی کال آئے گی اس لئے وہ اس کی کال کا انتظار کرتے رہے کیونکہ وہ خود پاکیشیا میں کال تو نہ کر سکتے تھے اور پھر تقریباً آفس وقت کے اختتام سے ایک گھنٹہ پہلے تلسی رام کی کال آ گئی اور

پرائم منسٹر نے اپنے سیکرٹری کو کال ملانے کا کہہ دیا۔

''تلسی رام بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے تلسی رام کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ ڈاکٹر احسن کا ذہن بھی اچانک مفلوج ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر حیران ہیں کہ اچانک ایسا کیوں ہو گیا ہے۔ وہ یہ سوچ رہے ہیں کہ شاید کسی انجکشن کا سائیڈ ایفیکٹ ہوا ہے لیکن انہیں سمجھ نہیں آ رہی''...... تلسی رام نے کہا تو پرائم منسٹر کی آنکھوں میں تیز چمک سی ابھر آئی۔

''کیا علامات ہیں''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''لگتا ہے کہ ان کی یادداشت مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے اور وہ بالکل چھوٹے بچوں کی طرح حرکات کر رہے ہیں اور بچوں جیسی زبان بول رہے ہیں۔ وہ کسی کو پہچان تک نہیں رہے''...... تلسی رام نے جواب دیا۔

''گڈ نیوز''...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ ایک اور اہم اطلاع بھی ملی ہے''...... تلسی رام نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑے۔

''پرائم منسٹر سے بات کرتے ہوئے قاعدہ یہ ہے کہ سسپنس پیدا نہ کیا جائے''...... پرائم منسٹر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ ڈاکٹر احسن کے نائب

ڈاکٹر کریم بھی اچانک بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ گئے ہیں اور سب اس بات پر حیران ہو رہے ہیں کہ ایک ہی لیبارٹری کے دونوں بڑے سائنس دان اکٹھے ہی بیمار ہو گئے ہیں''...... تلسی رام نے اس بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا نام لیا ہے تم نے۔ ڈاکٹر کریم۔ اسی لیبارٹری کے سائنس دان۔ ویری بیڈ۔ کیا بیماری ہے اسے''...... پرائم منسٹر نے تمام قاعدے ایک طرف رکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''جناب۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ڈاکٹر کریم کو دماغی فالج ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ فالج کے اثرات ان کے ذہن پر ہیں جسم پر نہیں۔ وہ ہوش میں نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں ایکریمیا کے کسی ہسپتال میں منتقل کرنے کا سوچا جا رہا ہے''...... تلسی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ نیوز۔ یہ تو۔ یہ ساری کارروائی ہی غلط ہو گئی ہے۔ ویری بیڈ''...... پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''یہ کیسے ہو گیا۔ اوہ۔ کہیں کوئی گیم تو نہیں ہو رہی''...... پرائم منسٹر نے ایک خیال کے آتے ہی چونک کر کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر انہوں نے فون پیس کے نیچے لگے ہوئے ایک سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس طرح فون ڈائریکٹ ہو گیا تو انہوں نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”گیانی ہری چند بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”گیانی جی۔ میں مہا منتری بول رہا ہوں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”دھن باد۔ مہا منتری کی جے۔ حکم سرکار“...... گیانی ہری چند کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

”میں اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ آپ وہیں آ جائیں۔ آپ نے وہاں کنڈلی تیار کرنی ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”حکم کی تعمیل ہو گی سرکار“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پرائم منسٹر ہاؤس پہنچتے ہی انہیں گیانی ہری چند کی آمد کی اطلاع مل گئی تو انہوں نے اسے مخصوص کمرے میں بٹھانے کا کہہ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ اس مخصوص کمرے میں داخل ہوئے تو گیانی ہری چند جو بوڑھا آدمی تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے آدھے سے زیادہ جھک کر سلام کیا۔

”بیٹھیں گیانی جی۔ آج آپ کی ضرورت پڑ گئی ہے“...... پرائم منسٹر نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پرنام کرتے ہوئے کہا اور پھر خود بھی سامنے پڑی ہوئی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

”گیانی ہری چند آپ کا خادم ہے۔ آپ حکم فرمائیں سرکار“۔

گیانی ہری چند نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”گیانی جی۔ آپ کے کہنے پر میں خود کالے مندر گیا تھا اور وہاں کے مہا پجاری سے میری بات چیت ہوئی۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ پاکیشیا کے ایک مسلمان سائنس دان ڈاکٹر احسن کو کالے جادو کی مدد سے اس حد تک ناکارہ کر دیں کہ وہ آئندہ کام کرنے کے قابل نہ رہیں۔ چنانچہ مہا پجاری نے میری بات مان لی اور پاکیشیا میں اپنے کسی بالک کو حکم دے کر انہوں نے یہ کام کرا دیا اور ڈاکٹر احسن ہسپتال پہنچ چکا ہے اور جسمانی اور ذہنی طور پر وہ مفلوج ہو چکا ہے لیکن پھر مجھے ایک اور حیرت انگیز اطلاع ملی کہ ڈاکٹر احسن کے بعد ہم نے جس آدمی کو اپنے ساتھ ملایا تھا اور جس کی وجہ سے ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کرایا گیا تھا وہ آدمی جس کا نام ڈاکٹر کریم ہے وہ بھی شدید بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ گیا ہے۔ اس طرح ہمارا سارا پلان یکسر ناکام ہو گیا ہے“...... پرائم منسٹر نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

”یہ تو واقعی بہت برا ہوا ہے سرکار“...... گیانی ہری چند نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کنڈلی بنا کر ہمیں بتائیں کہ کیا ڈاکٹر کریم قدرتی طور پر بیمار ہوا ہے یا نہیں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”تو آپ کا خیال ہے کہ اس پر بھی کالا جادو کیا گیا ہے“۔ گیانی ہری چند نے چونک کر کہا۔

"ایسا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جو ہمارے خلاف کام کر کے اس پر کالا جادو کر کے اسے ناکارہ بنا دے لیکن دونوں کا اکٹھے اس طرح بیمار ہونا ہمارے لئے باعث تشویش ہے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں سرکار"...... گیانی ہری چند نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک کاپی نکالی اور بال پوائنٹ نکال کر اس نے کاپی پر کچھ لکھنا شروع کر دیا۔ پھر وہ کسی طویل حساب کتاب میں مصروف ہو گیا۔ کاپی کے تین چار صفحات بھر کر اس نے بے اختیار طویل سانس لیا اور پھر کاپی کو بند کر کے اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا گیانی جی"...... پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سرکار۔ میں بہت چھوٹا آدمی ہوں۔ اس لئے اگر بات باہر نکل گئی تو مجھے چیونٹی کی طرح مسل دیا جائے گا"...... گیانی ہری چند نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ نہ بات باہر جائے گی اور نہ ہی آپ کو کچھ ہو گا بلکہ حکومت آپ کو اتنا انعام و اکرام دے گی کہ آپ کی آئندہ سات نسلیں بھی اطمینان سے رہ سکیں گی لیکن جو کہنا ہے سچ کہنا ہے"...... پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

جناب۔ میں تفصیل بتا دیتا ہوں جو میرے حساب سے سامنے آئی ہے۔ پاکیشیائی ڈاکٹر کریم کو باقاعدہ ایک سازش کے تحت کالا جادو کر کے بیمار کیا گیا ہے تاکہ حکومت کا منصوبہ ناکام ہو جائے"...... گیانی ہری چند نے کہا تو پرائم منسٹر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ یہ سازش کس نے کی ہے۔ کھل کر بتاؤ ہری چند"۔ پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی مخالف سیاسی پارٹی کا ایک آدمی اس سازش کا سرغنہ ہے اور اس کا نام حساب کتاب میں دیو راج آتا ہے"...... گیانی ہری چند نے کہا تو پرائم منسٹر نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"دیو راج کو آپ کے اس منصوبے کی خبر ہو گئی۔ اندر کے کسی آدمی نے اسے بتایا ہو گا۔ وہ سوراج مندر میں پنڈت کرشن سے ملا اور پنڈت کرشن نے اس سے بھاری رقم لے کر پہلے چوراس محل کے پنڈت امر دیو سے اجازت لی اور پھر اس نے پاکیشیا میں اپنے ایک بالک عامل کرشن سے رابطہ کیا اور اس عامل کرشن نے ڈاکٹر کریم پر بڑا سخت کالا جادو کر دیا"...... گیانی ہری چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ڈاکٹر احسن پر کالے جادو کی کاٹ نہیں کر سکتے تھے جو انہوں نے ڈاکٹر کریم پر وار کیا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"سرکار۔ کالے جادو کا مرکز کافرستان میں چوراس محل ہے جو

بظاہر ویران ہے اور وہاں طاقتوں کا راج ہے لیکن وہاں کا مہا پجاری پنڈت امر دیو ہے جو اپنے پجاریوں کے ہمراہ وہیں خفیہ طور پر رہتا ہے۔ کالے جادو کے دو طبقے ہیں۔ ایک کو کہا تو کالا جادو جاتا ہے لیکن وہ عام سطح کا ہوتا ہے اور جس کی آسانی سے کاٹ کر لی جاتی ہے۔ یہ کالا جادو چھوٹے چھوٹے عامل کرتے ہیں اور اس کی کاٹ بھی کر لیتے ہیں لیکن دوسرا کالا جادو اعلیٰ سطح کا جادو ہوتا ہے جسے چوراس کالا جادو کہا جاتا ہے۔ اس کی کاٹ عام عامل یا پنڈت نہیں کرسکتا۔ اس کی کاٹ کی اجازت پنڈت امر دیو سے لینا پڑتی ہے اور کوئی مہا پجاری یا مہا عامل اس کی کاٹ کر سکتا ہے یا پھر مسلمانوں کا وہ آدمی جس کے اندر تیز روشنی موجود ہو''...... گیانی ہری چند نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو ان دونوں پر کون سا عمل کیا گیا ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''دونوں پر چوراس کالا جادو کیا گیا ہے کیونکہ دونوں عاملوں کے پیچھے پنڈت اور مہا پجاری تھے اور پھر ڈاکٹر کریم پر کالا جادو تو پنڈت امر دیو کی اجازت سے کیا گیا ہے اس لئے دونوں کی کاٹ ناممکن ہے۔ یہ اس وقت تک اسی حالت میں رہیں گے جب تک ان کی قدرتی موت کا وقت نہیں آ جاتا''...... گیانی ہری چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم اس پلان پر اب عمل نہیں کر سکتے۔

اسے ختم سمجھا جائے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''سرکار۔ میرا جواب ہاں میں ہے۔ البتہ اگر آپ پنڈت امر دیو کی آشیرباد حاصل کرسکیں تو وہ اس کی کاٹ کر سکتے ہیں ورنہ جو تیر چل گیا سو چل گیا''...... گیانی ہری چند نے کہا۔

''لیکن پنڈت کرشن نے پہلے ہی پنڈت امر دیو سے اجازت لے لی ہے۔ پھر وہ خفیہ رہتا ہے۔ اگر ہم اس کے پیچھے دوڑے تو یہ بات کھل جائے گی۔ ٹھیک ہے۔ ہم کچھ اور سوچتے ہیں۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ آپ کا انعام آپ کے پاس پہنچ جائے گا''۔ پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو گیانی ہری چند بھی اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر اس نے پرائم منسٹر کو پرنام کیا۔ پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر نکل کر اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ کر انہوں نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بھگوان داس بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میرے پاس آ جاؤ۔ تم سے اہم بات کرنی ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بھگوان داس پرائم منسٹر کا خصوصی مشیر تھا اور یہ سازش بھی بھگوان داس سے مل کر انہوں نے تیار کی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ بھگوان داس کا ذہن ایسے معاملات میں بہت چلتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی اور پھر دروازہ

کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔

"آؤ بیٹھو بھگوان داس۔ ہمارا تمام منصوبہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو بھگوان داس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا سرکار"...... بھگوان داس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر نے گیانی ہری چند کو بلوا کر اس سے حساب کروانے سے لے کر اس کی بتائی ہوئی تمام باتیں دوہرا دیں۔

"میں نے گیانی ہری چند کو تو یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ یہ منصوبہ ختم سمجھے لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں کہ ہمارے پاس اس کا کوئی حل بھی ہے یا نہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہمارے تو تصور میں بھی نہ تھا سرکار کہ اس طرح کی کارروائی بھی ہو جائے گی۔ ہمیں اب ڈاکٹر احسن سے تو کوئی مطلب نہیں ہے۔ اسے تو بیمار رہنا چاہئے لیکن ہمیں ڈاکٹر کریم کو صحت مند کرنا ہے تاکہ ہمارا منصوبہ کامیاب ہو سکے"...... بھگوان داس نے کہا۔

"ہاں۔ کیا تم چوراس محل کے پنڈت امر دیو سے رابطہ کر کے اسے اس بات پر تیار کر سکتے ہو کہ وہ ڈاکٹر کریم پر کیا گیا کالا جادو ختم کر دے"...... پرائم منسٹر نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"سرکار۔ پنڈت امر دیو ایک خیالی ہستی ہے۔ قدیم ترین دور میں پنڈت امر دیو واقعی ہوتا تھا اور اسے کالے جادو کا دیوتا مانا جاتا تھا اور چوراس محل اس کا گڑھ تھا لیکن پھر پنڈت جی کا دیہانت ہو

گیا اور اب صرف ان کی خیالی شخصیت ہے۔ اصل میں وہاں کالے جادو کے بیروں کا قبضہ ہے۔ باقی سب باتیں ہیں"...... بھگوان داس نے کہا۔

"تو کیا چوراس محل اب کالے جادو کا مرکز نہیں ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہے لیکن پنڈت امر دیو کا وجود نہیں ہے"...... بھگوان داس نے کہا۔

"تو پھر پنڈت کرشن نے کیسے اس سے اجازت لے لی"۔ پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پنڈت کرشن خود کالے جادو کا بڑا عامل ہے۔ اس کا رابطہ یقیناً چوراس محل کے کالے جادو کے بیروں سے ہو گا اور اس سے ہی اس نے اجازت لی ہو گی لیکن نام پنڈت امر دیو کا ہی چلتا ہے"...... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا واقعی اس منصوبے کو ختم سمجھا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں گمارس کے پنڈت امرناتھ سے بات کروں۔ وہ اگر چاہیں تو ہمارا کام ہو سکتا ہے"...... بھگوان داس نے کہا۔

"کیسے کرو گے رابطہ۔ کیا خود وہاں جاؤ گے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نہیں۔ فون پر بات ہو جائے گی"...... بھگوان داس نے کہا۔

"تو پھر فون لو اور کرو بات میرے سامنے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو بھگوان داس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"پرنام۔ بھاگو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بھگوان داس بول رہا ہوں۔ مہا منتری ہاؤس سے"۔ بھگوان داس نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"حکم دیجئے مہاراج"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پنڈت امرناتھ جی سے بات کراؤ"...... بھگوان داس نے کہا۔

"بہتر سرکار"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پرنام۔ میں امرناتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بلغم زدہ کانپتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی لگ رہا تھا کہ امرناتھ بے حد بوڑھا آدمی ہے۔

"پرنام پنڈت جی۔ بھگوان داس بول رہا ہوں مہا منتری کے ڈیرے سے۔ مہا منتری بھی موجود ہیں"...... بھگوان داس نے کہا۔

"پرنام بالک۔ کیا سیوا کر سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے

اسی طرح کانپتی ہوئی آواز میں کہا گیا تو بھگوان داس نے پوری بات تفصیل سے بیان کر دی۔

"تو اب تم اور مہا منتری کیا چاہتے ہیں"...... پنڈت امرناتھ نے پوچھا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ پاکیشیا کے ڈاکٹر کریم پر کیا جانے والا کالا جادو ختم کر دیا جائے۔ اس طرح ہمارے دیش کو فتح ہو گی"۔ بھگوان داس نے کہا۔

"تم دو گھڑی بعد ہم سے بات کرنا۔ ہم اس دوران سب کچھ معلوم کر لیں گے"...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج"...... بھگوان داس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پنڈت امرناتھ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا"۔ بھگوان داس نے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دو گھنٹے بعد بھگوان داس نے ایک بار پھر پنڈت امرناتھ سے رابطہ کیا۔

"کیا آ گیا ہے پنڈت جی"...... بھگوان داس نے کہا۔

"میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے بالک۔ تمہارا کام ہو سکتا ہے لیکن بعد میں اس میں بڑی اڑچنیں پڑ جائیں گی"...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو بھگوان داس اور پرائم منسٹر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسی اڑچنیں پنڈت جی"...... بھگوان داس نے قدرے حیرت

بھرے لہجے میں پوچھا۔

''پنڈت کرشن نے جس عامل سے یہ کام کرایا ہے اس کا نام گوپی چند ہے۔ گوپی چند پاکیشیا میں کالے جادو کا بڑا عامل ہے۔ پھر اسے چوراس محل سے بھی اجازت مل گئی تھی اس لئے اس کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس نے ڈاکٹر کریم پر کالا جادو کیا تو اس کی طاقت نے نہ صرف ڈاکٹر کریم بلکہ اس کی ساتھ والی کوٹھی میں رہنے والے ایک سرکاری ملازم کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ بھی ہسپتال پہنچ گیا لیکن اس کا دوست عمران جو کہ روشنی کا آدمی ہے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ کالا جادو ہوا ہے۔ وہ ایک روشنی والے کے پاس گیا اور اس روشنی والے نے روشنی اس سرکاری ملازم پر ڈال دی اور اس پر ہونے والا کالا جادو ختم ہو گیا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو بھگوان داس اور پرائم منسٹر دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''لیکن اس سے ہمارا تو کوئی تعلق نہیں بنتا پنڈت جی۔ ہمارا تعلق تو ڈاکٹر کریم سے ہے''...... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ آدمی عمران بے حد خطرناک ہے اور کافرستان کا بھی دشمن ہے اور روشنی کا آدمی بھی ہے۔ اس کے روشنی کے بڑے بڑے لوگوں سے بھی تعلقات ہیں۔ ڈاکٹر کریم کے ٹھیک ہونے اور ڈاکٹر احسن کے ٹھیک نہ ہونے پر اگر اسے شک پڑ گیا اور اسے

سازش کا علم ہو گیا تو پھر ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر کریم کو بھی جیل میں ڈال دے اور اس کے ساتھ ساتھ کالے جادو کے خاتمے کے لئے نکل کھڑا ہو۔ اس طرح آپ کا منصوبہ ختم ہو جائے گا اور ساتھ ہی چوراس محل بھی خطرے میں پڑ جائے گا اور اگر اس عمران نے چوراس محل کو تباہ کر دیا تو پھر اعلیٰ سطح کا کالا جادو اس دنیا سے نیست و نابود ہو جائے گا۔ پھر چھوٹا اور ہلکا کالا جادو رہ جائے گا جس کی کاٹ عام سا عامل بھی کر سکتا ہے''...... پنڈت امرناتھ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''چوراس محل کیسے تباہ ہو سکتا ہے اور پھر یہ ضروری تو نہیں کہ جیسا آپ کہہ رہے ہیں ایسا ہی ہو۔ آپ اس ڈاکٹر کریم کو ٹھیک کرا دیں''...... بھگوان داس نے کہا۔

''میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب اگر پھر بھی تم چاہتے ہو کہ ایسا ہو تو میں کر دیتا ہوں۔ چوراس محل کے مہا بیر سے میری بات ہو گئی ہے۔ وہ بھی میرے بالکوں میں سے ہے لیکن بھینٹ بڑی دینا پڑے گی''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''ہم تیار ہیں پنڈت جی۔ لیکن اس کا علم ہمارے مخالفوں کو نہیں ہونا چاہئے''...... بھگوان داس نے کہا۔

''علم تو انہیں ہو جائے گا لیکن میں ایسا کر سکتا ہوں کہ میرے اور چوراس محل کے مہا بیر کے علاوہ اور کوئی اس ڈاکٹر کریم پر کالا جادو نہ کر سکے گا''...... پنڈت امرناتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے یہ بہت کافی ہے۔ ہم اس ڈاکٹر کریم سے تمام راز حاصل کرلیں گے۔ اس کے بعد فتح کافرستان کی ہوگی''...... بھگوان داس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تو پھر بھینٹ دینے کے لئے پچاس لاکھ روپے بجھوا دو۔ کام ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں آج ہی بھجوا دوں گا پنڈت جی''...... بھگوان داس نے فوراً ہی کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''فتح مبارک ہو سرکار''...... بھگوان داس نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پرماتما کی کرپا ہو گئی ہے بھگوان داس۔ تمہیں اس کا انعام ملے گا۔ جا کر رقم بھجوا دو اور پاکیشیا میں موجود تلسی رام سے کہہ دو کہ جیسے ہی ڈاکٹر کریم پر سے کالا جادو ختم ہو وہ ہمیں فوراً اطلاع دے تاکہ ہم اس سے براہ راست رابطہ کر سکیں''...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی سرکار''...... بھگوان داس نے اٹھ کر پرنام کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو''...... عمران نے رسمی سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔ سنا ہے کہ سوپر فیاض کسی پراسرار دوا سے تندرست ہو گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''تمہیں کس نے بتایا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ آپ سے تو ملاقات نہ ہو سکی البتہ سلیمان سے بات ہو گئی۔ اس نے بتایا کہ سوپر فیاض اچانک شدید بیمار ہو گیا اور ہسپتال میں داخل ہے اور آپ وہاں گئے ہیں۔

میں نے ڈاکٹر صدیقی سے پوچھا تو اس نے بھی سلیمان کی بات کی تائید کر دی۔ میں نے بطور چیف اسے کہا کہ وہ سوپر فیاض کے علاج پر خصوصی توجہ دے۔ آج میں نے پھر فون کر کے سوپر فیاض کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا کہ سلیمان کوئی دوا لے آیا تھا۔ اس دوا کے دو چمچے جیسے ہی پلائے گئے سوپر فیاض کی تمام بیماری یکلخت ختم ہوگئی اور وہ سو فیصد تندرست ہو گیا اور واپس اپنے گھر چلا گیا ہے۔ میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تو کسی نے رسیور نہ اٹھایا''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس دنیا میں اتنے اسرار ہیں کہ انسان ساری عمر بھی کوشش کرتا رہے پھر بھی سمجھ نہ سکے۔ ہر بار جب بھی ایسے پراسرار واقعات سے میرا واسطہ پڑتا ہے تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ بس یہ آخری اسرار تھا جو سامنے آ گیا لیکن ہر بار ایک نیا اسرار سامنے آ جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون سا اسرار سامنے آیا ہے اب''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

''کالا جادو۔ میں نے یہ لفظ تو سنا ہوا تھا لیکن میں اس کا مذاق اڑاتا تھا مگر اب جب یہ سامنے آیا ہے تو میں حیران رہ گیا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''کیا ہوا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو

عمران نے فلیٹ سے نکلنے پر بوڑھی عورت کے ملنے، پھر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانے اور پھر بڑھیا کے گھر سے بال اور گڑیا نکال کر اسے نہر میں بہانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ حیرت انگیز۔ پھر کیا ہوا۔ کیا وہ عورت صحت یاب ہو گئی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''سلیمان ان کے گھر جاتا رہتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ عورت بالکل صحت یاب ہو گئی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ویری سٹرینج۔ تو کیا سوپر فیاض پر بھی کالا جادو کیا گیا تھا''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''سلیمان نے یہ شبہ ظاہر کیا تھا۔ پھر اس کے کہنے پر میں نے شاہ صاحب کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیارات پر گئے ہوئے ہیں۔ ان کے صاحبزادے نے بتایا کہ وہ کہہ کر گئے ہیں کہ اگر ان کی عدم موجودگی میں ہم آ جائیں تو ہمیں پیغام دے دیا جائے کہ ضرورت کے وقت ہم محلّہ قالین بافاں میں خواجہ امیر نانبائی کے پاس جا سکتے ہیں۔ سلیمان ضد کر کے مجھے وہاں لے گیا۔ عام سی نانبائی کی دکان تھی۔ اندر کونے میں کاؤنٹر کے پیچھے ایک عام بوڑھا آدمی بیٹھا حقہ گڑگڑانے میں مصروف تھا۔ وہ خواجہ امیر نانبائی تھا۔ میں نے اس سے بات کی تو اس نے بڑے لاپرواہ سے انداز میں جواب دیا جس پر سلیمان نے تفصیل سے بات کی تو اس نے اپنے بیٹے غلام حسین کو جو دیگچوں سے سالن نکال کر فروخت کر رہا تھا، کہا

کہ سری کا شوربہ ہمیں دے دیا جائے اور خواجہ نانبائی نے کہا اس شوربے کے دو چمچے سوپر فیاض کو پلا دیئے جائیں۔ میری تو سمجھ میں بات نہ آئی اور پھر مجھے شرم آتی تھی کہ ڈاکٹر صدیقی اور اس کے عملے کے سامنے میں خواہ مخواہ شرمندہ ہوں گا لیکن سلیمان کو ایسی باتوں اور ایسے لوگوں پر بڑا یقین ہے اس لئے وہ ہسپتال جانے پر بضد رہا تو میں نے اسے ہسپتال کے گیٹ پر ڈراپ کر دیا اور خود فلیٹ پر آ گیا۔ پھر ڈاکٹر صدیقی کا فون آیا۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ میں نے سلیمان کے ہاتھ کون سی دوا بھجوائی ہے کہ اس کے پیتے ہیں سوپر فیاض سو فیصد تندرست ہو گیا ہے۔ اب میں انہیں کیا بتاتا اس لئے میں نے آئیں بائیں شائیں کر کے انہیں ٹال دیا۔ پھر سلیمان آ گیا اور اس نے بتایا کہ جیسے ہی سری کے شوربے کے دو چمچے سوپر فیاض کے حلق سے نیچے اترے سوپر فیاض اس طرح اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے نیند سے اٹھا ہو''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ آخر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کالے جادو سے اس طرح اچانک بیماری اور پھر سری کے سالن کے شوربے سے جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا، کے دو چمچے پلانے سے بیماری کا ختم ہو جانا۔ یہ سب آخر کیا ہے''...... بلیک زیرو نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہا۔ میں سوپر فیاض کو اس کے گھر

پر مل آیا ہوں۔ میں نے اسے کریدنے کی کوشش کی کہ اس پر یہ بیماری کس نے طاری کی ہے لیکن وہ خود ایسی باتوں کا قائل نہیں ہے اس لئے میں واپس آ گیا''...... عمران نے کہا۔

''اس کا پتہ تو چلانا چاہئے عمران صاحب۔ کل کو آپ پر بھی کالا جادو کیا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھ پر تو پہلے ہی دونوں کلر کا جادو سوار ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

''تم بلیک زیرو اور چیف ہو اور سوئٹزر لینڈ کا سفید جادو۔ اب میں کیا تفصیل بتاؤں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ مس جولیا وائٹ جادو ہے اور میں کالا جادو ہو گیا لیکن اصل چیف تو آپ ہیں۔ پھر آپ سپر کالا جادو ہو گئے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ جب وہ دانش منزل میں موجود ہو تو وہ خود کال اٹنڈ کرتا تھا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

''صاحب جی۔ میں سوپر فیاض پر کئے جانے والے کالے جادو کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنے دوبارہ محلہ قالین بافاں میں خواجہ امیر نانبائی کے پاس گیا تھا لیکن اس نے مجھ سے بات کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ میں ناامید ہو کر واپس آ رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک مجذوب مل گیا جسے لوگ بادشاہ کہتے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر رک گیا اور پھر اس نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا کہ سوپر فیاض تو ہمسائیگی کی وجہ سے خواہ مخواہ پھنس گیا۔ اصل نشانہ تو اس کا ہمسایہ تھا۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ میں نے اس سے مزید پوچھنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس نے کوئی بات نہ کی تو میں دوبارہ سوپر فیاض کی رہائش گاہ پر گیا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ سوپر فیاض کے ساتھ اس کا ہمسایہ جو کسی لیبارٹری میں سائنس دان ہے اور اس کا نام ڈاکٹر کریم ہے، وہ بھی شدید بیمار ہو کر ہسپتال پہنچایا گیا تھا لیکن وہ سپیشل ہسپتال میں نہیں بلکہ سنٹرل ہسپتال میں پہنچایا گا ہے کیونکہ تمام سائنس دانوں کا علاج اس ہسپتال میں ہی ہوتا ہے۔ میں نے اس کی کوٹھی کے ملازم سے بات کی تو اس نے بتایا کہ وہ اپنے کمرے میں موجود تھے کہ اچانک نیچے گرنے سے ان کا ذہن مفلوج ہو گیا''۔

سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اصل کالا جادو اس ڈاکٹر کریم پر کیا گیا ہے لیکن سوپر فیاض اس کا ہمسایہ ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ اس کے چنگل میں پھنس گیا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میرا خیال یہی ہے''...... سلیمان نے جواب دیا۔

''یہ تو لگتا ہے کہ پورے پاکیشیا پر کالا جادو کیا جا رہا ہے اور اس صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ تم بھی اپنا کام کرو''...... عمران نے کہا اور منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اس سلیمان کو تو کالا جادو فوبیا ہو گیا ہے۔ اسے اب ہر بیمار آدمی کالے جادو کا شکار نظر آتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ سلیمان ان معاملات میں ہم سے کافی زیادہ معلومات رکھتا ہے کیونکہ وہ بازار میں گھومتا رہتا ہے اور ہر ٹائپ کے افراد سے اس کی ملاقات اور بات چیت ہوتی رہتی ہے اور اس کے تعلقات بھی ہیں اس لئے آپ اس کی بات کو اس طرح نظرانداز نہ کریں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''آپ اس ڈاکٹر کریم کے بارے میں سرداور سے معلوم کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی ایسی اہمیت ہو کہ اس پر کالے جادو کا وار کیا گیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیسی باتیں کر رہے ہو۔ وہ بوڑھی عورت کی بہو کی کیا اہمیت

تھی کہ اس پر کالا جادو کیا گیا۔ چھوڑو ان چکروں کو۔ اب کام نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس طرح احمقوں کی طرح کالے جادو کے پیچھے بھاگتے رہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ بات تو کریں۔ آخر بات کرنے میں کیا حرج ہے''۔ بلیک زیرو نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

''کیا کہوں کہ آپ کے سائنس دان پر کالا جادو کیا گیا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ اب مزید اصرار نہ کر سکتا تھا۔

''میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''تو تم رشوت میں چائے پلا رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔ آپ تو مانتے ہی نہیں''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا۔ چلو تم چائے لے آؤ۔ میں بات کرتا ہوں سرداور سے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچن سے واپس آتا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ناٹران بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے کافرستان میں فارن ایجنٹ ناٹران کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''یس''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''چیف۔ آپ کو معلوم ہے کہ کافرستان میں حال ہی میں جنرل الیکشن ہوئے ہیں جن کے نتائج کی صورت میں نئی حکومت قائم ہوئی ہے۔ پرائم منسٹر بھی نئے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اصل بات کرو۔ تمہید مت باندھا کرو''...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

''چیف۔ پرائم منسٹر ہاؤس سے ایک عجیب اطلاع ملی ہے کہ پرائم منسٹر اپنے مشیر خاص سے مل کر پاکیشیا میں سائنس دانوں کے خلاف کوئی ایسی سازش تیار کر رہے ہیں جس سے پاکیشیا کا دفاع ختم ہو جائے گا۔ اس اطلاع پر جب مزید معلومات حاصل کی گئیں تو صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ نئے پرائم منسٹر صاحب کافرستان کے بڑے بڑے پنڈتوں اور گیانوں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ کسی پنڈت کے پاس پرائم منسٹر خود جا رہے ہیں اور کسی پنڈت کو پرائم منسٹر ہاؤس میں بلا رہے ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''ان کا تعلق جس مذہب سے ہے اگر وہ پنڈتوں اور گیانوں سے مل رہے ہیں تو اس میں کیا خاص بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''چیف۔ میں نے بڑی دیر تک سوچنے کے بعد آپ کو کال کی ہے کیونکہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آپ کو اس بارے میں آگاہ کیا جائے یا نہیں۔ لیکن پھر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ چاہے آپ ناراض ہی کیوں نہ ہوں لیکن آپ تک یہ بات پہنچنی چاہئے کہ جو بات معلوم ہوئی ہے اس کے مطابق پرائم منسٹر صاحب پاکیشیا کے اہم سائنس دانوں کو کالے جادو سے بیمار کر کے کوئی خاص مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... ناٹرن نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''کسی ملک کا پرائم منسٹر اس قسم کی باتوں میں کیسے آ سکتا ہے۔ کیا اب تمہارے پاس یہی رپورٹنگ رہ گئی ہے۔ آئندہ اس قسم کی خرافات کے پیچھے تم گئے تو تمہارا انجام بھی عبرتناک ہو سکتا ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور رسیور رکھ دیا۔

''کس کی کال تھی عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے چائے لا کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا۔

''ناٹران کی کال تھی۔ وہ بھی کہہ رہا تھا کہ کافرستان کا پرائم منسٹر کالے جادو کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ نانسنس''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ چاہے لاکھ ناراض ہوں لیکن حقیقت بہرحال حقیقت ہے اور اسے آپ تو ایسے ریجیکٹ کر رہے ہیں جیسے

آپ اس سے پہلے ایسے معاملات سے نہ گزرے ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا تم سوچ سکتے ہو کہ پرائم منسٹر ایسے معاملات میں ملوث ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کافرستان میں ایسا ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ وہ لوگ ان معاملات میں زیادہ ملوث رہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میں اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔ عام لوگ تو ایسی خرافات میں ملوث ہو سکتے ہیں لیکن اتنے بڑے لیول کے لوگ ان معاملات میں ملوث نہیں ہو سکتے''...... عمران نے جواب دیا۔

''آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ سرداور سے بات کریں گے''۔ بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''تمہارے اور سلیمان دونوں کے ذہنوں میں شاید کالے جادو کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ اچھا چلو میں جوزف سے پوچھتا ہوں''۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''جوزف کا کالے جادو سے کیا تعلق''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''جسے یہاں کالا جادو یا سفید جادو کہا جاتا ہے اسے افریقہ میں واؤ واؤ میجک کہا جاتا ہے اور ایک بار مجھے یاد ہے کہ جوزف نے کہا تھا کہ اسے قدرتی طور پر واؤ واؤ جادو کے اثرات کا علم ہو جاتا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا

اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جوزف۔ آج کل پاکیشیا میں کالے جادو کی بڑی شہرت ہو رہی ہے حتیٰ کہ یہاں تک رپورٹس ملی ہیں کہ کافرستان کے بڑے بڑے لوگ یہاں پاکیشیا کے سائنس دانوں پر کالا جادو کرا رہے ہیں۔ کیا تم اس سلسلے میں کچھ معلوم کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''کالا جادو کیا ہوتا ہے باس''...... جوزف نے کہا۔

''جیسے افریقہ میں واؤ واؤ میجک ہوتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ یس باس۔ کالنگا قبیلے کا وچ ڈاکٹر واؤ واؤ میجک کا پورے افریقہ کا ماہر تھا اور اس نے میرے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ مجھ پر کبھی واؤ واؤ میجک کا اثر نہیں ہو گا۔ آپ کہیں تو میں وچ ڈاکٹر سے معلوم کروں''...... جوزف نے کہا۔

''کیسے معلوم کرو گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس۔ کسی بھی تکونے پتے کو ہاتھ میں لے کر وچ ڈاکٹر کو یاد

کیا جائے تو وچ ڈاکٹر کی روح رابطہ کر لیتی ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔ میں دانش منزل میں ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''جوزف کی باتوں کو آپ تسلیم کر لیتے ہیں۔ باقی جو کوئی ایسی باتیں کرے تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''افریقہ بے حد پراسرار براعظم ہے اور جوزف افریقہ کا شہزادہ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں کافرستان ان معاملات میں افریقہ سے کم نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ کافرستان ایک تعلیم یافتہ اور ترقی پذیر ملک ہے۔ ٹھیک ہے ان کے مذہب میں ایسی باتیں ہوسکتی ہیں لیکن افریقہ پر ابھی تک اسرار کا غلاف چڑھا ہوا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اس بار کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں جناب۔ باس سے بات کرنی ہے''۔ دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"یس۔ کیا معلوم ہوا ہے جوزف"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کی بات سچ ہے۔ پاکیشیا کے دو سائنس دانوں پر بڑا واؤ واؤ جادو کیا گیا ہے۔ چھوٹا واؤ واؤ تو بے شمار لوگوں پر تقریباً روزانہ ہوتا رہتا ہے اور یہ بڑا واؤ واؤ جادو کافرستان کی طرف سے ہوا ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا جبکہ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔

"اتنی تفصیل سے کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ کالنگا قبیلے کے وچ ڈاکٹر کی روح نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر مجھے سب کچھ معلوم ہو گیا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن کن سائنس دانوں پر واؤ واؤ جادو کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ وچ ڈاکٹر کی روح نے نہیں بتایا باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"لو اور ترقی ہو گئی۔ اب بڑا کالا جادو وجود میں آ گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس جادو کی مختلف سطحیں ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ اگر تم بضد ہو تو میں بات کر لیتا ہوں سرداور سے۔ چاہے وہ میرا مذاق ہی کیوں نہ اڑائیں لیکن سلیمان کے مطابق تو سوپر فیاض کے ہمسائے ڈاکٹر کریم پر کالا جادو ہوا ہے مگر جوزف دو سائنس دانوں کی بات کر رہا تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کوئی اور بھی ہو جس کا علم ہمیں نہ ہوا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) صاحب"...... دوسری طرف سے سرداور کی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"آپ کون کون سی فرمائش پوری کر سکتے ہیں۔ آئس کریم کھلا سکتے ہیں۔ چھرے والی بندوق سے غبارہ پھڑوا سکتے ہیں۔ کوکلا چھپا کی اور گلی ڈنڈا میں حصہ دلوا سکتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تمہاری باقی بچگانہ فرمائشیں تو سمجھ میں آ گئی ہیں لیکن یہ کوکلا

چھپا کی کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ کسی نئی قسم کی چھپکلی کا نام ہے“...... سرداور نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ نے بچپن میں کوکلا چھپا کی کا دلچسپ کھیل نہیں کھیلا“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تو یہ کوئی کھیل ہے۔ حیرت ہے“...... سرداور نے کہا۔

”بڑا ہی دلچسپ اور پراسرار کھیل ہے۔ دس بارہ بچے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی ہے اور پٹی باندھنے سے پہلے ایک بچہ جسے اس نے پکڑنا ہوتا ہے کی نشاندہی کر دی جاتی ہے کہ وہ دائرے میں کہاں بیٹھا ہے اور پھر پٹی بندھنے کے بعد اس دائرے میں بچے تیزی سے اپنی جگہ بدلتے ہیں اور ساتھ ہی آوازیں بھی دیتے ہیں۔ اب اس بچے کو جس نے آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہوتی ہے آوازوں سے اس بچے کی جگہ کو ٹریس کر کے اسے پکڑنا ہوتا ہے جس کی نشاندہی پٹی بندھنے سے پہلے کی گئی ہوتی ہے۔ جو بچہ پکڑ لیتا ہے اسے انعام ملتا ہے اور اس کھیل کو کوکلا چھپا کی کہا جاتا ہے“...... عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”واقعی دلچسپ اور پراسرار کھیل ہے لیکن تم نے کس بچے کو پکڑنا ہے“...... سرداور نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس بچے کو جو ایک بڑے سائنس دان کے اندر چھپا ہوا ہے

حالانکہ اس سائنس دان کو سر کا خطاب بھی مل چکا ہے“...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

”تمہاری بات درست ہے۔ اندر چھپا ہوا بچہ بعض اوقات واقعی تمہاری طرح ضد اور فرمائشیں کرنا شروع کر دیتا ہے“...... سرداور نے جواب دیا تو اس بار عمران مسکرا دیا کیونکہ وہ سرداور کے خوبصورت طنز کو سمجھ گیا تھا کہ سرداور نے عمران کو بھی بچہ بنا دیا ہے جو چھپا ہوا ہے۔

”کوکلا چھپا کی کی طرح آج کل ایک اور کھیل بہت مقبول ہو رہا ہے اور سنا ہے کہ سائنس دانوں میں کافی مقبول ہو رہا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ وہ کون سا کھیل ہے“...... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

”کالا جادو“...... عمران نے جواب دیا۔

”کالا جادو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا کھیل ہے“...... سرداور کے لہجے میں حیرت تھی۔

”میں نے سنا ہے کہ کوئی سائنس دان ڈاکٹر کریم ہیں وہ کالے جادو کا شکار ہو گئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر کریم کسی میجک کا شکار ہیں۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں بھی حیران تھا کہ یہ سب اس انداز میں کیسے ہو سکتا ہے“...... سرداور نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران بیٹے۔تم نے یہ بات کر کے مجھے چونکا دیا ہے۔ ہوا یہ کہ ہمارے اٹیمک سنٹرل کنٹرول سنٹر کے سربراہ ڈاکٹر احسن اچانک شدید بیمار ہو گئے۔ انہیں ہسپتال داخل کیا گیا اور وہ ابھی تک ہسپتال میں ہی ہیں کہ اس کے اگلے روز ان کے نائب ڈاکٹر کریم اپنی رہائش گاہ میں بیٹھے بیٹھے شدید بیمار ہو گئے۔ انہیں بھی ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے چیک اپ کئے لیکن میڈکل چیک اپ سے ان کی بیماری کی اصل تشخیص ابھی تک نہیں ہوسکی۔ ان کے ٹیسٹ ایکریمیا بھجوائے گئے۔ وہاں سے بھی کوئی حتمی رپورٹ نہیں ملی۔ اس دوران ڈاکٹر کریم اچانک اس طرح تندرست ہو گئے جیسے کبھی بیمار ہی نہ ہوئے ہوں۔ سب ڈاکٹر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوئے۔ میری بھی ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے بات ہوئی۔ انہوں نے انتہائی حیرت کا اظہار کیا کہ اس انداز میں بیماری اور پھر اس طرح اچانک مکمل صحت یابی میڈیکل سائنس کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں ہے۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ یہ کسی بلیک میجک کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے دونوں سائنس دان بیمار بھی ہوئے اور پھر ان میں سے ایک کو آرام بھی آ گیا''...... سرداور نے کہا۔

''سرداور۔ کیا اس اٹیمک کنٹرول سنٹر کے ان دونوں سائنس دانوں کی کوئی خاص اہمیت ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کیسی اہمیت۔ دونوں اس کے ٹاپ سائنس دان ہیں۔ انچارج ڈاکٹر احسن تھے لیکن وہ شدید بیمار ہیں۔ اب ان کی جگہ ان کے نائب ڈاکٹر کریم لیں گے۔ وہ ابھی ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق ایک ہفتہ کے بیڈ ریسٹ پر ہیں۔ ایک ہفتے بعد وہ سنٹر کا چارج سنبھال لیں گے''...... سرداور نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔شکریہ''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم یہ کالے جادو کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے''۔ سرداور نے کہا تو عمران نے انہیں سوپر فیاض کی بیماری اور پھر نانبائی کے شوربے سے اس کی صحت یابی کی بات بتا دی۔

''اوہ۔ ویری سٹرینج۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ سائنس اس ٹائپ کے معاملات کو اس نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی''...... سرداور نے کہا۔

''سائنس ابھی راستے میں ہے سرداور۔ منزل پر نہیں پہنچی۔ اس کائنات میں اتنے اسرار ہیں کہ شاید قیامت تک سائنس سب کا احاطہ نہ کر سکے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس سے تو سلیمان کی بات درست معلوم ہوتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ سلیمان کی رپورٹ کے مطابق اصل میں کالا جادو ڈاکٹر کریم پر کیا گیا اور چونکہ یہ جادو بے حد طاقتور ہوتا ہے اس لئے سوپر فیاض بھی بطور ہمسایہ ساتھ ہی لپیٹ میں آ گیا اور حیرت انگیز

مماثلت ایک اور بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''سوپر فیاض تو نانبائی کے شوربے کے دو چمچے پی کر ٹھیک ہو گیا لیکن ڈاکٹر کریم بھی خود بخود ٹھیک ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ جس طرح سوپر فیاض پر کیا جانے والا کالا جادو نانبائی نے ختم کر دیا اس طرح ڈاکٹر کریم پر ہونے والا جادو کسی اور نے ختم کر دیا اور اب تو مجھے ناٹران کی بات درست محسوس ہونے لگ گئی ہے۔ دونوں سائنس دان ایسے سنٹر کے انچارج ہیں جو پاکیشیا کے دفاع میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ کافرستان کے حکام کے ایماء پر ہو رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کریم پر جادو کا ہونا اور پھر ختم ہونے میں ان کا کوئی مفاد ہو''...... عمران نے کہا۔

''بہرحال میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی نہ کوئی چکر ضرور چل رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے اس ڈاکٹر کریم سے ملنا ہو گا۔ پھر معاملات واضح ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیسے معاملات''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو۔ پہلے ملاقات تو ہو جائے۔ میں ابھی جا رہا ہوں۔ واپسی پر بات ہو گی''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں سوپر فیاض کی رہائش گاہ تھی اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر کریم کی رہائش گاہ ہو گی اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے سوپر فیاض سے ایک کوٹھی پہلے ڈاکٹر کریم کی نیم پلیٹ نظر آ گئی۔ اس نے کار گیٹ پر روکی تو شاید کار کی آواز سن کر ایک ملازم آدمی باہر آ گیا۔

''میرا نام علی عمران ہے اور مجھے سرداور نے بھیجا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے ضروری ملاقات کرنی ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی میں معلوم کرتا ہوں''...... ملازم نے جواب دیا اور واپس مڑ کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی سے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوئی۔

''آیئے جناب۔ کار اندر لے آیئے۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں''...... ملازم نے کہا اور پھر مڑ کر دوبارہ اندر چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر پورچ میں لے آیا جہاں پہلے ہی ایک کار موجود تھی۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اترا تو ملازم بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

''آیئے جناب''...... ملازم نے کہا اور چند لمحوں بعد عمران ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں آرام کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عمران کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''آپ نے سرداور کا حوالہ دیا ہے۔ کیا آپ سائنس دان ہیں''۔ ڈاکٹر کریم نے کہا۔

''جی۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر کریم بے اختیار اچھل پڑا۔

''تو آپ بھی سائنس کے ڈاکٹر ہیں لیکن آپ سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی''...... ڈاکٹر کریم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تو سائنس کا طالب علم ہوں۔ سائنس دان تو آپ جیسے صاحبان ہوتے ہیں جو ملک و قوم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں''...... عمران نے مصافحہ کرنے کے بعد کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ شاید ملک سے باہر رہتے ہیں۔ شاید ایکریمیا میں''۔ ڈاکٹر کریم نے کہا لیکن اس نے جس لہجے میں یہ بات کی تھی اس نے عمران کو چونکا دیا تھا۔ ایکریمیا کا نام لیتے ہوئے اس کے لہجے میں اندرونی حسرت نمایاں ہوگئی تھی۔

''نہیں۔ میں تو اسی ملک کا رہنے والا ہوں اور مجھے اپنا ملک دنیا کے باقی ممالک سے زیادہ پیارا لگتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو لگتا ہو گا۔ بہرحال فرمائیں۔ کیسے آنا ہوا۔ سرداور نے کیا پیغام دیا ہے''...... ڈاکٹر کریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ملازم اندر داخل ہوا تو اس نے ٹرے میں جوس کا ڈبہ اور سٹرا رکھا ہوا تھا۔ اس نے عمران کے سامنے رکھی ہوئی تپائی پر جوس کا

ڈبہ رکھا اور پھر سٹرا اس میں ڈال دیا۔

''آپ نہیں لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے ڈاکٹروں نے اس سے پرہیز کرنے کا کہا ہے۔ میں ابھی صرف سادہ پانی پیتا ہوں''...... ڈاکٹر کریم نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جوس کا ڈبہ اٹھایا اور سٹرا کو منہ میں لے کر اس نے ہلکا سا سپ لیا اور ڈبہ واپس تپائی پر رکھ دیا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ آپ کبھی کافرستان گئے ہیں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر کریم بے اختیار اچھل پڑا۔

''جی دو تین بار سائنس کانفرنسوں میں شرکت کے لئے جانا ہوا ہے۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... ڈاکٹر کریم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ سرداور کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ آپ کی اچانک بیماری اور پھر اچانک صحت یابی میں کافرستان کے چند پنڈتوں اور پجاریوں کا ہاتھ ہے''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر کریم کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ کیا نانسنس ہے۔ پجاریوں اور پنڈتوں کا میری بیماری اور صحت یابی سے کیا تعلق ہے''...... ڈاکٹر کریم نے کہا۔

''یہ بتایا گیا ہے کہ کافرستان ڈاکٹر احسن کی بجائے آپ کو سنٹر کا انچارج رکھوانا چاہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ ہیں کون۔ آپ اپنے بارے میں بتائیں"...... ڈاکٹر کریم کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس۔ لیکن آپ تو سائنس دان ہیں"...... ڈاکٹر کریم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا تھا کہ میں سائنس کا طالب علم ہوں۔ سائنس دان نہیں ہوں۔ آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میری بیماری بھی اچانک نمودار ہوئی تھی اور اسی طرح اچانک غائب بھی ہو گئی ہے۔ یہ کیسی بیماری تھی۔ کیوں آئی اور کیسے چلی گئی۔ یہ آپ ڈاکٹروں سے پوچھیں۔ دوسری بات یہ کہ اس کا تعلق کافرستان کے پنڈتوں اور پجاریوں سے ہے تو یہ بات بھی آپ ان سے معلوم کریں۔ میں تو سوائے چند سائنسی کانفرنسوں کے ویسے کبھی گھومنے پھرنے بھی کافرستان نہیں گیا اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے"...... ڈاکٹر کریم نے اس بار بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں سرداور کو رپورٹ دے دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں اور اب مجھے اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کریم بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ عمران کو اس کی کار تک

چھوڑنے آیا۔ چند لمحوں بعد عمران کار لے کر آگے بڑھ گیا لیکن کچھ فاصلے پر جا کر اس نے کار روک دی اور جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا اور پھر وہ آلہ جیب میں ڈال کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ ایک بار پھر وہ دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ ملاقات ہو گئی"...... بلیک زیرو نے عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھ کر کہا۔

"کیسی رہی ملاقات"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ دال میں کالا بہرحال ہے لیکن کیا ہے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا اس لئے میں وہاں خصوصی ڈکٹا فون نصب کر آیا ہوں۔ دیکھو شاید کوئی رزلٹ سامنے آ جائے"...... عمران نے کہا اور پھر جیب سے اس نے وہی ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"جلدی مت کرو۔ ابھی ایک ہفتہ تو میں سنٹر میں نہیں جا سکتا۔ جب جاؤں گا تو پھر موقع دیکھ کر کام ہو گا"...... کوئی آدمی بات کر رہا تھا۔

"لیکن ڈاکٹر صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی چھٹی بڑھا دی جائے"...... ایک اور آواز سنائی دی۔

''نہیں۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ یہ بات سن لو کہ آج ایک آدمی آیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا آدمی بتا رہا تھا اور ساتھ ہی وہ غیر ملکی ڈگریاں بھی بتا رہا تھا۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ کوئی خطرناک آدمی ہو سکتا ہے''...... پہلی آواز سنائی دی۔

''غیر ملکی ڈگریاں۔ سیکرٹ سروس۔ آپ کا مطلب علی عمران سے تو نہیں ہے''...... دوسرے آدمی نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہی نام بتا رہا تھا۔ اس نے سرداور کا حوالہ دیا تو میں نے اسے ملاقات کی اجازت دے دی لیکن وہ تو عجیب سی باتیں کرتا رہا اور پھر اچانک چلا گیا''...... پہلی آواز نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو معاملات انتہائی خطرناک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ مجھے رپورٹ دینی ہو گی۔ ویری بیڈ۔ اچھا اجازت''۔ دوسری آواز نے کہا۔

''سنو۔ سنو تلسی رام۔ میری بات سنو''...... پہلی آواز میں کہا گیا۔

''آپ بھی محتاط رہیں ڈاکٹر صاحب۔ عمران دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ مجھے کافرستان اس بارے میں اطلاع دینا ہو گی۔ آپ بھی چوکنا رہیں۔ نجانے اس خطرناک آدمی کو آپ کے بارے میں کیا شک ہو گیا ہے''...... دوسری آواز جسے تلسی رام کہا گیا تھا، نے جواب دیا اور پھر وہ آواز آہستہ آہستہ دور جا کر ختم ہو گئی۔

''نجانے کیا چکر شروع ہو گیا ہے''...... پہلی آواز کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو عمران نے آلے کا بٹن آف کیا اور آلہ جیب میں رکھ لیا۔

''یہ پہلی آواز ڈاکٹر کریم کی ہے۔ دوسرے کا نام تلسی رام لیا گیا ہے اور پھر کافرستان کو رپورٹ کے لئے بھی کہا گیا ہے اور ڈاکٹر کریم اسے کہہ رہا تھا کہ وہ جلدی نہ کرے۔ چھٹی کے بعد جب وہ سنٹر جائے گا تو معاملات دیکھے گے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر کریم بہرحال مشکوک ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ حکم باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایک ایڈریس نوٹ کرو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف کو ڈاکٹر کریم کی رہائش گاہ کا ایڈریس بتا دیا۔

''یس باس۔ نوٹ کر لیا ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''یہ سوپر فیاض کی رہائش گاہ سے ملحقہ کوٹھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے جواب دیا۔

''جوانا کو ساتھ لے جاؤ اور پہلے اس کوٹھی میں بے ہوش کر

دینے والی گیس فائر کرو اور پھر گھر کے سربراہ جس کا حلیہ تمہیں بتا دیتا ہوں، کو اس طرح اٹھا کر رانا ہاؤس لے آؤ کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کون لے گیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر کریم کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گیا ہوں''...... جوزف نے کہا۔

''جس کمرے میں ڈاکٹر کریم موجود ہے اس کی درمیانی میز کے نیچے والی سطح پر ایک خصوصی ڈکٹا فون چپکا ہوا ہے۔ وہ بھی تم نے اتار کر ساتھ لے آنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اور سنو۔ ڈاکٹر کریم پاکیشیا کے معزز سائنس دان ہیں اس لئے ان کے یا ان کے اہل خانہ کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی نہیں ہونی چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اسے لا کر بلیک روم میں راڈز میں جکڑ دینا اور پھر مجھے چیف کی معرفت اطلاع بھجوا دینا۔ میں خود آ کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر ایک طرف موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور''...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اس نے کال اٹنڈ کر لی تھی۔

''ٹائیگر۔ کافرستان کے یہاں ایجنٹس کا گروپ بارکلے بار سے متعلق ہے یا کسی اور سے بھی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''بارکلے بار سے باس۔ بارکلے کا اسسٹنٹ ہے گوتم۔ اس گوتم کا سارا سلسلہ ہے لیکن یہ لوگ صرف نگرانی وغیرہ کرتے ہیں۔ اہم معاملات میں شامل نہیں ہوتے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایک آدمی تلسی رام نامی سامنے آیا ہے۔ اس کا تعلق کافرستان حکومت سے ہے لیکن وہ یہاں دارالحکومت میں موجود ہے۔ اس کے بارے میں تم معلومات حاصل کرو۔ مجھے اس کی نشاندہی چاہئے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی جا کر معلومات حاصل کرتا ہوں اور پھر آپ کو ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دوں گا۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر اپنی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

''کیا ڈاکٹر کریم کافرستان کو کوئی راز سپلائی کرنا چاہتا ہے۔ ایسا

ہوتا تو وہ یہ کام آسانی سے کر سکتا تھا۔ وہ بھی اسی سنٹر میں کام کرتا ہے جہاں پہلے کرتا تھا اور اب بیڈ ریسٹ کے بعد وہیں کام کرے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب کچھ کچھ منظر نظر آنے لگ گیا ہے۔ ناٹران نے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق کافرستان کا نیا پرائم منسٹر پنڈتوں اور پجاریوں سے مل رہا ہے۔ کالے جادو کا سارا سیٹ اپ اب بھی کافرستانی ہے۔ یہاں بھی اس کے پیروکار اور عامل موجود ہیں۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے سیٹ اپ یہ بنایا گیا ہے کہ ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کر کے اسے بیمار کر کے ہسپتال پہنچا دیا جائے۔ اس کے بعد ڈاکٹر کریم سنٹر کا انچارج بن جائے گا اور اس کے ہاتھ وہاں تک پہنچ جائیں گے جہاں تک ڈاکٹر احسن کی موجودگی میں نہیں پہنچ سکتے تھے لیکن پھر ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ اس کا علم نہیں لیکن میرے خیال میں ہوا یہ کہ ڈاکٹر کریم پر بھی انتہائی طاقتور کالا جادو کیا گیا۔ اس قدر طاقتور جادو کہ اس کا ہمسایہ سوپر فیاض بھی اس کی زد میں آ گیا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کام حکومت کافرستان کی کسی مخالف پارٹی کا ہو یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پرائم منسٹر نے جن پنڈتوں اور پجاریوں سے کالے جادو میں مدد لی ہو ان کی کوئی مخالف پارٹی ہو۔ بہرحال ڈاکٹر کریم پر کالا جادو ہوا اور وہ ہسپتال پہنچ گیا۔ پھر اچانک ڈاکٹر کریم ٹھیک ہو گیا اور واپس گھر آ گیا۔ کس نے اسے ٹھیک کیا۔ کیسے کیا۔ اس کا علم نہیں ہے۔ اب ڈاکٹر

کریم سے کوئی تلسی رام ملنے آیا ہے اور ڈاکٹر کریم بیڈ ریسٹ کے بعد سنٹر جا کر اس کا کام کرنے کی بات کر رہا تھا۔ پھر ڈاکٹر کریم سے مل کر میرا ذاتی خیال ہے کہ وہ ملک وقوم کے ساتھ اس قدر مخلص نہیں ہے جتنا اس کو ہونا چاہئے اور پھر تلسی رام کافرستان میں ہمارے بارے میں اطلاع دینے کی بات کر رہا ہے۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ جو کام کافرستانی حکام سیکرٹ ایجنٹوں سے نہیں کرا سکے وہ اب کالے جادو سے کرانا چاہتے ہیں''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر تلسی رام جیسے ایجنٹ یہاں موجود ہیں تو وہ ڈاکٹر احسن کو ہلاک بھی کر سکتے تھے۔ روڈ ایکسیڈنٹ بھی سامنے لایا جا سکتا تھا اور پھر کوئی ایسا اور اقدام کیا جا سکتا تھا۔ انہیں کالا جادو کرنے اور پھر اسے ختم کرنے سے کیا مل جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

اگر ڈاکٹر احسن ہلاک ہوتے، چاہے وہ کسی بھی انداز میں ہوتے تو لامحالہ پولیس کے ساتھ ساتھ ملٹری انٹیلی جنس بھی حرکت میں آ جاتی اور پھر معاملات کو شاید نہ چھپایا جا سکتا جبکہ کالے جادو کا تو کسی کو علم ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر بیماری تو کوئی بھی کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ مسئلہ یہ بن گیا کہ سوپر فیاض بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ گیا اور پھر اس نانبائی کے شوربے سے ٹھیک ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے وہ بوڑھی عورت اور اس کی بہو کے سلسلے میں نہ صرف کالا جادو

سامنے آ گیا بلکہ یہ بات ہم تک بھی پہنچ گئی۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ جسے میں اتفاق سمجھتا تھا کہ سلیمان کو اچانک گاؤں جانا پڑا جس کی وجہ سے اس بوڑھی عورت کی مجھ سے ملاقات ہو گئی اور میں اسے سید چراغ شاہ صاحب کے پاس لے گیا اور کالا جادو سامنے آ گیا۔ یہ اتفاق نہ تھا۔ یہ سب قدرت کی طرف سے ہمیں آگاہ کیے جانے کا باقاعدہ ایک منظر نامہ تھا اور شاید یہی بات شاہ صاحب نے بھی کہی تھی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''رانا ہاؤس سے جوزف بول رہا ہوں۔ صاحب سے بات کرنی ہے''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے جوزف''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''کام مکمل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کریم بے ہوشی کے عالم میں بلیک روم میں راڈز میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ جوانا کو میں نے بلیک روم میں رہنے کا کہا ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی''...... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ ہم نے ڈاکٹر کریم کی رہائش گاہ کی عقبی طرف سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے دو کیپسول فائر کیے اور پھر میں

عقبی طرف سے اندر کود گیا جبکہ جوانا کار لے کر فرنٹ گیٹ پر پہنچ گیا۔ میں نے جا کر گیٹ کھول دیا۔ جوانا کار اندر لے آیا۔ کوٹھی میں تین ملازم موجود تھے جن میں سے دو کچن میں تھے اور ایک کمرے میں تھا۔ ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ ڈاکٹر کریم اپنے کمرے میں بیڈ پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کا حلیہ وہی تھا جو آپ نے بتایا تھا۔ میں نے میز کے نیچے سے ڈکٹا فون علیحدہ کیا اور پھر بے ہوش ڈاکٹر کریم کو کاندھے پر لاد کر گیٹ کے قریب موجود کار کی عقبی سیٹ کے درمیان ڈال دیا۔ پھر جوانا کار لے کر باہر چلا گیا۔ میں گیٹ بند کر کے دوبارہ عقبی دیوار پھاند کر باہر آ گیا جبکہ اس دوران، جوانا کار وہاں لے آیا تھا جس پر بیٹھ کر ہم واپس رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ میں نے نگرانی کو بھی چیک کیا لیکن کوئی نگرانی نہ ہو رہی تھی''...... جوزف نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ تلسی رام کافرستان کے مخبری نیٹ ورک کا ایک آدمی ہے اور وہ ان دنوں سنٹرل ہسپتال میں بطور میل نرس کام کر رہا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران اور سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑے۔

''میل نرس۔ لیکن کب سے ہے وہ وہاں۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ تو معلوم نہیں ہے باس۔ اس کے لئے تو اس میل نرس سے یا ہسپتال کی انتظامیہ سے معلوم کرنا ہو گا۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تم سنٹرل ہسپتال جاؤ اور اسے وہاں سے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیسے یہ معلومات ملیں۔ کیا اس گوتم سے معلوم ہوا ہے۔ اوور''۔ عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ گوتم تو بے حد کایاں آدمی ہے اور پھر اسے چھیڑنے کا مطلب تھا کہ یہ مخبری کا پورا نیٹ ورک ہی تبدیل کر دیا جاتا جبکہ اس نیٹ ورک میں ایسے آدمی موجود ہیں جن سے معلومات خریدی جا سکتی ہیں۔ میں نے ان سے بات کی اور انہوں نے بتایا کہ تلسی رام اہم آدمی ہے اور سنٹرل ہسپتال میں میل نرس کا کام کرتا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اسے لے کر رانا ہاؤس پہنچو۔ اوور اینڈ آل''۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''عمران صاحب۔ کالے جادو نے آخرکار آپ کو حرکت دلوا ہی دی''...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔ تمہارا جادو واقعی سر چڑھ کر بولتا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

''جوزف۔ ٹائیگر ایک آدمی کو لے آئے گا۔ اس آدمی اور ٹائیگر دونوں کو بلیک روم میں پہنچا دینا''...... عمران نے بلیک روم کی طرف بڑھتے ہوئے جوزف سے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے جواب دیا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ عمران کی باتوں پر کوئی سوال کرنا یا کسی تجسس کا اظہار کرنے کی بجائے صرف یس باس ہی کہتا تھا اور عمران کے حکم کی وہ اس طرح بے چوں و چرا تعمیل کرتا تھا کہ دوسروں کو حیرت ہوتی تھی۔ عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو سامنے کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ڈاکٹر کریم موجود تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ جوانا بلیک روم میں موجود تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا۔

''ماسٹر۔ یہ آدمی تو شاید سائنس دان ہے''...... جوانا نے کہا۔

''شاید نہیں بلکہ حقیقتاً سائنس دان ہے''...... عمران نے راڈز والی کرسیوں کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس نے کوئی غداری کی ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اسے ہوش میں لے آؤ تا کہ اس سے معلوم ہو سکے کہ اس نے کیا کیا ہے اور کیا کرنے والا تھا"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکال کر وہ آگے بڑھا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ ڈاکٹر کریم کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس پر ڈھکن لگا کر اس نے بوتل واپس جیب میں ڈال لی اور پھر واپس آ کر عمران کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر کریم کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور لاشعوری طور پر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"تم۔تم۔کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ مجھے کس نے راڈز میں جکڑا ہے"...... ڈاکٹر کریم نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"میں نے تم سے ملاقات کے دوران اپنا نام بتا دیا تھا اس لئے دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ بتا دوں کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مگر کیوں۔ میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا۔ یہ

سب کیا ہے"...... ڈاکٹر کریم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جب تمہاری کوٹھی میں تم سے ملاقات کر کے واپس گیا تو ایک آدمی تلسی رام تمہارے پاس آیا اور تم نے اسے میرے بارے میں بتایا تو اس نے حکومت کافرستان کو اطلاع دینے کے لئے کہا۔ کون ہے یہ تلسی رام اور تمہارا اس سے کیا اور کیوں رابطہ ہے"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تلسی رام۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی تلسی رام کو نہیں جانتا"۔ ڈاکٹر کریم نے کہا۔

"تمہیں اس لئے اب تک کچھ نہیں کہا گیا کہ تم سائنس دان ہو لیکن میرے پیچھے کھڑے ہوئے دیو کو دیکھ رہے ہو۔ اسے لوگوں کی گردنیں توڑنے میں بے حد لطف آتا ہے اور تمہاری گردن تو ویسے بھی پتلی سی ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کیوں تم کہہ رہے ہو۔ تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔ پلیز مجھے واپس جانے دو"...... ڈاکٹر کریم نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بلیک روم کا دروازہ کھلا اور جوزف کاندھے پر ایک ادھیڑ عمر کو لادے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"اسے بھی راڈز میں جکڑ دو"...... عمران نے جوزف سے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے کاندھے پر لدا ہوا آدمی تلسی رام ہے۔

"کہاں سے ملا ہے یہ"...... عمران نے ٹائیگر کو ساتھ والی کرسی

پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''باس۔ یہ ہسپتال کو چھوڑ چکا تھا۔ اس نے وہاں عارضی ڈیوٹی حاصل کی تھی۔ پھر اس کا سراغ مل گیا کہ یہ تاج پورہ کے علاقہ میں ایک مکان میں اکیلا رہتا ہے تو میں وہاں پہنچا تو یہ وہاں شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی لیکن نشے میں ہونے کی وجہ سے مزاحمت نہ کر سکا اور میں اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آیا ہوں''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اب بولو ڈاکٹر کریم۔ اسے پہچانتے ہو''...... عمران نے ڈاکٹر کریم سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر کریم کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''میں اسے نہیں جانتا۔ یہ کون ہے''...... ڈاکٹر کریم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اسے ہوش میں لاؤ جوزف اور ساتھ ہی کوڑا بھی نکال لاؤ''۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس باس''...... جوزف نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے تلسی رام کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ مڑا اور کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں

سے ایک کوڑا نکال کر اس نے اسے ہاتھ پر لپیٹا اور پھر واپس مڑ آیا۔ اس دوران تلسی رام نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے جیسے ہی گردن گھمائی تو اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔

''آپ۔ آپ۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ۔ یہ''...... تلسی رام نے ڈاکٹر کریم کو اس حالت میں دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

''تمہارا نام تلسی رام ہے اور تم یہاں پاکیشیا میں کافرستان کے ایجنٹ ہو۔ تمہارا تعلق بار کلے بار کے اسسٹنٹ مینجر گوتم سے ہے۔ کیوں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو تلسی رام غور سے عمران کو دیکھنے لگا جبکہ ڈاکٹر کریم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''آپ۔ آپ کون ہیں۔ میں تو میل نرس ہوں۔ میرا کسی بار کے مینجر سے کیا تعلق''...... تلسی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جوزف۔ اس سے سچ اگلواؤ''...... عمران نے جوزف سے کہا جو ہاتھ میں کوڑا پکڑے قریب ہی کھڑا تھا۔

''لیس باس''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو قدم آگے بڑھائے اور کوڑے کو ہوا میں چٹخایا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ بالکل سچ''...... تلسی رام نے خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن دوسرے ہی لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا جبکہ ڈاکٹر کریم

کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں۔

''بولو۔ ورنہ''...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی شڑاپ کی زور دار آواز کے ساتھ کمرہ ایک بار پھر تلسی رام کی دردناک چیخوں سے گونجنے لگا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ''...... تلسی رام نے چیختے ہوئے کہا۔

''جب تک بتاؤ گے نہیں اس کا ہاتھ نہیں رکے گا''...... عمران نے کہا اور اسی وقت جوزف نے ایک بار پھر اسے کوڑا مار دیا۔

''ہاں۔ میں بتاتا ہوں۔ میرا تعلق کافرستان کے سپیشل سیل سے ہے۔ میرے ساتھ چھ آدمی اس سیل میں شامل ہیں۔ ہمارا چیف گوتم ہے بارکلے بار کا اسسٹنٹ منیجر گوتم۔ میرا تعلق براہ راست کافرستان کے نئے پرائم منسٹر سے ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ انہوں نے کسی سائنسی سنٹر کے سائنس دان ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کرایا ہے اور وہ سنٹرل ہسپتال میں ہے۔ میں وہاں اس کی نگرانی کروں اور ساتھ ساتھ اس کی حالت بتاتا ہوں۔ میں نے سپروائزر کو بھاری رشوت دے کر میل نرس کی نوکری حاصل کر لی۔ ڈاکٹر احسن وہاں موجود تھا۔ میں نے براہ راست کافرستان کے پرائم منسٹر کو اس بارے میں رپورٹ دینا شروع کر دی۔ ادھر میں پرائم منسٹر کے حکم پر اس ڈاکٹر کریم سے بھی ملتا رہا۔ ڈاکٹر کریم بھاری رقم کے

عوض اور ایکریمیا میں سیٹل ہونے کے عوض ڈاکٹر احسن کی تحویل میں کوڈ بک کی نقل کافرستان کو دینے پر تیار ہو گیا لیکن پھر اچانک یہ بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ گئے تو میں نے پرائم منسٹر کو رپورٹ دی۔ وہ حیران رہ گئے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر کریم پر ان کی مخالف پارٹی نے کسی سے کالا جادو کرا دیا تھا تاکہ کوڈ بک کافرستان کی موجودہ حکومت حاصل نہ کر سکے لیکن پرائم منسٹر نے کسی بڑے گیانی کی مدد سے ڈاکٹر کریم پر کیا جانے والا کالا جادو ہٹوا دیا اور ڈاکٹر کریم واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ پھر تم وہاں ان سے ملنے گئے اور اپنے تعارف کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کا حوالہ دیا جس پر میں چونک پڑا۔ میں نے پرائم منسٹر کو رپورٹ دی تو وہ بھی بے حد پریشان ہوئے اور انہوں نے کہا کہ وہ جلد ہی اس بارے میں کوئی ایکشن لیں گے لیکن پھر مجھے اغوا کر لیا گیا اور میں یہاں پہنچ گیا۔ بس یہ ہے ساری بات''...... تلسی رام یا تو سرے سے بولتا ہی نہ تھا یا پھر بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا ہی چلا گیا اور پھر جیسے ہی وہ خاموش ہوا اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ جوش میں مسلسل بولے چلا جا رہا تھا اس لئے اس کے اندر ابال سا موجود تھا لیکن جیسے ہی وہ خاموش ہوا وہ توانائی ختم ہو گئی اور وہ زخموں کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔

''تم۔ تم اس قدر ظالم بھی ہو سکتے ہو۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا''...... ڈاکٹر کریم نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوزف۔ اس تلسی رام کو لے جاؤ۔ اس کی بینڈیج کرو تاکہ ٹائیگر اس سے اس کے سیکشن کے باقی افراد کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔ اس کے بعد اسے آف کر کے باہر کہیں پھنکوا دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کوڑا ایک طرف رکھتے ہوئے کہا اور پھر تلسی رام کی کرسی کے عقب میں جا کر اس نے بٹن پریس کیا تو کرسی کے راڈز یکلخت غائب ہو گئے اور پھر آگے آ کر اس نے زخمی اور بے ہوش تلسی رام کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کر اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں تو ڈاکٹر کریم۔ تم نے پاکیشیا کے دفاع کی چابی کوڈ بک کی نقل کافرستان کو فروخت کرنے کی پلاننگ کی اور صرف پلاننگ ہی نہیں بلکہ اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش بھی کی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ کوڈ بک تو ڈاکٹر احسن کی تحویل میں ہے۔ وہ جب تک ریٹائرڈ نہیں ہو جاتے یا مر نہیں جاتے اس وقت تک ان کے علاوہ اور کسی کی تحویل میں یہ کوڈ بک نہیں آ سکتی اس لئے یہ سب غلط ہے۔ میں نے تو صرف رقم کمانے کے لئے تلسی رام اور کافرستانی حکومت کو چکر دیا تھا"۔ ڈاکٹر کریم نے کہا۔

"یہ کالے جادو والا آئیڈیا کس کا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"کالا جادو۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ مجھے تو نہیں معلوم"...... ڈاکٹر کریم نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران کو فوراً احساس ہو گیا کہ ڈاکٹر کریم اس معاملے سے لاعلم ہے۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا جو اس کی کرسی کے قریب کھڑا تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ مجھے رہا کر دو"...... ڈاکٹر کریم نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو ورنہ"...... عمران جو بیرونی دروازے کی طرف بڑھا جا رہا تھا، نے مڑ کر اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ ڈاکٹر کریم اس طرح سہم کر خاموش ہو گیا جیسے بچے کسی بزرگ کی گھرکی سن کر سہم جاتے ہیں۔ عمران بلیک روم سے نکل کر اس کمرے میں آیا جہاں فون موجود تھا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی کیونکہ جو نمبر عمران نے ملایا تھا وہ ان کا ڈائریکٹ نمبر تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں سرداور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ تم خیریت سے تو ہو"...... سرداور نے چونک کر

اور انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس کی سنجیدگی کی وجہ سے سرداور پریشان ہو گئے ہیں۔

"میں اس لئے سنجیدہ ہوں کہ معاملہ پاکیشیا کے لئے انتہائی حساس ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ دفاع کی کوڈ بک کس کی تحویل میں ہوتی ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میری تحویل میں ہے"...... سرداور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا وہ ڈاکٹر احسن کی تحویل میں نہیں ہوتی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوتی ان کی تحویل میں ہے لیکن دو ہفتے پہلے میں نے طے کیا کہ کوڈ بک کو ایسے خصوصی کاغذ پر منتقل کر دیا جائے جس کی کسی صورت نہ نقل کی جا سکے اور نہ ہی تصویر بنائی جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اگر اسے نقل کرنے یا اس کی تصویر بنانے کی کوشش کی جائے تو یہ خودبخود واش ہو جائے اس لئے اس کی دو کاپیاں بنانے کا سوچا تھا۔ ایک کاپی مستقل طور پر چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں رہے گی تاکہ وہاں سے کوئی اسے حاصل نہ کر سکے اور دوسری کاپی واپس ڈاکٹر احسن کی تحویل میں رکھی جائے گی تاکہ ضرورت پڑنے پر اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ چنانچہ ڈاکٹر احسن نے خاموشی سے کوڈ بک میرے حوالے کر دی اور میں نے اس پر کام شروع کیا ہوا ہے اور ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔

البتہ ایک دو ہفتوں کے اندر مکمل ہو جائے گا لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... سرداور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے ڈاکٹر کریم اور تلسی رام کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ڈاکٹر کریم نے غداری کی۔ ویری بیڈ۔ کہاں ہے وہ اب"...... سرداور نے انتہائی ناراض سے لہجے میں کہا۔

"میں اسے واپس اس کی رہائش گاہ پر پہنچا رہا ہوں کیونکہ اس نے ابھی تک کوئی جرم نہیں کیا۔ صرف جرم کا ارادہ کیا ہے اور میں ایک سائنس دان کو صرف ارادہ جرم پر کوئی سزا نہیں دے سکتا۔ البتہ آپ انتظامی انچارج ہیں آپ جو قانونی کارروائی چاہیں کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر اپنے آفس میں موجود تھے کہ انٹر کام کی گھنٹی بجنے پر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب بھٹنا کر پیش ہونا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بھیج دو''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بھٹنا کر کا تعلق کافرستان کی قومی سلامتی سے تھا اور اس کے پاس خصوصی طور پر پاکیشیا ڈیسک تھا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے گہرے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور پھر پرائم منسٹر کے اشارے پر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ پرائم منسٹر نے اس فائل پر جو ان کے

سامنے کھلی ہوئی تھی قلمدان سے قلم اٹھا کر دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے ایک طرف موجود ٹرے میں رکھ دی۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے اب بھٹنا کر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

''سر۔ پاکیشیا سے جو اطلاعات ملی ہیں وہ انتہائی ناخوشگوار ہیں''۔ بھٹنا کر نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑے۔

''کیسی اطلاعات۔ کھل کر بات کریں''...... پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''جناب۔ پاکیشیا میں ہمارے سیکشن کو جس کا انتظامی انچارج گوتم تھا اور عملی انچارج تلسی رام تھا۔ تلسی رام سمیت پورے سیکشن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تلسی رام کی لاش ایک ویران علاقے سے ملی ہے۔ اس کے جسم پر اس طرح زخم تھے جیسے اسے کوڑے مارے گئے ہوں اور پھر ان زخموں پر بینڈیج بھی کی گئی ہے۔ گوتم کو بھی اس کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور پورا سیکشن ختم ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ جناب۔ یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ڈاکٹر کریم کو سروس سے برطرف کر دیا گیا ہے اور ان پر ملک سے غداری اور کافرستان کے ساتھ سازش کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے اور وہ اس وقت جیل میں ہیں''...... بھٹنا کر نے کہا تو پرائم منسٹر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے رہے۔

''یہ سب کیسے اور کیوں ہوا۔ سب کچھ تو ٹھیک ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر

کریم پر کیا جانے والا کالا جادو ختم کرا دیا گیا تھا اور وہ اپنی رہائش گاہ پر چلے گئے تھے۔ پھر یہ سب کیا ہوا ہے''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ جو مصدقہ اطلاعات وہاں سے ملی ہیں ان کے مطابق گوتم کو اس کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کرنے والا عمران کا شاگرد ٹائیگر تھا جو انڈر ورلڈ میں کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اطلاع بھی ملی کہ ڈاکٹر کریم کی رہائش گاہ پر عمران گیا اور اس نے وہاں اپنا تعارف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن کے طور پر کرایا۔ اس کے بعد تلسی رام ڈاکٹر کریم کے پاس گیا تو اس نے اسے تفصیل بتائی جو تلسی رام نے فون کر کے یہاں پہنچائی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ عمران جو پاکیشیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے اسے کوڈ بک کے بارے میں معلومات مل گئیں اور اس نے نہ صرف ڈاکٹر کریم کو برطرف کرا دیا بلکہ تلسی رام اور اس کے سیکشن کا بھی خاتمہ کرادیا''...... بھٹنا کر نے کہا۔

''ویری بیڈ نیوز۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا پلان مکمل طور پر ناکام کر دیا گیا ہے۔ ہم اب نئے سرے سے اس سنٹر میں کسی کو تلاش کریں اور کر بھی لیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ انہوں نے لامحالہ ڈاکٹر کریم سے معلوم کر لیا ہو گا کہ اس نے ڈاکٹر احسن کی جگہ لے کر کوڈ بک کی نقل ہمیں مہیا کرنی تھی اس لئے لامحالہ اب کوڈ بک کو بھی وہاں سے ہٹا دیا گیا ہو گا''...... پرائم منسٹر نے مسلسل

بولتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ آپ درست فرما رہے ہیں''...... بھٹنا کر نے کہا۔

''اوکے۔ آپ جائیں۔ اب یہ معاملہ ختم سمجھا جائے۔ آپ وہاں کوئی نیا سیکشن قائم کریں''...... پرائم منسٹر نے کہا تو بھٹنا کر اٹھا، اس نے پرنام کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا۔

''اس عمران کو سزا ملنی چاہئے۔ اس کو بے کار ہونا چاہئے''۔ پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے فون کا رسیور اٹھایا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ان کے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''بھگوان داس کو بھیجو میرے پاس''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ان کا سیاسی مشیر بھگوان داس اندر داخل ہوا۔ اس نے پرنام کیا۔

''بیٹھو بھگوان داس''...... پرائم منسٹر نے سر ہلا کر اس کے پرنام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''حکم سرکار''...... بھگوان داس نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''وہی ہوا جس کا خدشہ پنڈت امرناتھ نے ظاہر کیا تھا''۔ پرائم منسٹر نے کہا تو بھگوان داس بے اختیار چونک پڑا۔

''میں سمجھا نہیں سرکار''...... بھگوان داس نے کہا تو پرائم منسٹر نے اسے بھٹناکر کی دی ہوئی رپورٹ کی تفصیل بتا دی۔

''تو یہ سارا کیا دھرا اس عمران کا ہے''...... بھگوان داس نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات حتمی ہے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''یہ تو بہت برا ہوا سرکار۔ ہم نے بڑی مشکل سے ڈاکٹر کریم پر سے کالا جادو ختم کرایا تھا۔ اب تو سارا کیا کرایا ہی ختم ہو گیا اور آئندہ کے لئے امید بھی ختم ہو گئی''...... بھگوان داس نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن اس کا حساب اس عمران کو دینا ہو گا۔ ہم اس سے انتقام لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہم اس عمران سے انتقام لیں گے۔ اسے ہلاک ہونا پڑے گا۔ تم بتاؤ کہ کیسے انتقام لیا جا سکتا ہے''۔ پرائم منسٹر نے غصیلے انداز میں میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ پنڈت امرناتھ نے جب اس عمران کے بارے میں بات کی تھی تو میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ مجھے جو بتایا گیا وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اس عمران نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے سینکڑوں بار کافرستان کی سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی اور ملٹری انٹیلی جنس کو شکست دی ہے اور اب تو اس کے خوف کی وجہ سے صدر صاحب جو اسے بہت اچھی طرح جانتے ہیں پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتے''۔

بھگوان داس نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم اس سے انتقام نہ لیں۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے کب یہ عرض کیا ہے سرکار۔ میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں کہ عام انداز میں اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں البتہ اس پر کالے جادو کا سب سے تیز عمل کرایا جائے تو پھر اس کی باقی زندگی المناک انداز میں گزرے گی اور آپ کا انتقام بھی پورا ہو جائے گا''...... بھگوان داس نے کہا۔

''کون سا عمل''...... پرائم منسٹر نے چونک کر پوچھا۔

''آ گیا بیتال کا عمل سرکار''...... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ کالے جادو کا عمل ہے۔ تمہیں اس بارے میں کیا معلوم ہے''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''سرکار۔ آ گیا بیتال کالے جادو کا سب سے خطرناک عمل ہے۔ اسے وہی کر سکتا ہے جو نے بیتال کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہو اور سنا گیا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں پنڈت امرناتھ کے قبضے میں آ گیا بیتال ہے لیکن آ گیا بیتال کا عمل اس قدر خوفناک ہے کہ اس کے لئے چور اس مجلس سے اجازت لینا ضروری ہوتا ہے کیونکہ بغیر اجازت کے اگر اسے کیا جائے تو جس پر کیا جائے وہ تو تباہ ہوتا ہی ہے لیکن کرنے والا بھی ساتھ ہی اس کے اثرات میں آ جاتا

ہے اس لئے بڑے بڑے عامل آ گیا بیتال کا نام سنتے ہی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں''...... بھگوان داس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اس عمل کا کیا نتیجہ مرتب ہوتا ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''جس پر اس کا عمل کیا جائے وہ باقی ساری عمر اندر کی خوفناک آگ میں جلتا رہتا ہے۔ اسے ہر لمحے یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ آگ کے خوفناک الاؤ میں زندہ جل رہا ہے اور وہ چیختا چلاتا، روتا اور فریاد کرتا رہتا ہے کہ اسے اس آگ سے نجات دلائی جائے لیکن بظاہر ایسا نہیں ہوتا اور وہ جسمانی طور پر صحت مند ہوتا ہے لیکن آ گیا بیتال کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر پاگل ہو جاتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ نہ لوگ اس کی اس کیفیت کو برداشت کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ خود اس لئے یا تو اسے اس آگ سے نجات دلانے کے لئے لوگ اسے ہلاک کر دیتے ہیں یا پھر وہ خود ہی کمزور ہو کر اور خود ہی چیخ چیخ کر ہلاک ہو جاتا ہے''...... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس عمران پر آ گیا بیتال کا عمل کیا جا سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''پنڈت امرناتھ اگر چاہیں تو ضرور کیا جا سکتا ہے سرکار''۔ بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ تو پہلے ہی اس کی تعریفیں کر رہا تھا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''وہ تعریفیں نہیں کر رہے تھے سرکار بلکہ آئندہ پیش آنے والی اڑچنوں کی بات کر رہے تھے اور جیسا انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہوا ہے سرکار۔ وہی اڑچنیں پیدا ہوئیں اور ہمارا کام ہو جانے کے باوجود نہ ہوا''...... بھگوان داس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں بہرحال اس عمران سے انتقام لینا ہے۔ تم اس سے بات کرو ورنہ ہم کوئی اور راستہ سوچیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون پیس اٹھا کر انہوں نے بھگوان داس کے سامنے رکھ دیا۔ بھگوان داس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''بھاگو بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''بھگوان داس بول رہا ہوں۔ مہامنتری ہاؤس سے۔ پنڈت امرناتھ سے بات کراؤ''...... بھگوان داس نے قدر بارعب لہجے میں کہا۔

''اچھا سرکار''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پنڈت امرناتھ بول رہا ہوں۔ اب کیا ہو گیا ہے بالک''۔ دوسری طرف سے وہی بلغم زدہ کانپتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

''پنڈت جی۔ جو اڑچنیں آپ نے بتائی تھیں وہ سامنے آ گئی

ہیں''...... بھگوان داس نے کہا۔

''کیا ہوا''...... پنڈت امرناتھ نے چونک کر کہا تو بھگوان داس نے پوری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہمارا حساب بھی یہی بتا رہا تھا اس لئے ہم نے صاف صاف بات کی تھی۔ اب تم کیا چاہتے ہو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''مہا منتری انتقام لئے بغیر سکون سے نہیں رہ سکتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اس پر آ گیا بیتال کا عمل کریں تا کہ اس کی موت عبرتناک ہو سکے اور ان کا انتقام پورا ہو جائے۔ اس کے لئے آپ جو کامنا ظاہر کریں پوری کی جائے گی''...... بھگوان داس نے کہا۔

''آ گیا بیتال۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر یہ عمران مقابلے پر اتر آئے گا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''کیوں نہ ہو سکا پنڈت جی۔ آپ مہا منتری کا انتقام پورا کرنے میں مدد دے کر ان کی خوشنودی بھی حاصل کر لیں گے اور آئندہ بھی آپ فائدہ میں رہیں گے۔ اب بھی آپ جو چاہیں آپ کو مل سکتا ہے اس لئے پنڈت جی یہ کام آپ نے کرنا ہے''۔ بھگوان داس نے کہا۔

''اچھا۔ پھر ایک گھڑی بعد مجھ سے دوبارہ بات کرنا۔ میں چوراس محل کے پنڈت امر دیو سے بات کر لوں۔ پھر جواب دوں گا''...... پنڈت امرناتھ نے تقریباً رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بھگوان داس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''یہ عمران آخر ہے کیا کہ مہا پنڈت بھی اس کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اصل بات یہ ہے سرکار کہ ایک تو یہ خطرناک ایجنٹ ہے۔ دوسرا یہ عام آدمی نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کا مہارشی نہیں تو رشی بہرحال ہے اور کالا جادو وغیرہ رشیوں کے خلاف استعمال کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے''...... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمارا ملک پاکیشیا سے پانچ گنا بڑا ہے۔ ہمارے پاس ایجنٹوں اور ایجنسیوں کی کوئی کمی نہیں ہے پھر بھی ہم ایک آدمی کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ حیرت ہے''...... پرائم منسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سرکار۔ آپ اس عہدے پر اب براجمان ہوئے ہیں اس لئے آپ کو اس کے بارے میں پوری معلومات نہیں ہیں۔ اس سے ہم نہیں، سپر پاور ایکریمیا، روسیاہ، گریٹ لینڈ، کارمن اور تمام چھوٹے بڑے ملکوں کی حکومتیں اور ایجنسیاں گھبراتی ہیں اس لئے اس آدمی کو اگر ختم کیا جا سکتا ہے تو ایسے ہی حربوں سے ختم کیا جا سکتا ہے جیسے کالا جادو۔ اب یہ آدمی چاہے لاکھ تیز طرار، ذہین اور خطرناک ہو لیکن اب پنڈت امرناتھ کے مقابلے پر تو نہیں آ سکتا۔ چوراس محل کا سامنا تو نہیں کر سکتا''...... بھگوان داس نے کہا۔

''اب پنڈت امرناتھ مان جائے تو پھر ہی کچھ ہو سکے گا''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ وہ مان جائیں گے''...... بھگوان داس نے جواب دیا اور پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد بھگوان داس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پنڈت امرناتھ سے رابطہ ہو گیا۔

''پنڈت جی۔ کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے''...... بھگوان داس نے پوچھا۔

''بالک۔ میری چوراس محل کے پنڈت امر دیو سے بات ہو گئی ہے اور گیانی ہری چند سے بھی میں نے کنڈلی بنوا لی ہے۔ ان سب کا کہنا ہے کہ اس عمران پر صرف کالے جادو کے آ گیا بیتال کا عمل ہو سکتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی راستہ آ گیا بیتال کے خاتمے کا بھی تلاش کر لے گا۔ اس کے پیچھے مسلمانوں کے بڑے بڑے رشی موجود ہیں اس لئے اس پر براہ راست ہاتھ نہ ڈالا جائے تو بہتر ہے۔ البتہ اس کے کسی دوسرے آدمی پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے''...... پنڈت امرناتھ نے ادھر ادھر کی بات کرنے کے بعد آخرکار اصل بات کر دی۔

''رسیور مجھے دو''...... پرائم منسٹر نے کہا تو بھگوان داس نے رسیور ان کی طرف بڑھا دیا۔

''پنڈت امرناتھ۔ میں مہا منتری بول رہا ہوں۔ مجھے حیرت کہ آپ جیسے رشی اس طرح ایک آدمی سے لڑے بغیر شکست مان رہے ہیں۔ کیا کافرستان کے رشی ان سے کم ہیں۔ آپ کم ہیں۔ چوراس محل کیا تنکوں کا بنا ہوا محل ہے۔ پوری دنیا پر کالے جادو کا خوف طاری ہے اور یہاں کالا جادو ایک آدمی سے ڈر رہا ہے''...... پرائم منسٹر نے جذباتی لہجے میں باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کا حکم سر آنکھوں پر مہا منتری جی۔ ہم سب آپ کی جنتا ہیں۔ ٹھیک ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق ہو گا۔ ہم اس عمران پر آ گیا بیتال کا سب سے بڑا کالا عمل کریں گے۔ ایسا عمل جو اس سے پہلے کسی پر نہیں ہوا۔ ہم اسے اور اس کے حواریوں سب کو بھسم کر دیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''ہم آپ کو ایک کروڑ روپے بھجوا دیتے ہیں۔ اس سے دس گنا انعام اس وقت بھی دیں گے جب ہمارا یہ دشمن ہلاک ہو جائے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

''پرماتما کی کرپا ہو گئی سرکار۔ پنڈت امرناتھ آ گیا بیتال کالے جادو کا سب سے بڑا عمل کرنے پر رضامند ہو گئے۔ یہ ایسا جادو ہے جس کا کوئی توڑ نہیں ہے حتیٰ کہ چوراس محل بھی اس کا توڑ نہیں کر سکتا''...... بھگوان داس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ آ گیا بیتال کا عام عمل کیا ہوتا ہے۔

کیسے کیا جاتا ہے اور سب سے کالا عمل کیا ہوتا ہے اور کیسے کیا جاتا ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''جی سرکار۔ عام عمل تو یہ ہوتا ہے کہ آ گیا بیتال کو طلب کر کے اس آدمی کی تصویر دکھائی جاتی ہے اور پھر اسے حکم دیا جاتا ہے اور اسے دس معصوم بچوں کو جن کی عمریں چار سال سے زیادہ نہ ہوں اور جو اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے ہوں کی بھینٹ دینا پڑتی ہے۔ اس عمل سے وہ آدمی خوفناک موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ چیختا چلاتا ہے، روتا ہے، پیٹتا ہے کہ اس کے پورے جسم میں آگ لگی ہوئی ہے۔ آنکھوں سے، کانوں سے، سر کے بالوں سے حتیٰ کہ پورے جسم کے ایک ایک پور سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں لیکن بظاہر کچھ نہیں ہوتا لیکن اس آدمی کو ایسی ہی تکلیف ہو رہی ہوتی ہے جیسے ایک آدمی کو اصل آگ لگنے پر محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح وہ تڑپ تڑپ کر آخرکار ہلاک ہو جاتا ہے''...... بھگوان داس نے کہا۔

''اس کا توڑ ہوتا ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''ہاں۔ سرکار۔ بڑے بڑے رشی اس کا توڑ کر لیتے ہیں اور آ گیا بیتال کو فرار ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں ورنہ وہ خود بھسم کر دیا جاتا ہے''...... بھگوان داس نے کہا۔

''یہ آ گیا بیتال کون ہوتا ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''سرکار۔ اگنی دیوتا اور سمندروں کے دیوتا کے درمیان لڑائی

ہوئی۔ اگنی دیوتا نے پوری دنیا کے سمندر پی لئے لیکن اس کی آگ نہ بجھی جس پر ایشور نے اسے حکم دیا کہ وہ سارے سمندر واپس کرے۔ جب اگنی دیوتا نے ایسا کیا تو سمندر کے ساتھ ساتھ اگنی کے خوفناک شعلے بھی باہر آ گئے اور یہ سارے سمندر آگ کے بن گئے جس پر ایک بار پھر ایشور نے حکم دیا کہ اگنی دیوتا یہ آگ اکٹھی کرے۔ چنانچہ اگنی دیوتا نے سمندروں پر موجود آگ اکٹھی کر لی۔ اس سے آ گیا بیتال وجود میں آ گیا۔ بظاہر خوفناک آگ لیکن دراصل سمندروں کی ٹھنڈک۔ پھر چوراس محل کے پنڈت امر دیو نے اگنی دیوتا کی برسوں تک پوجا کی اور جب اس پوجا سے اگنی دیوتا خوش ہو گئے تو پنڈت امر دیو نے ان سے آ گیا بیتال مانگ لیا۔ تب سے آ گیا بیتال کالے جادو کا سب سے خطرناک عمل سمجھا جاتا ہے۔ اس میں بیک وقت پانی کی سی ٹھنڈک اور خوفناک آگ کی سی حدت موجود ہوتی ہے''...... بھگوان داس نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ کہہ رہے تھے کہ اس کا سب سے بڑا عمل کالا عمل بھی ہوتا ہے۔ وہ کیا ہوتا ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''اس میں پانی کی ٹھنڈک کو ختم کر کے اصل اگنی ظاہر کر دی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس پر یہ عمل کیا جائے وہ ایک پل میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے''...... بھگوان داس نے کہا۔

''ہاں۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ ہمارا انتقام پورا ہو جائے

گا۔ تم جا کر ایک کروڑ روپے پنڈت جی کو بھجوانے کا بندوبست کرو اور جب یہ عمران جل کر بھسم ہو جائے تو مجھے اطلاع دو۔ ہم تمہیں بھی خوش کر دیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا تو بھگوان داس نے شکریہ ادا کیا اور پھر پرنام کر کے وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کافرستان کے مشہور شہر گمارس کے نواحی علاقے میں موجود ایک مندر کے ایک بڑے کمرے میں اس وقت سیاہ رنگ کی دری پر ایک بوڑھا آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس قدر بوڑھا تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پورے کافرستان میں اس سے زیادہ بوڑھا آدمی اور کوئی نہیں ہو گا لیکن اس کے باوجود اس کا جسم ورزشی اور چہرے پر جوانوں جیسی تازگی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ یہ پنڈت امرناتھ تھا جس کا پورے کافرستان میں کالے جادو کا سب سے بڑا عامل ہونے کی وجہ سے بے حد احترام کیا جاتا تھا۔ بڑے بڑے پجاری اور پنڈت اس کے سامنے سر جھکا دیا کرتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ پورے کافرستان میں کالے جادو کا سب سے بڑا نام پنڈت امرناتھ کا ہے۔ گو پورے کافرستان کے ساتھ ساتھ پاکیشیا اور ناپال جیسے چھوٹے چھوٹے ملکوں میں کالے جادو کے چھوٹے

بڑے بے شمار عامل ہر طرف پھیلے ہوئے تھے لیکن ان میں اصل عامل بے حد کم تھے۔ زیادہ تر لوگ اس کی آڑ میں دوسروں کو لوٹنے کے کام پر عمل پیرا تھے اور عام لوگ تو ایک طرف اچھے خاصے پڑھے لکھے حتیٰ کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد بھی اپنی اپنی جائز یا ناجائز خواہشات کو ہر صورت میں پورا کرنے کے لئے اس گھناؤنے کھیل میں شریک ہو جاتے تھے۔ کافرستان میں تو اسے عقیدے کے طور پر مانا جاتا تھا لیکن پاکیشیا جیسے مسلم ملک میں بھی توہم پرستی اور اندھی خواہشات کی تکمیل کے لئے لوگ کالے جادو کے پیچھے اپنا دین ایمان اور اپنی محنت سے کمایا ہوا مال لٹانے میں پیچھے نہیں تھے۔ خاص طور پر خواتین کی اکثریت کالے جادو کے لئے عاملوں کا شکار بنتی رہتی تھیں۔ اس وقت بڑے کمرے میں فرش پر بچھی ہوئی سیاہ رنگ کی دری پر پنڈت امرناتھ آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ البتہ اس کی بھنویں اور پلکیں تک سفید تھیں۔ اس نے صرف سیاہ رنگ کی دھوتی باندھ رکھی تھی۔ اس کے سامنے چار سیاہ رنگ کے پیالے موجود تھے جن میں سیاہ رنگ کے دانے بھرے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی انگیٹھی بھی موجود تھی۔ پنڈت امرناتھ باری باری ان پیالوں میں سے دانوں کی مٹھی بھر کر جلتی ہوئی انگیٹھی میں ڈال رہا تھا اور چڑچڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ عجیب اور نامانوس سی بو کمرے میں پھیل جاتی تھی۔ پھر اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دو بوڑھے پجاری ایک دوسرے کے

پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ وہ دونوں پنڈت امرناتھ کے سامنے پہنچ کر جھکے اور پنڈت امرناتھ کے ہاتھ کے اشارے سے اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔

”کیا آ گیا ہے چوراس محل کے پنڈت امر دیو کی“...... پنڈت امرناتھ نے بلغم زدہ کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”انہوں نے کہا ہے کہ اس آدمی پر کالے جادو کا عمل ناممکن ہے کیونکہ یہ آدمی روشنی کا آدمی ہے اور اس کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی شخصیات ہیں اور اگر اس پر عمل کا اثر نہ ہوا تو پھر یہ چوراس محل کو بھی تباہ کر سکتا ہے“...... ان دو بوڑھوں میں سے ایک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ہم مہا منتری سے وعدہ کر چکے ہیں اور پہلے ہم نے پنڈت امر دیو سے پوچھا تھا۔ انہوں نے وعدہ کر لیا تھا“...... پنڈت امرناتھ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”انہوں نے کہا ہے کہ اس عمران کی بجائے اس کے کسی اور آدمی جس کا اس آدمی سے گہرا تعلق ہو، پر کالا جادو آسانی سے کیا جا سکتا ہے“...... آنے والے پجاری نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں ہر صورت میں اس عمران پر کالا جادو کر کے اسے ہلاک کرنا ہے۔ ہم مہا منتری کو وچن دے چکے ہیں اور ہم اپنا وچن نہیں توڑ سکتے“...... پنڈت امرناتھ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''پھر جو حکم ہو سرکار''...... آنے والے پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم جا سکتے ہو۔ جاؤ''...... پنڈت امرناتھ نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا تو وہ دونوں پجاری تیزی سے اٹھے اور پرنام کر کے سر جھکا کر مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ ان کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ پنڈت امرناتھ نے سب سے آخر میں پڑے ہوئے پیالے میں سے دانوں کی مٹھی بھری اور جلتی ہوئی انگیٹھی میں ڈال دی۔ چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کثیف دھواں کمرے میں پھیلتا چلا گیا اور ساتھ ہی انتہائی تیز اور مکروہ بو ہر طرف پھیل گئی۔

''کالو بھیرن حاضر ہو''...... پنڈت امرناتھ نے دو تین بار ہاتھ کو زمین پر مارتے ہوئے کہا تو دور سے ایسی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دینے لگی جیسے کوئی بچہ قلقاریاں مار کر ہنس رہا ہو۔ پھر یکلخت انگیٹھی سے اٹھنے والا دھواں تیزی سے اکٹھا ہونا شروع ہو گیا اور چند لحوں بعد ایک سیاہ رنگ کا آدمی جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں نمودار ہوا اور اس نے پنڈت امرناتھ کے سامنے زمین پر ماتھا ٹکا دیا۔

''اٹھ کر بیٹھو کالو بھیرن''...... پنڈت امرناتھ نے زمین پر ایک بار پھر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو وہ سیاہ بھتنا سا اٹھ کر دوزانو ہو کر بیٹھ گیا لیکن اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

''حکم مہاراج''...... کالو بھیرن کے منہ سے چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک آدمی ہے جس کا نام عمران ہے اور وہ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے اور انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اسے دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ وہ اس وقت کیا کر رہا ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''میں نے دیکھ لیا ہے مہاراج۔ یہ آدمی اپنے فلیٹ میں کرسی پر بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا ہے۔ اس کا باورچی فلیٹ میں موجود نہیں ہے''...... کالو بھیرن نے جواب دیا۔

''اب یہ دیکھو کہ اس آدمی میں روشنی ہے یا نہیں''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''میں نے دیکھ لیا ہے مہاراج۔ اس آدمی کے اندر بھی روشنی ہے اور اس کے سر پر بھی روشنی کا ہالہ موجود ہے لیکن یہ روشنی مسلمانوں کے رشیوں میں موجود روشنی سے بہت ہلکی ہے''...... کالو بھیرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم اس آدمی پر کالے جادو کے سب سے خوفناک آ گیا بیتال کا عمل کرنا چاہتے ہیں اور عمل میں انتہائی سخت مراحل ہیں لیکن ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس پر کالے جادو کا عمل نہیں ہو سکتا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے مہاراج۔ موجودہ صورت میں تو واقعی ایسا نہیں ہوسکتا۔ جیسے ہی کالے جادو کا عمل ہوگا وہ اس سے ٹکرا کر خودبخود ختم ہو جائے گا۔ البتہ کالو بھیرن یہ بتا سکتا ہے کہ اس پر عمل کیسے ہوسکتا ہے"...... کالو بھیرن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے مہامنتری کو وچن دیا ہے اس لئے ہم اپنا وچن ہر صورت میں پورا کرنا چاہتے ہیں۔ بولو۔ کیسے ہوسکتا ہے وچن پورا"۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

"کالو بھیرن بتاتا ہے کہ براہ راست اس عمران پر کالے جادو کا عمل کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے کسی ساتھی یا اس کے کسی رشتہ دار پر کالا جادو کیا جائے اور پھر اسے بتا دیا جائے کہ جب تک وہ چوراس محل کو ختم نہیں کرے گا اس وقت تک کالا جادو ختم نہیں ہوسکتا۔ پھر عمران کافرستان آئے گا اور چوراس محل پہنچے گا۔ جیسے ہی وہ چوراس محل کی حدود میں داخل ہوگا اس کی روشنی اس کی کوئی مدد نہ کر سکے گی اور پھر اس پر آگیا بیتال کا عمل کر دیا جائے تو وہ آخرکار ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے"...... کالو بھیرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا کون عزیز اور رشتہ دار ہوسکتا ہے جس کے لئے وہ دوڑا چلا آئے گا۔ بولو"...... پنڈت امرناتھ نے پوچھا۔

"اس کی ماں ہے، باپ ہے، بہن ہے، بہنوئی ہے۔ اس کا باورچی ہے، شاگرد ہے اور اس کے ساتھی ہیں جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے دوست احباب بھی ہیں۔ بزرگوں میں بے شمار لوگ ہیں"...... کالو بھیرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ماں پر عمل کیا جا سکتا ہے"...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

"نہیں آقا۔ اس کی ماں بے حد نیک عورت ہے۔ ہر وقت روشنی کا کلام پڑھتی رہتی ہے۔ اس پر کالا جادو تو کیا کسی جادو کا عمل بھی نہیں ہوسکتا"...... کالو بھیرن نے جواب دیا تو پنڈت امرناتھ کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔ مجھ سے۔ پنڈت امرناتھ سے۔ ابھی تم نے خود کہا ہے کہ اس کی ماں ہے اور اب کہہ رہے ہو کہ اس کی ماں پر عمل نہیں ہوسکتا۔ میں تمہیں تو پہلے جلا کر بھسم کر دوں"...... پنڈت امرناتھ نے غصے سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"معافی چاہتا ہوں سرکار۔ میرا یہ مطلب نہ تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ اس وقت تو میں نے نام لیا تھا لیکن اب جبکہ آپ نے ماں کا نام لیا تو میں نے اسے غور سے دیکھا اور آپ کو بتا دیا"...... کالو بھیرن نے دونوں ہاتھ جوڑ کر سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سب کو پہلے دیکھ لو۔ پھر ان میں سے جس پر عمل ہوسکتا

ہے اس کے بارے میں بتاؤ''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''سرکار۔ میں نے سب کو دیکھ لیا ہے۔ سب اعلیٰ کرداروں کے مالک ہیں لیکن وہ بات نہیں ہے جو ہماری ضرورت ہے۔ البتہ اس کا ایک دوست ایسا ہے جو ہمارے ڈھب پر آ سکتا ہے کیونکہ وہ غلط کام کرنے میں عار نہیں سمجھتا۔ اس کا نام فیاض ہے اور وہ وہاں محکمہ انٹیلی جنس میں ملازم ہے اور پہلے بھی اس پر کالے جادو کا عمل ہو چکا ہے۔ گو یہ عمل بالکل ہلکا تھا لیکن ہو چکا ہے اور اسے ایک روشنی کے آدمی نے ختم کر دیا تھا۔ اگر اس پر طاقتور مل کر دیا جائے تو آسانی سے اس کا توڑ نہ کیا جا سکے گا''...... کالو بھیرن نے کہا۔

''کس نے عمل کیا تھا اور کس نے کیسے ختم کیا تھا۔ تفصیل سے بتاؤ کالو بھیرن''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''سرکار۔ جب سائنس دان ڈاکٹر کریم پر کالے جادو کا عمل کیا گیا جو پنڈت کرشن نے گوپی چند کے ذریعے کرایا تھا تو وہ اتنا طاقتور تھا کہ گوپی چند کے ہاتھ سے نکل گیا اور یہ فیاض جو اس ڈاکٹر کریم کا ہمسایہ ہے اس کی لپیٹ میں آ کر ہسپتال پہنچ گیا۔ پھر یہ عمران جو اس کا دوست ہے اس سے ملنے گیا اور جب اس کے باورچی نے بتایا کہ اس پر کالا جادو کیا گیا ہے تو یہ دونوں مسلمانوں کے ایک رشی کے پاس گئے۔ اس رشی نے شوربہ دیا جس میں روشنی ڈال دی اور پھر جیسے ہی اس شوربے کے دو چمچے فیاض کے حلق سے نیچے اترے اس پر اثر انداز کالا جادو ختم ہو گیا''...... کالو بھیرن

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ اب پھر یہی کام ہو۔ وہ یہاں چوراس محل آنے کی بجائے وہیں کے کسی بڑے رشی کو کہہ کر اس کا توڑ کرا دے''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''آپ اس پر آ گیا بیتال کا عام عمل کرائیں تاکہ وہ ہلاک بھی نہ ہو اور عمل میں جکڑا بھی رہے اور اس عمران کو اسے اس عمل سے نجات دلانے کے لئے چوراس محل آنا پڑے''...... کالو بھیرن نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس فیاض کی تصویر سامنے لاؤ''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا تو کالو بھیرن نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہوا میں گھمائے تو دھوئیں میں ایک آدمی کی شبیہہ نظر آنے لگ گئی۔

''یہ فیاض ہے عمران کا دوست''...... پنڈت امرناتھ نے اس شبیہہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا''...... کالو بھیرن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ باقی میرا کام ہے میں کر لوں گا''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''آقا بھینٹ تو دے دو''...... کالو بھیرن نے اٹھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''جاؤ لے لو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو کالو بھیرن نے کسی بچے کی طرح قلقاری ماری اور پھر وہ دھوئیں میں تحلیل ہوتا چلا گیا اور پھر چند منٹوں بعد دھواں بھی غائب ہو گیا۔

عمران نے کار کا رخ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی عمارت میں بنی ہوئی پارکنگ کی طرف موڑا اور پھر کار روک کر ابھی وہ نیچے اترا ہی تھا کہ پارکنگ پر مامور ایک آدمی بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"جناب۔ جناب۔ آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنے آئے ہیں"۔ اس آدمی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب تو کسی پراسرار بیماری میں مبتلا ہو کر ہسپتال گئے ہیں۔ بڑے صاحب بھی ان کے پیچھے ہسپتال گئے ہیں"...... پارکنگ مین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پراسرار بیماری۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے سوپر فیاض کو"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جناب وہ اچھے بھلے اپنے آفس میں بیٹھے سرکاری کام کر رہے تھے کہ اچانک اندر سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دی تو باہر موجود چپڑاسی اندر گیا تو پھر وہ بھی چیختا ہوا باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی چیختے چلاتے ہوئے باہر آ گئے۔ وہ اپنی یونیفارم پھاڑ چکے تھے اور باقی لباس بھی پھاڑ رہے تھے۔ ساتھ ہی آگ آگ چیخ رہے تھے۔ کئی لوگوں نے انہیں سنبھالنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کے ہاتھ نہ آ رہے تھے۔ بڑے صاحب بھی باہر آ گئے۔ انہوں نے جب سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کی یہ حالت دیکھی تو یہاں موجود ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کو ایک انجکشن لگایا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ بڑے صاحب نے ایمبولینس منگوائی اور پھر سوپر فیاض صاحب کو ہسپتال بھجوا دیا اور پھر بڑے صاحب خود ان کے آفس گئے۔ وہاں انہوں نے چپڑاسی کو بلا کر حکم دیا کہ یہاں کی تلاشی لیں شاید یہاں کوئی سانپ یا کوئی ایسا کیڑا موجود ہو جس کے کاٹنے کی وجہ سے فیاض صاحب کا یہ حال ہوا ہے لیکن وہاں سے کوئی چیونٹی تک نہیں ملی۔ پھر بڑے صاحب بھی کار لے کر ہسپتال چلے گئے"...... پارکنگ مین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے پراسرار کیوں کہا۔ کیا کوئی خاص بات"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ میں نے ایک بار ایک آدمی کو ایک عامل کے سامنے

ایسے ہی تڑپتے اور چیختے چلاتے دیکھا تھا۔ مجھے عامل نے بتایا کہ اس پر دنیا کا سب سے خطرناک کالا جادو کیا گیا ہے جس کا نام آ گیا بیتال ہے۔ پھر وہ آدمی میرے سامنے ہی عبرتناک موت مر گیا اور وہ عامل بے چارہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ آج میں نے اسی طرح سوپر فیاض صاحب کو چیختے چلاتے اور تڑپتے ہوئے دیکھا ہے''۔ پارکنگ مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... عمران نے کالے جادو کے الفاظ سن کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس کار میں بیٹھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سنٹرل ہسپتال کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہسپتال پہنچ کر جب وہ انچارج ڈاکٹر مشتاق کے آفس میں گیا تو وہاں سے اسے معلوم ہوا کہ اس کے ڈیڈی ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس گئے ہیں اور سوپر فیاض کو یہاں داخل کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مشتاق راؤنڈ پر تھے اس لئے عمران آفس میں بیٹھ گیا۔ سنٹرل ہسپتال اعلیٰ حکام کے علاج کے لئے بنایا گیا تھا اس لئے یہاں اعلیٰ حکام کو ہی علاج کے لئے لایا جاتا تھا جبکہ سپیشل ہسپتال عمران نے ایکسٹو کے انڈر کرا لیا تھا تاکہ سیکرٹ سروس کے ارکان کا علاج وہاں ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد ادھیڑ عمر ڈاکٹر مشتاق اندر داخل ہوئے تو عمران احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

''آپ بیٹھیں عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض کے بارے میں معلوم کرنے آئے ہیں''۔

ڈاکٹر مشتاق نے رسمی سلام دعا کے بعد خود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ میں اتفاقاً اس سے ملنے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو چلا گیا تو وہاں پارکنگ مین نے مجھے ساری تفصیل بتا دی اور میں یہاں چلا آیا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے ڈیڈی ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں سے گئے ہیں۔ وہ بھی سوپر فیاض کے لئے خاصے پریشان تھے''...... ڈاکٹر مشتاق نے کہا اور چپڑاسی کو بلا کر انہوں نے چائے لانے کا کہہ دیا۔

''سوپر فیاض کو کیا ہوا ہے۔ آپ نے ٹیسٹ تو لئے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تمام ضروری ٹیسٹ لے لئے گئے ہیں لیکن آپ حیران ہوں گے عمران صاحب کہ تمام ٹیسٹ اوکے ہیں۔ فیاض اس وقت کسی بڑی بیماری میں مبتلا نہیں ہے لیکن یہاں آنے کے کچھ دیر بعد اسے ہوش آ گیا اور پھر اس نے جو خوفناک چیخم دھاڑ مچائی کہ اس کے پورے جسم میں آگ کے الاؤ جل رہے ہیں اور تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ جس طرح بگڑ گیا تھا اور اس کا پورا جسم جس طرح تڑمڑ رہا تھا وہ اس قدر خوفناک تھا کہ میں نے اپنی چالیس سالہ سروس میں کسی کو اس قدر تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھا۔ چنانچہ میں نے سوپر فیاض کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا اور اب وہ اسی مدہوشی میں ہے لیکن میں حیران ہوں کہ تمام ٹیسٹ کلیئر ہیں۔

میں نے کارمن میں ڈاکٹر کریف سے اس سلسلے میں تفصیلی بات کی
ہے تو انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ سوپر فیاض نفسیاتی بیماری میں
مبتلا ہو گیا ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ ہم کسی ماہر نفسیات سے
اس کا علاج کرائیں لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ جیسے ہی
انجکشن کا اثر ختم ہو گا اور سوپر فیاض ہوش میں آئے گا تو اس کی
حالت ایک بار پھر خراب ہو جائے گی اس لئے میری سمجھ میں نہیں آ
رہا کہ اس کا علاج کیسے کیا جائے اور کیا کیا جائے کیونکہ میڈیکلی
انہیں کوئی بیماری نہیں ہے اور اگر کوئی نفسیاتی پرابلم ہے تو پھر اس
کے لئے اس کی حالت درست ہونی چاہئے۔ اسی طرح بے ہوشی
کے عالم میں تو نفسیاتی علاج نہیں کیا جا سکتا''...... ڈاکٹر مشتاق نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران ان کے لہجے اور انداز سے ہی سمجھ
گیا کہ وہ سوپر فیاض کے معاملے میں بے حد پریشان ہیں۔

''کیا ان پر کوئی جادو وغیرہ بھی ہو سکتا ہے ڈاکٹر صاحب''۔
عمران نے کہا تو ڈاکٹر مشتاق بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے
چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ اس قدر تعلیم یافتہ
ہونے کے باوجود آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں سوچ بھی نہ
سکتا تھا۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں''...... ڈاکٹر مشتاق نے
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ پارکنگ مین کہہ رہا تھا کہ سوپر فیاض کی یہ حالت کسی جادو

کی وجہ سے ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ تو واہمی آدمی ہو گا۔ جادو وغیرہ سب جہالت کی باتیں
ہیں۔ موجودہ دور سائنس کا ہے''...... ڈاکٹر مشتاق نے کہا۔

''او کے۔ اب مجھے اجازت دیجئے''...... عمران ئے اٹھتے ہوئے
کہا۔

''اوہ۔ آپ بیٹھیں۔ ابھی چائے نہیں آئی۔ چائے تو پی لیجئے''۔
ڈاکٹر مشتاق نے اٹھتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پھر پی لوں گا۔ میں نے ضروری کام کرنا ہے۔ شکریہ''۔ عمران
نے کہا اور پھر وہ دفتر سے باہر آ کر سیدھا پارکنگ کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔ باہر آ کر وہ ایک پبلک فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس
نے مخصوص خانے میں کارڈ ڈالا اور اپنے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے
لگا۔

''سلیمان بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی
آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ تم ٹیکسی لے کر سنٹرل ہسپتال آ
جاؤ۔ سوپر فیاض کو بڑا خوفناک اٹیک ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ
اس پر ایک بار پھر کالا جادو کیا گیا ہے اس لئے ہمیں دوبارہ خواجہ
امیر نانبائی کے پاس جانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سلیمان
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا

اور پھر مخصوص خانے سے کارڈ نکال کر باہر آ گیا لیکن وہ دانستہ گیٹ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ابھی سوپر فیاض کی بیوی سلمٰی لازماً یہاں پہنچے گی اور وہ ان حالات میں اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان رکشہ میں وہاں پہنچ گیا تو عمران نے اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔

"پھر کیا ہو گیا ہے فیاض صاحب کو"...... سلیمان نے پوچھا تو عمران نے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو جانے سے لے کر اب تک مختلف لوگوں سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"آپ کا خیال درست ہے۔ اس پر پھر کالا جادو کیا گیا ہے"۔ سلیمان نے کہا۔

"پہلے تو تم نے بتایا تھا کہ اصل وار ڈاکٹر کریم پر کیا گیا تھا اور سوپر فیاض ہمسایہ ہونے کی وجہ سے اس طاقتور جادو کی زد میں آ گیا لیکن اب تو معاملہ یکسر مختلف ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... سلیمان نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر محلّہ قالین بافاں پہنچ گئے۔ عمران نے کار ایک کھلی جگہ پر روکی اور نیچے اتر کر وہ دونوں خواجہ امیر نانبائی کی دکان کی طرف بڑھنے لگے۔ دکان کی وہی پوزیشن تھی جو پہلے انہوں نے دیکھی تھی۔ خواجہ امیر نانبائی کا بیٹا غلام حسین دیگچوں کے پیچھے بیٹھا لوگوں کو سالن فروخت

کر رہا تھا۔ کچھ لوگ اندر بنچوں پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جبکہ ایک کونے میں موجود پرانے اور سالخوردہ سے کاؤنٹر کے پیچھے خواجہ امیر نانبائی بیٹھا حقہ گڑگڑا رہا تھا۔ عمران اور سلیمان دونوں دکان کی سائیڈ پر موجود چند سٹیپوں پر مشتمل سیڑھی چڑھ کر اندر پہنچ گئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام برخوردار"...... خواجہ امیر نانبائی نے بڑے بے نیازانہ اور لاتعلق سے لہجے میں جواب دیا اور ایک بار پھر حقہ گڑگڑانے میں مصروف ہو گیا۔

"خواجہ صاحب۔ ہمیں پہلے بھی سید چراغ شاہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا تھا اور آپ نے مہربانی کی تھی۔ اب دوبارہ ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اسی آدمی پر دوباہ کالے جادو کا وار کیا گیا ہے"...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے واقعی تمہارا آدمی ہمسایہ ہونے کی وجہ سے زد میں آ گیا تھا اس لئے میں نے تمہیں سری کا شوربہ دے دیا تھا لیکن اس بار تو اسے باقاعدہ نشانہ بنایا گیا ہے اور یہ کام جان بوجھ کر اس مکمل سلام کرنے والے نوجوان کی وجہ سے ہوا ہے اور وار بھی ایسا خوفناک ہے کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ معاملہ میرے سے بہت اونچا ہے"...... خواجہ امیر نانبائی نے کہا اور ایک بار پھر حقہ گڑگڑانا شروع کر دیا۔

''میری وجہ سے۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے مطلب نہیں آتا۔ جو میں نے کہہ دیا بس کہہ دیا۔ میں جاہل ان پڑھ آدمی ہوں۔ مطلب کسی استاد سے جا کر پوچھو۔ میں کیا مطلب بتاؤں''...... خواجہ امیر نانبائی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بات آپ نے کی ہے تو مطلب بھی آپ کو ہی بتانا ہو گا''۔ عمران کو بھی شاید خواجہ امیر نانبائی کی بات پر غصہ آ گیا تھا۔

''تم شاہ صاحب کے لاڈلے نہ ہوتے تو شاید اب تک مطلب سمجھ بھی چکے ہوتے۔ لیکن اب کیا کروں۔ میں ٹھہرا نانبائی اور وہ ہیں سید چراغ شاہ صاحب۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں''...... خواجہ امیر نانبائی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ ناراض نہ ہوں خواجہ صاحب۔ میں اپنے صاحب کی طرف سے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ آپ ہمارے آدمی کے لئے کچھ کریں۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے''...... سلیمان نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کی یہ حالت تو ہونی ہے۔ اس پر آ گیا بیتال کا عمل کیا گیا ہے اور یہ عمل کالے جادو کا سب سے خوفناک عمل ہے لیکن میں درست کہہ رہا ہوں کہ آ گیا بیتال کا توڑ میں نہیں کر سکتا۔ تم ایسا کرو کہ اس سڑک پر آگے چلے جاؤ۔ پہلے موڑ کے قریب دائیں

ہاتھ پر گلی ہے۔ اس گلی میں حافظ عبداللہ رہتا ہے۔ وہ کتابوں کی جلدیں بناتا ہے۔ اس کا سُوا بہت تیز ہے۔ اچھوں کو باندھ دیتا ہے۔ اس کے پاس جاؤ اور میرا نام اسے بتا دینا۔ مطلب بھی وہی بتائے گا اور کام بھی وہی کرے گا''...... خواجہ امیر نانبائی نے کہا اور ایک بار پھر بے نیازی سے حقہ گڑگڑانے لگا۔

''آیئے صاحب''...... سلیمان نے کہا اور پھر اٹھ کر سلام کرتے ہوئے وہ دونوں مڑے اور آگے پیچھے چلتے ہوئے دکان سے نیچے اتر آئے۔

''عجیب نظام ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ سلیمان نے اسے ٹوک دیا۔

''صاحب۔ اس معاملے میں کوئی بات نہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ سوپر فیاض کے ساتھ ساتھ اور لوگوں کے لئے بھی کوئی مسئلہ بن جائے''...... سلیمان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سڑک پر پیدل چلتے ہوئے وہ موڑ تک پہنچ گئے اور پھر گلی کے کنارے پر موجود ایک آدمی سے جب انہوں نے حافظ عبداللہ کا پتہ پوچھا تو وہ آدمی چونک کر ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

''حافظ عبداللہ۔ جو جلدیں بھی باندھتا ہے''...... اس آدمی نے کہا۔

''ہاں وہی''...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

''گلی کے آخر میں اس کی دکان ہے لیکن آپ کو اس سے کیا

کام ہے''...... اس آدمی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہے ایک کام''...... سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ گلی آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔ گلی کے آخر میں ایک دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر ایک سائیڈ پر ایک بوڑھا آدمی چٹائی بچھا کر اس پر بیٹھا ہوا تھا اور پرانی کتابوں کی جلد بندی میں مصروف تھا۔ سائیڈ پر وہ کتابیں پڑی ہوئی تھیں جن پر گتے چڑھے ہوئے تھے لیکن ابھی وہ مکمل جلد نہیں کی گئی تھیں۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''...... سلیمان نے کہا تو اس بوڑھے نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کا چشمہ تھا جس کی شاید دونوں کمانیاں ٹوٹ گئی تھیں اس لئے انہیں کالے دھاگے سے باندھ کر عقب میں باندھا گیا تھا۔

''وعلیکم السلام۔ بسم اللہ۔ آؤ''...... بوڑھے نے بھاری آواز میں کہا تو سلیمان اور عمران دکان کے اندر داخل ہو گئے۔

''معاف کرنا۔ میرے پاس کرسیاں تو نہیں ہیں آپ کو بٹھانے کے لئے۔ البتہ نیچے بیٹھ سکیں تو بیٹھ جائیں''...... حافظ عبداللہ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو سلیمان نے عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک طرف رکھی ہوئی اینٹ کو کھسکا کر اپنی طرف کیا اور پھر اس پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بھی اپنی پینٹ کا خیال کئے بغیر ایک اور اینٹ اٹھا کر نیچے رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔

''جناب ہمیں آپ کے پاس خواجہ امیر نانبائی نے بھیجا ہے''۔ سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا حکم دیا ہے انہوں نے''...... حافظ عبداللہ نے چونک کر کہا تو سلیمان نے اسے پہلے سوپر فیاض کے بیمار ہونے پر سید چراغ شاہ صاحب کے پیغام پر خواجہ امیر نانبائی کے پاس جانے اور پھر ان کے یہاں پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتا دی جبکہ حافظ عبداللہ اس دوران جلد بندی کے کام میں اس طرح مصروف رہا جیسے وہ اس دکان میں اکیلا بیٹھا ہوا ہو۔ سلیمان بات کر کے خاموش ہو گیا تو اب بھی حافظ عبداللہ اسی طرح کام میں مصروف تھا۔

''آپ کا نام کیا ہے جناب''...... حافظ عبداللہ نے اچانک سر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''علی عمران''...... عمران نے جواب دیا تو بوڑھے حافظ عبداللہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''پورا نام بتائیں جس سے آپ اپنا تعارف کراتے رہتے ہیں۔ مطلب ہے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)۔ ویسے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) صاحب میں بھی بیس سال تک آکسفورڈ یونیورسٹی کی لائبریری میں جلد بندی کا کام کرتا رہا ہوں''...... حافظ عبداللہ نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''آپ اور آکسفورڈ میں''...... عمران نے بے اختیار حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

’’اگر آپ کی ڈگریوں پر لوگ یقین کر لیتے ہیں تو آپ کو میری بات پر یقین کیوں نہیں آ رہا‘‘...... اس بار حافظ عبداللہ نے خالصتاً آکسفورڈ لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں حقیقی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ بوڑھا اور غریب جلد ساز جو زمین پر بیٹھا پرانی کتابوں کی جلد بندی کر رہا ہے اور جس کے پاس کسی کو بٹھانے کے لئے کرسی تک نہیں ہے آکسفورڈ یونیورسٹی میں بیس سال گزار چکا ہو گا۔

’’جناب۔ وہ سوپر فیاض کے بارے میں مہربانی کریں‘‘۔ سلیمان نے جان بوجھ کر مداخلت کرتے ہوئے کہا تا کہ بات کو مختصر کیا جا سکے۔

’’ہاں۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض ان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی وجہ سے اس عذاب میں مبتلا ہوا ہے‘‘...... حافظ عبداللہ نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

’’پہلے خواجہ امیر نابائی نے بھی یہی کہا تھا اور اب آپ بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ پلیز۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے‘‘۔ عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ سارا کافرستان کا کھیل ہے۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس معاملے میں آپ کو بخوبی علم ہے کہ کافرستان کے

نئے پرائم منسٹر نے اس احمقانہ انداز میں کارروائی کرنے کا پروگرام بنایا کہ ڈاکٹر احسن کو شدید بیمار کر کے ہسپتال پہنچا دیا جائے اور ڈاکٹر کریم جو اس کا نائب ہے اس سے انہوں نے پہلے ہی بات طے کر لی تھی۔ وہ کوڈ بک کی نقل ان کے حوالے کر دیتا جبکہ ڈاکٹر احسن کی صحت یابی کی وجہ سے ایسا ممکن نہ تھا لیکن پرائم منسٹر جس پارٹی سے ہے اس کی مخالف پارٹی کو اس پروگرام کا علم ہو گیا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ موجودہ پرائم منسٹر اس منصوبے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ اس طرح ان کی پارٹی کا جھنڈا کافرستان میں بلند ہو جاتا۔ چنانچہ انہوں نے کافرستان کے ایک پنڈت سے مل کر ڈاکٹر کریم پر بھی کالا جادو کرا دیا جس کی زد میں آپ کا سوپر فیاض بھی آ گیا لیکن خواجہ امیر نابائی نے مہربانی کی اور وہ ٹھیک ہو گیا لیکن یہاں سے ایک اور مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) حرکت میں آ گیا اور ڈاکٹر کریم اور تلسی رام دونوں سے انہیں معلومات مل گئیں۔ ڈاکٹر کریم کو تو انہوں نے حکومت کے حوالے کر دیا جبکہ تلسی رام اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا اور کافرستان کے وزیراعظم تک جب یہ اطلاع پہنچی تو اس نے اس بات کا انتقام لینے کا فیصلہ کیا کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سے انتقام لیا جائے لیکن تمام پنڈتوں نے براہ راست علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) پر کالا جادو کرنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ علی عمران ایم ایس سی۔

ڈی ایس سی (آکسن)''...... حافظ عبداللہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو اس بار عمران نے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

''بس کیجئے حافظ صاحب۔ اب میری ڈگریوں کو نہ دوہرائیں۔ مجھے واقعی شرم آنے لگ گئی ہے''...... عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا تو حافظ عبداللہ بے اختیار ہنس پڑے۔

''حیرت ہے۔ خود تو انہیں دوہراتے رہتے ہو اور جب میں نے تمہاری نقل شروع کی تو تمہیں شرم آنے لگ گئی۔ بہرحال پنڈتوں نے کہا کہ علی عمران روشنی کا آدمی ہے اور اس کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی شخصیات ہیں اس لئے اس پر عام کالا جادو تو کیا اس کا سب سے خطرناک عمل آ گیا بیتال بھی اثر انداز نہ ہو گا لیکن کافرستانی پرائم منسٹر ہر صورت میں انتقام لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہاں کے پنڈتوں نے علی عمران کے ایسے دوست کا انتخاب کیا جس کا انتقام لینے کے لئے عمران کالے جادو کے مرکز کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کرے گا اور پھر کافرستان آئے گا اور کافرستان میں ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے کہ علی عمران کا خاتمہ کالے جادو کے بغیر ممکن نہ ہو سکے گا''...... حافظ عبداللہ نے رک رک کر لیکن مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا کافرستان کے پرائم منسٹر ایسی گھٹیا سوچ کے مالک ہیں''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گھٹیا اور اعلیٰ سوچ کا فیصلہ ہر شخص اپنے بارے میں خود کرتا

ہے اور جو مجھے معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ میں تمہاری اور تو کوئی خدمت نہیں کر سکتا اگر کہو تو میرے پاس سادہ پانی ہے وہ پیش کر دوں''...... حافظ عبداللہ نے کہا۔

''مہربانی جناب۔ سوپر فیاض پر کچھ مہربانی کر دیں''...... عمران کے بولنے سے پہلے سلیمان نے جلدی سے کہا۔

''میں تو ایک غریب سا جلد ساز ہوں۔ میں کسی پر کیا مہربانی کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرتا ہے اور میں بھی اللہ تعالیٰ کا عاجز ترین بندہ اس کے سامنے عاجزانہ درخواست ہی کر سکتا ہوں۔ وہ قادر مطلق ہے''...... حافظ عبداللہ نے کہا اور ایک بار پھر جلد سازی کا کام شروع کر دیا۔

''کالے جادو کا مرکز کہاں ہے''...... خاموش بیٹھے عمران نے کہا تو حافظ عبداللہ کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''کافرستان کے شمال مشرقی پہاڑی علاقوں میں قدیم دور کا ایک محل بنا ہوا ہے جسے چوراس محل کہا جاتا ہے۔ کافرستان کے مشہور علاقے بان بالا میں۔ اسے دنیا بھر میں کالے جادو کا مرکز کہا جاتا ہے۔ یہ ویران پڑا ہے لیکن اس پر کالے جادو کی بدروحوں کا قبضہ ہے''...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ یہ کالا جادو اصل میں ہے کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''کافرستانیوں کے عقیدے کے مطابق جن مردوں کو وہ شمشان گھاٹ میں جلاتے ہیں ان میں سے انتہائی گنہگار لوگوں کی روحوں

پر کالے جادو کے پنڈت قبضہ کر لیتے ہیں اور انہیں شمشانی کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسی طرح مختلف درجوں کی بدروحیں ہوتی ہیں جنہیں قبضہ میں کر لیا جاتا ہے۔ ان کی مدد سے لوگوں کو خوفناک اور ناقابل علاج بیماریاں اپنی گرفت میں لے لیتی ہیں، ہلاکتیں ہو جاتیں ہیں، کاروبار میں ایسے نقصانات کرائے جاتے ہیں جو ناقابل تلافی ہوتے ہیں۔ مثلاً گوداموں میں اچانک آگ بھڑک اٹھنا اور پھر اس آگ کا کسی صورت اس وقت تک نہ بجھنا جب تک سب کچھ راکھ نہ ہو جائے۔ ایسے بے شمار حربے ہیں''...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کالا جادو صرف کافرستان میں ہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کافرستان میں تو اس کا بہت زور ہے لیکن یہاں پاکیشیا میں بھی بے شمار عامل موجود ہیں جو لاکھوں روپے لے کر رقم دینے والوں کے مخالفوں پر کالا جادو کرتے یا کراتے رہتے ہیں لیکن یہاں پاکیشیا میں ایسے عاملوں کی تعداد بے حد کم ہے جو واقعی کالے جادو کے عامل ہوتے ہیں ورنہ یہاں دکانداری زیادہ ہے لیکن بہرحال یہ وبا پورے پاکیشیا میں پھیلی ہوئی ہے اور عورتوں کی اکثریت اس کا بہترین شکار ہے''...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ آگیا بیتال کیا ہوتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔ اب اس کا انداز حافظ عبداللہ سے پوچھنے کا ایسے تھا جیسے طالب علم اپنے استاد

سے سوال پوچھتا ہے۔

''یہ کالے جادو کا سب سے خطرناک حربہ ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس کے عامل بے حد کم ہوتے ہیں اور اس کا توڑ بھی بے حد مشکل ہوتا ہے۔ ویسے توڑ کرنے کی نوبت بہت کم آتی ہے۔ زیادہ تر اس کے شکار خود ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس میں بظاہر کوئی آگ نہیں ہوتی لیکن اس کا شکار خود کو آگ میں جلتا ہوا محسوس کرتا ہے اور اسے بالکل ایسی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسی آگ میں جلنے والوں کو محسوس ہوتی ہے''۔ حافظ عبداللہ نے کہا۔

''جناب۔ سوپر فیاض پر مہربانی کریں''...... سلیمان نے ایک بار پھر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارے صاحب کو تو سوپر فیاض کی کوئی فکر نہیں ہے۔ تمہیں فکر ہے۔ کیوں''...... حافظ عبداللہ نے کہا۔

''حافظ صاحب۔ مجھے اس کی بے حد فکر ہے اور پھر جیسا کہ آپ نے بتایا ہے کہ وہ میری وجہ سے اس عذاب کا شکار ہوا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کا توڑ کر دیں''...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کس کس کا توڑ کرتا رہوں گا''...... حافظ عبداللہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا اور لوگ بھی اس کی زد میں آئیں گے''۔ عمران

نے چونک کر پوچھا۔

"کافرستان کے پرائم منسٹر انتہائی کمزور عقیدے کے مالک ہیں۔ وہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ میدان جنگ کی بجائے کالے جادو سے کرنا چاہتے ہیں اور اس میں ناکامی کی صورت میں وہ اب انتقام لینے پر تل گئے ہیں اور کافرستان میں کالے جادو کے عاملوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ وہ اس بار پہلے تمہاری اماں بی کو نشانہ بنانا چاہتے تھے لیکن اس نیک اور عبادت گزار خاتون پر ان کا بس نہیں چلا۔ پھر وہ تمہارے ڈیڈی کی طرف پلٹے لیکن وہاں بھی انہیں ناکامی ہوئی تو وہ سوپر فیاض کی طرف آ گئے۔ سوپر فیاض کے ٹھیک ہونے پر وہ دوبارہ وار کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ تمہاری بہن ثریا یا تمہارے بہنوئی وقار حیات یا میرے سامنے بیٹھا ہوا سلیمان، تمہارے سیکرٹ سروس کے ساتھی اور نجانے کون کون اس انتقام کی بھینٹ چڑھ جائیں"...... حافظ عبداللہ نے کہا تو عمران کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے بوڑھے حافظ عبداللہ کو دیکھ رہا تھا۔ اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ یہ بوڑھا حافظ عبداللہ اس کے خاندان کے افراد، دوستوں اور سیکرٹ سروس سب سے اس طرح واقف تھا جیسے وہ ان سب کے ساتھ رہتا چلا آیا ہو حالانکہ عمران کی اس سے پہلی ملاقات تھی۔

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کے قلب پر جو چاہے روشن کر دے"۔ حافظ

عبداللہ نے عمران کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"میرے چاہنے اور نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اور وہی اپنے بندوں کو نیک عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے لیکن نیک عمل کی ہر راہ میں تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ سوپر فیاض پر کالے جادو کا توڑ تو میں کر دیتا ہوں لیکن اس کے بعد کالی دنیا کے یہ لوگ کیا خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے اس لئے میں نے کہا تھا کہ میں کس کس کا توڑ کرتا رہوں گا اور میں تو ویسے بھی قبر میں پیر لٹکائے بیٹھا ہوں"۔ حافظ عبداللہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اگر اس چوراس محل کو تباہ کر دیا جائے تو کیا یہ سلسلہ رک جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"خیر و شر میں روز اول سے آویزش چلی آ رہی ہے اور روز آخر تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ البتہ کالی دنیا کے اس مرکز کے خاتمے کے بعد کم از کم پاکیشیا میں جو کالے جادو کے عامل ہیں اور جنہوں نے خلق خدا کی زندگیاں اجیرن بنا رکھی ہیں اس کا سلسلہ ایک طویل عرصے تک رک جائے گا۔ باقی دکانداری تو ہمیشہ چلتی ہی رہتی ہے لیکن اس میں صرف مال کا نقصان ہوتا ہے۔ انسانی جانیں تو محفوظ

رہتی ہیں“...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ عارضی طور پر ایسا ہوگا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہ عارضی بھی خاصے طویل عرصے پر مبنی ہے لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ تم بموں اور میزائلوں سے اس محل کو تباہ کر دو گے تو ایسا نہیں ہے کیونکہ اس محل کی اصل طاقت محل کی دیواروں اور چھتوں میں پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کی اصل طاقت شیطان کی ایک چھوٹی سی مورتی میں ہے۔ اس مورتی کو ہزاروں انسانوں کے خون کی بھینٹ دی گئی ہے۔ اس مورتی کو کالے جادو کی زبان میں کلجگ کہا جاتا ہے۔ کالی دنیا کی تمام بدروحیں اور دوسری تمام شیطانی طاقتیں اس کلجگ کے تحت ہیں۔ جب تک اس کلجگ کو تباہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کالے جادو کا یہ سلسلہ نہیں رک سکے گا“...... حافظ عبداللہ نے کہا۔

”کیا یہ کلجگ اسی چوراس محل میں موجود ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن کہاں موجود ہے۔ یہ کسی کو معلوم نہیں ہے اور اس کی حفاظت خود شیطان اور اس کی لاتعداد شیطانی طاقتیں کرتی ہیں لیکن یہ بھی بتا دوں کہ کالی دنیا کے حالات آئندہ بھی ایسے ہی رہیں گے جیسے اب ہیں۔ البتہ وہاں تیزی سے تبدیلیاں آتی رہتی ہیں اس لئے کلجگ کہیں بھی جا سکتی ہے“...... حافظ عبداللہ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ یا سید چراغ شاہ صاحب اس کے خلاف جہاد کیوں نہیں کرتے“...... عمران نے کہا۔

”میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کسے نیک عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے اور یہ اس آدمی کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا چناؤ کسی نیک کام کے لئے کر لیا جائے“...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کلجگ کا خاتمہ کر دوں“۔ عمران نے کہا۔

”میں نے اپنی خواہش کا اظہار تو نہیں کیا۔ میں نے تو کہا ہے کہ سوپر فیاض ٹھیک ہو جائے گا لیکن پھر کیا حالات پیش آتے ہیں وہ میں نے تمہیں بتا دیئے ہیں“...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن حافظ صاحب۔ یہ تو وہی پوزیشن آ گئی کہ کافرستان کے پرائم منسٹر مجھ سے ذاتی طور پر انتقام لینا چاہتے ہیں اور میں بھی اپنی ذات یا اپنے دوستوں کا انتقام لینا شروع کر دوں“...... عمران نے کہا۔

”شیطان کے خلاف جدوجہد کرنا تو ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اور جب اس جدوجہد کے نتیجے میں لاکھوں معصوم اور بے گناہ لوگوں کو تکلیف سے نجات مل جائے تو ایک مسلمان اور کیا خواہش

رکھ سکتا ہے''...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس کے لئے مجھے آپ جیسی شخصیات کی مدد کی ضرورت ہوگی''...... عمران نے کہا تو حافظ عبداللہ بے اختیار ہنس پڑے۔

''مدد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کرسکتی ہے اور وہ کرتی بھی ہے۔ شخصیات کا سہارا تو عارضی اور وقتی ہوتا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ملتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے حد وسیع ہے اور جب کوئی انسان خلوص نیت کے ساتھ نیکی کی راہ پر چلنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر اسے آسانیاں میسر آتی رہتی ہیں۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ سفر شرط ہے، مسافر نواز بہت مل جاتے ہیں۔ سفر کے راستے میں ہزاروں شجر سایہ دار مسافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مل جاتے ہیں''...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کالی دنیا کے خلاف جدوجہد کروں گا اور اس کلجگ کو تباہ کر کے ہی واپس آؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہوگا''...... حافظ عبداللہ نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن ایسا نہ ہو کہ سوپر فیاض کے بعد اگر وہ مجھ یا کسی اور ساتھی پر عمل کر دیں''...... عمران نے کہا۔

''تمہارے اس راستے پر چلتے ہی اس کا بندوبست بھی قدرت

خود بخود کر دے گی۔ میں نے کہا ہے کہ شیطان کے خلاف جدوجہد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ تم اس بارے میں بے فکر رہو۔ ایک بات بتا دوں کہ اس راستے پر ایک قدم آگے بڑھانے کے بعد واپسی یا فرار کا راستہ نہیں ملے گا۔ کامیابی یا موت۔ ان میں سے ایک میسر ہوگی''...... حافظ عبداللہ نے کہا۔

''واپسی کا لفظ تو ویسے بھی میری لغت میں نہیں ہے حافظ صاحب۔ لیکن مجھے رہنمائی تو بہرحال چاہئے۔ جیسے اب آپ سے بات چیت کر کے بے شمار باتوں کا علم ہوا ہے کیونکہ ان معاملات میں مجھے کچھ علم نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ وہ خود ہی ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ تمہیں ہر قدم پر رہنمائی ملتی رہے گی''۔ حافظ عبداللہ نے جواب دیا۔

''پھر بھی کچھ نہ کچھ تو آپ کا بھی حق ہے کہ آپ رہنمائی فرمائیں''...... عمران نے کہا تو حافظ عبداللہ بے اختیار مسکرا دیئے۔

''آیت الکرسی اور معوذتین شیطان کے خلاف سخت حصار ہیں۔ باقی پاکیزگی، باوضو رہنا اور خلوص نیت، شیطان کے خلاف تمہارے ہتھیار ہیں۔ البتہ پاکیزگی کو صرف جسمانی پاکیزگی نہ سمجھا جائے۔ ذہنی، قلبی اور جسمانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ کردار کی پاکیزگی بھی اس پاکیزگی میں شامل ہے''...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہت شکریہ جناب۔ میں خیال رکھوں گا کہ آپ کی ان باتوں پرعمل کرتا رہوں۔ اب سوپر فیاض کا کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''سلیمان۔تم وہ سامنے طاق میں سبز رنگ کی چھوٹی بوتل پڑی ہے وہ اٹھا لو۔ اس میں آب زم زم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا کلام بھی پڑھا گیا ہے۔ اس کے چند قطرے سوپر فیاض کے حلق میں ڈال دینا۔ وہ نہ صرف ٹھیک ہو جائے گا بلکہ آئندہ بھی کالی دنیا کے حربوں سے محفوظ رہے گا اور باقی بوتل عمران کو دے دینا۔ اس کے کام آئے گی اور عمران۔تم نے سوپر فیاض کے دفتر میں جا کر اس کی الماری کے نچلے خانے میں ایک گتے کا سیاہ رنگ کا باکس پڑا ہو گا اس باکس میں سوپر فیاض کے کترے ہوئے ناخن اور اس کا ایک پرانا رومال پڑا ہو گا۔تم نے یہ باکس دریا یا نہر میں بہا دینا ہے''...... حافظ عبداللہ نے کہا۔

''فیاض کے ناخن اور رومال۔ وہ کہاں سے اس باکس میں آ گئے''......عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''کالے جادو کی طاقتیں ایسی ہی چیزیں حاصل کر کے عامل تک پہنچاتی ہیں اور پھر ان پر شیطانی عمل کیا جاتا ہے''...... حافظ عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سلیمان نے اٹھ کر طاق میں پڑی ہوئی سبز رنگ کی چھوٹی سی شیشی اٹھا لی۔

''اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ اللہ حافظ۔ میرا بہت سا کام پڑا ہے اور مجھے یہ سب کام کرنا

ہے''...... حافظ عبداللہ نے کہا تو سلیمان اور عمران دونوں سمجھ گئے کہ اب انہیں جانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں سلام کر کے اور اللہ حافظ کہہ کر اس کے کمرے سے باہر آ گئے۔

''مجھے ہر بار جب بھی ایسے لوگوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے مجھے ہر بار شدید حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ روحانی طور پر کس قدر بلند ہوتے ہیں لیکن خود اسی حال میں رہتے ہیں حالانکہ یہ چاہیں تو دنیا کی تمام آسائشیں ان کو میسر آ سکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''صاحب۔ یہ لوگ دنیا سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ ان کی نظر میں دنیا محض بچوں کا کھیل تماشہ ہوتا ہے''...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پنڈت امرناتھ اپنے خاص کمرے میں بیٹھا اپنی مخصوص پوجا پاٹ میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ تھپتھپانے کی آواز سنائی دی۔

''آ جاؤ سندر داس''...... پنڈت امرناتھ نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس نے پجاریوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا اور رکوع کے بل جھک گیا۔

''کوئی خاص خبر لائے ہوئے سندر داس''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''مہاراج۔ آپ کے دوست مہا منتری نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے''...... سندر داس نے کہا تو پنڈت امرناتھ بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی حال ہی میں تو وہ منتخب ہوئے ہیں۔

یہ کیسے ممکن ہے''...... پنڈت امرناتھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مہاراج۔ ان کی مخالف سیاسی پارٹی ان کے خلاف کام کر رہی تھی اور مہا منتری ایک ایسے سکینڈل میں پھنس گئے جسے کافرستان کے عوام کسی صورت پسند نہیں کر سکتے۔ اس کا حتمی ثبوت مخالف پارٹی نے حاصل کر لیا۔ پھر ان کے خلاف وزارت اعظمیٰ سے علیحدہ ہونے کی تحریک چلا دی اور ثبوت سامنے آتے ہی مہا منتری نے خود ہی استعفیٰ دے دیا اور صدر نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے''۔ سندر داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا اب مخالف پارٹی کا مہا منتری بنے گا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارے مہا منتری کی پارٹی ہی دوسرا مہا منتری منتخب کرے گی''...... سندر داس نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ حکومتی معاملات ہیں۔ ہمارا ان سے کیا تعلق۔ البتہ ایک کام ہو گیا کہ اب ہم اس وچن سے باہر آ گئے ہیں جو ہم نے مہا منتری سے کیا تھا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''مہاراج۔ رام دیو باہر موجود ہے۔ وہ بھی آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... سندر داس نے کہا۔

''رام دیو۔ ٹھیک ہے اسے بھی بھجوا دو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو سندر داس نے جھک کر سلام کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی جو سر

سے گنجا تھا اور اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا، اندر داخل ہوا اور پنڈت امرناتھ کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو رام دیو۔ سناؤ۔ کیا خبر لائے ہو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو وہ اس کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔

''مہاراج ایک بری خبر ہے''...... رام دیو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو پنڈت امرناتھ بے اختیار چونک پڑے۔

''بری خبر۔ کیا مطلب۔ کیسی خبر ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''مہاراج۔ پاکیشیا میں جس آدمی فیاض پر آ گیا بیتال کا وار کیا گیا تھا اس کے بارے میں خبر ہے''...... رام دیو نے کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ ہلاک ہو گیا ہے لیکن ایسا تو ہم خود چاہتے تھے اور اسی لئے ہم نے اس پر آ گیا بیتال کا عمل کرایا تھا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''نہیں مہاراج۔ بلکہ اس پر سے آ گیا بیتال کا عمل ٹوٹ گیا ہے''۔ رام دیو نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ ہم نے تو اس پر شیش ناگ آ گیا بیتال کرایا تھا جس کا کوئی توڑ دنیا میں ہے ہی نہیں۔ حتیٰ کہ چوراس محل کے امر دیو چاہیں تو وہ بھی اسے نہیں توڑ سکتے۔ صرف موت ہی اس کو توڑ سکتی ہے''۔ پنڈت امرناتھ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہو چکا ہے مہاراج۔ وہ اب بالکل ٹھیک اور تندرست ہو کر اپنے گھر پہنچ چکا ہے''...... رام دیو نے جواب دیا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ تم نے معلوم کیا ہے کہ ایسا کیسے ممکن ہوا ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''ہاں مہاراج۔ آپ کو چونکہ ساری تفصیل بتانا تھی اس لئے یہ معلوم کرنا ضروری تھا''...... رام دیو نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''کیا تفصیل ہے۔ ہمیں بتاؤ تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ ناممکن کیسے ممکن ہو سکتا ہے''...... پنڈت امرناتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مہاراج۔ جس آدمی عمران کے لئے اس پر عمل کیا گیا تھا اسے معلوم ہوا تو وہ اپنے باورچی کو ساتھ لے کر اس نانبائی کے پاس گیا جس نے پہلے اس فیاض کو اپنی دکان کے شوربے میں روشنی پھونک کر دی تھی اور وہ ٹھیک ہو گیا تھا لیکن اس بار نانبائی نے انہیں کہا کہ وہ آ گیا بیتال کا توڑ نہیں کر سکتا۔ اس نے انہیں ایک اور آدمی حافظ کے پاس بھیج دیا جو بوڑھا آدمی ہے اور جلد سازی کر کے اپنا پیٹ پالتا ہے۔ اس کے اندر ایسی روشنی ہے آقا کہ بڑے بڑے روشنی والے اسے اپنا بڑا مانتے ہیں۔ اس نے اس عمران سے وعدہ لیا کہ وہ کالی دنیا کے مرکز چوراس محل کو تباہ کر دے گا اور آقا۔ اس نے اس عمران کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ چوراس محل اس وقت تک تباہ نہیں ہوگا جب تک کلجگ کو ختم نہیں کیا جاتا اور اس

کے بعد اس بوڑھے حافظ نے ایک چھوٹی سی سبز رنگ کی بوتل دی۔
اس کے مطابق اس بوتل میں مسلمانوں کے لئے مقدس پانی بھرا ہوا
تھا اور اس پر روشنی کا کلام پڑھا گیا تھا۔ اس سلیمان نے صرف دو
قطرے پانی کے آ گیا بیتال کے شکار فیاض کے حلق میں ڈالے تو
وہ نہ صرف ہوش میں آ گیا بلکہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اسے بالکل
صحت مند قرار دے کر گھر بھجوا دیا گیا جبکہ بوڑھے حافظ نے اس
عمران سے کہا کہ وہ فیاض کے دفتر میں جا کر اس کی الماری میں
رکھا ہوا کالا ڈبہ اٹھائے جس میں فیاض کے کترے ہوئے ناخن اور
پرانا رومال ہے اور اسے وہ دریا یا نہر میں بہا دے اور پھر اس
عمران نے ایسا ہی کیا''...... امر دیو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ مسلمانوں کے رشی اتنے طاقتور کیوں ہوتے
ہیں۔ یہ کیا کرتے ہیں۔ شیش ناگ آ گیا بیتال تو آج تک بڑے
بڑے رشی نہ توڑ سکے تھے۔ حیرت ہے۔ بہرحال اب ہمیں اس کی
فکر نہیں ہے کیونکہ ہم اپنے وچن سے آزاد ہو چکے ہیں۔ ویسے بھی
ہم نے تو وچن کے مطابق اس پر عمل کر دیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ''۔
پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''مہاراج۔ ایک اور اہم اطلاع بھی دینی ہے''...... رام دیو نے
ایک بار پھر ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا''...... پنڈت امرناتھ نے چونک کر کہا۔

''آقا۔ یہ عمران جب کافرستان آئے گا تو اس کی سب سے

پہلی کوشش یہی ہو گی کہ وہ آپ کے خلاف کام کرے کیونکہ یہ
بات سب جانتے ہیں کہ وہ ایسی باتیں کہیں نہ کہیں سے معلوم کر
لیتا ہے جو دوسرے معلوم نہیں کر سکتے اور چونکہ آپ نے اس فیاض
پر کالا جادو کر دیا تھا اس لئے وہ چور اس محل کی طرف بڑھنے سے
پہلے آپ کے خلاف کام کرے گا اس لئے آپ کو اس معاملے میں
ہوشیار رہنا چاہئے''...... رام دیو نے کہا تو پنڈت امرناتھ کا چہرہ
غصے سے بگڑ سا گیا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اب پنڈت امرناتھ اتنا گیا گزرا ہے
کہ وہ ایک مسلمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں چاہوں تو پورے
پاکیشیا کو اس کے کروڑوں آدمیوں سمیت صرف پھونک مار کر بھسم
کر دوں۔ تم کیا سمجھتے ہو پنڈت امرناتھ کو۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم
میرے منہ پر ایسی بات کرو''...... پنڈت امرناتھ نے یکلخت غصے کی
شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''شما کر دیجئے مہاراج۔ یہ میری بات نہیں ہے بلکہ جگت داروں
کی بات ہے۔ میں نے تو صرف آپ تک یہ بات پہنچائی ہے''۔
رام دیو نے خوف کے عالم میں آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''جگت داروں کی بات۔ کیا مطلب۔ کیا جگت داروں نے
پنچائیت کی ہے''...... پنڈت امرناتھ نے چونک کر اور حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ جب یہ ساری باتیں سامنے آئیں تو مہا جگت نے

جگت داروں کی پنچائیت بلا لی اور پنچائیت میں اس معاملے پر غور کیا گیا اور پھر سب نے یہی فیصلہ کیا کہ آپ کو کہا جائے کہ آپ کو اس معاملے میں ہوشیار رہنا چاہئے''...... رام دیو نے منمناتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم جاؤ۔ میں نے تمہاری گستاخی معاف کر دی۔ اب میں ان جگت داروں سے خود نمٹ لوں گا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو رام دیو نے سر جھکایا اور پھر اٹھ کر تیزی سے مڑا اور تقریباً بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''جگت داروں نے اگر یہ کہا ہے تو اس میں ضرور کوئی بات ہو گی''...... پنڈت امرناتھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو کمرے کے کونے میں موجود دروازہ کھلا اور ایک نوجوان پجاری اندر داخل ہو کر اس کے سامنے جھک گیا۔

''مہاجگت کو میری طرف سے اطلاع دو کہ وہ فوری جگت داروں کی پنچائیت بلائے۔ ہم اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''جو حکم آقا''...... اس نوجوان پجاری نے کہا اور پھر مڑ کر اسی انداز میں باہر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔

''آقا۔ پنچائیت طلب کر لی گئی ہے اور آپ کا انتظار ہے''۔ آنے

والے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ''...... پنڈت امرناتھ نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے ایک طرف رکھی ہوئی لکڑی کی کھڑاویں پہنیں اور پھر ٹک ٹک کی آوازیں نکالتا ہوا وہ پختہ فرش پر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا رخ اسی کونے والے دروازے کی طرف تھا جہاں سے اسے پنچائیت کی طلبی کی اطلاع دی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو فرش پر موجود پانچ ادھیڑ عمر پجاری نہ صرف اٹھ کر کھڑے ہو گئے بلکہ انہوں نے دونوں ہاتھ باندھ کر اور سر جھکا کر اسے پرنام کیا۔

''بیٹھو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا اور خود بھی ان کے درمیان دری پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا جبکہ باقی پجاری دوزانو ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

''مجھے رام دیو نے پنچائیت کا فیصلہ پہنچایا ہے لیکن یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے۔ مجھے بتایا جائے۔ کیا پنچائیت کے نزدیک میں اتنا گیا گزرا ہوں کہ ایک آدمی مجھے پریشان کر سکتا ہے۔ کیا پنچائیت کو یہ معلوم نہیں کہ میں مسلمانوں کے بڑے بڑے رشیوں سے بھی زیادہ بڑا اور طاقتور رشی ہوں''...... پنڈت امرناتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم نے فیصلہ اس لئے کیا ہے مہاراج کہ ہم نے اس آدمی عمران کے بارے میں تمام معلومات حاصل کی ہیں۔ یہ آدمی صرف روشنی کا آدمی نہیں ہے بلکہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ بھی ہے

اور بے حد ذہین واقع ہوا ہے۔ یہ آپ کے خلاف صرف جادو وغیرہ کے حربے استعمال نہیں کرے گا بلکہ یہ اپنی ذہانت، ہوشیاری اور تیز طراری کی وجہ سے آپ کو پریشان کرے گا اور آپ کی پریشانی پورے کافرستان بلکہ کافرستانی مذہب کی پریشانی ہے۔ آپ جیسا رشی اس جگ میں دوبارہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ پورے کافرستان کو آپ پر فخر ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ آپ کو ہوشیار رہنے کا فیصلہ سنایا جائے''...... ایک قدرے زیادہ بوڑھے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بھی ہو۔ ایک عام منش میرے مقابلے میں کیا کر سکتا ہے۔ ہماری طاقتیں، ہمارے بیر، ہمارے کلوے اسے ایک لمحے میں پچھاڑ دیں گے چاہے اس کے اندر کتنی بھی روشنی ہو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''مہاراج۔ میں مہا جگت ہوں اور طویل عرصے سے مہا جگت چلا آ رہا ہوں اس لئے پرماتما نے مجھے وہ آنکھ دی ہے جو صرف مہا جگت کو دی جاتی ہے۔ اس آنکھ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ آدمی آپ کے خلاف کام بھی کرے گا اور آپ کو پریشان بھی کرے گا۔ اس کا ایک حل ہے اور وہ حل میں ابھی تک سامنے نہیں لایا لیکن اب اس کے سامنے لانے کا وقت آ گیا ہے''...... اس بوڑھے نے کہا تو پنڈت امرناتھ اور باقی پجاری چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ یہ پنچائیت ہے۔ کھل کر بات کرو''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''اب آپ کے حکم پر میں یہ حل پیش کرتا ہوں کہ آپ براہ راست اس عمران کے مقابلے پر نہیں آئیں گے بلکہ اس کا مقابلہ شری رمیش کریں گے جن کی مدد ان کے تین شری کریں گے کیونکہ آپ کا براہ راست پاکیشیا کے ایک عام سے آدمی کے مقابلے پر آنا نہ صرف کافرستان بلکہ کافرستانی مذہب کی شدید توہین ہے۔ شری رمیش اس آدمی کا خاتمہ آسانی سے کر لیں گے''...... مہا جگت نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں یہاں سے چلا جاؤں''...... پنڈت امرناتھ نے چونک کر کہا۔

''ہاں مہاراج۔ آپ گنپ پہاڑ کی غار میں بسیرا کر لیں اور وہاں پوجا کریں تاکہ یہ آدمی وہاں تک پہنچ ہی نہ سکے''...... مہا جگت نے کہا۔

''لیکن یہ آدمی میرے خلاف کیوں کام کرے گا۔ مجھے تو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ چوراس محل اور کلجگ کے خلاف کام کرے گا اور پھر پاکیشیا میں کسی کو یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ اس فیاض پر کالا جادو میں نے کرایا ہے کیونکہ میں نے یہاں سے براہ راست اپنے بھیروں کے ذریعے یہ کام کرایا تھا''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''اس لئے مہاراج کہ جب تک یہ آپ کو پریشان نہیں کرے گا

تب تک وہ چور اس محل کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ یہ قانون ہے اور آپ بھی اس قانون سے اچھی طرح واقف ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ آدمی کیسے آپ کے بارے میں معلوم کرے گا تو یہ ہمارا دردسر نہیں ہے۔ اگر وہ آپ کو تلاش نہیں کر سکے گا تو سارا معاملہ ہی ختم ہو جائے گا اور اگر کرے گا تو شری رمیش کے ہاتھوں ختم ہو جائے گا۔ اس طرح چور اس محل بھی بچ جائے گا اور کلجگ بھی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ پوری کالی دنیا بچ جائے گی اور یہ میرا بطور مہا جگت فیصلہ ہے اور میں جگت داروں سے پوچھتا ہوں کہ کیا انہیں یہ فیصلہ منظور ہے''...... مہا جگت نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''ہمیں منظور ہے''...... سب جگت داروں نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اب مجھے اپنی تمام طاقتوں سمیت گنپ پہاڑ کی گپھا میں رہنا ہی پڑے گا لیکن اس کی کوئی مدت بھی مقرر ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''ہاں۔ صرف تین ماہ تک۔ اس دوران میں دیکھ رہا ہوں کہ معاملات حتمی طور پر ختم ہو جائیں گے''...... مہا جگت نے کہا تو پنڈت امرناتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سلیمان شاپنگ کر کے واپس آیا ہو گا اور پھر چند لمحوں بعد سلیمان شاپنگ بیگز اٹھائے دروازے کے سامنے سے گزرتا نظر آیا۔

''سلیمان''...... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

''آیا صاحب''...... سلیمان نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔

''جی صاحب''...... سلیمان نے کہا۔

''سلیمان۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک بار پھر حافظ عبداللہ کے پاس چلنا چاہئے لیکن میں اس لئے رک گیا ہوں کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائیں۔ ایسے لوگ ناراض بہت جلد ہو جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

"آپ کیوں ان کے پاس جانا چاہتے ہیں۔ اس روز انہوں نے پوری تفصیل سے تو آپ کو سمجھا دیا تھا"...... سلیمان نے کہا۔

"کہاں تفصیل سے سمجھا دیا تھا۔ میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔ کس کس کو ساتھ لے جاؤں۔ میں تو قطعاً واضح نہیں ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ اپنے انداز سے اس کو سوچیں صاحب۔ حافظ صاحب کے انداز سے نہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا انداز سیکرٹ ایجنٹوں والا ہے۔ آپ ٹارگٹ فکس کرتے ہیں اور پھر اس ٹارگٹ کو کور کرنے کے لئے پوری توانائیاں خرچ کر دیتے ہیں۔ اس ٹارگٹ کو نظر میں رکھتے ہوئے اور پیش آنے والے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرت ہیں۔ وہاں جانے سے پہلے تمام معلومات جو آپ کے وہاں کام آ سکیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر آپ مشن پر روانہ ہو جاتے ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے اس مشن کو کور کر کے واپس آ جاتے ہیں"...... سلیمان نے باقاعدہ سائنسی انداز میں تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے واقعی حقیقت سے بھرپور تجزیہ کیا ہے"...... عمران نے

کہا۔

"اب حافظ صاحب کا انداز کیا ہے۔ وہ روشنی کے آدمی ہیں۔ انہوں نے آپ کو ایک مقام بتا دیا۔ وہاں موجود طاقتوں کے بارے میں اور ان سے تحفظ کے بارے میں ہدایات دے دیں اور یہ بھی سمجھا دیا کہ باقی کام آپ خود کر لیں گے۔ ان کا چونکہ انداز ہی ایسا ہے اس لئے آپ مزید مل کر کچھ حاصل نہ کر سکیں گے۔ آپ کو ایک ٹارگٹ دے دیا گیا ہے۔ اب آپ اپنے مخصوص انداز میں اسے کور کریں"...... سلیمان نے کہا۔

"لیکن سیکرٹ ایجنٹی کے ٹارگٹ میں تو میرے پاس معلومات حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع ہوتے ہیں۔ یہاں میں کس سے معلومات حاصل کروں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ آپ نے چوراس محل میں موجود بت کلجگ کو توڑنا ہے اور اس چوراس محل کو تباہ کرنا ہے۔ آپ کافرستان پہنچ جائیں۔ یقیناً کالی دنیا کے لوگوں تک آپ کے اس ارادے کی خبر پہنچ جائے گی اور وہ خود ہی آپ کے مقابلے پر آ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ خود جانتے ہیں کہ ٹکرانے والوں کے ذریعے کیسے آگے بڑھا جا سکتا ہے"...... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"ویری گڈ سلیمان۔ ویری گڈ۔ تم واقعی بغیر فیس کے بہترین مشورے دینے والے ہو۔ ویری گڈ۔ تم نے میرا مسئلہ حل کر دیا۔

ویری گڈ''...... عمران نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ اناڑیوں کو تو سکھانا ہی پڑتا ہے اور وہ بھی مفت''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں طاہر''...... عمران نے کہا۔

''آپ۔ کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

''میں نے کالے جادو کے خلاف مشن پر کافرستان جانا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے جاؤں اور اگر تم اجازت دو تو جولیا کو بھی اس مشن میں شامل کر لیا جائے تاکہ خواتین کی نمائندگی ہو سکے کیونکہ آج کل ہمارے ملک میں خواتین کی نمائندگی کا بڑا شور ہے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''یہ کون سا مشن ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''وہی سوپر فیاض والا''...... عمران نے جواب دیا۔

''سوپر فیاض تو ٹھیک ہو گیا ہے۔ پھر آپ کافرستان کیا کرنے جا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بعد میں آ کر تفصیل بتاؤں گا۔ فی الحال یہاں میرا استاد

آغا سلیمان پاشا میرے سر پر موجود ہے اور اگر میں نے کوئی غلط بات کر دی تو ایک اور مزید مفت مشورہ بھگتنا پڑے گا۔ تم بس ایسا کرو کہ جب میں تمہیں جولیا کے فلیٹ سے فون کروں تو تم مجھے اجازت دے دینا''...... عمران نے کہا۔

''کس بات کی اجازت''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ٹیم کو ساتھ لے جانے کی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ سرکاری مشن تو نہیں ہے عمران صاحب۔ اس لئے میں کیسے اجازت دے سکتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم ٹیم کی چھٹیاں تو منظور کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن آپ کے کہنے پر نہیں کیونکہ آپ تو سیکرٹ سروس کے ممبر ہی نہیں ہیں۔ البتہ جولیا کے کہنے پر ایسا ہو سکتا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''زیادہ بانس پر نہ چڑھو۔ میں نے اگر جولیا کو پٹی پڑھا دی تو وہ ڈپٹی ایکسٹو ہونے کی بناء پر چھٹیاں خود بھی منظور کر سکتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''آپ لاکھ پٹیاں پڑھا لیں۔ جولیا ایسا نہیں کر سکتی۔ بہر حال آپ جولیا سے فون کروا دیں تاکہ ایکسٹو کی اصول پسندی قائم رہے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''او کے''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے

پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ میں تمہارے فلیٹ پر آ رہا ہوں۔ تم صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ کو فوری بلوا لو ایک مشن کی تیاری ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن چیف نے تو کسی مشن کی بات نہیں کی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف کو کیا پتہ۔ وہ تو بس دانش منزل میں بیٹھا رعب جھاڑتا رہتا ہے ورنہ سب کچھ تو مجھے معلوم ہوتا ہے۔ اب یہ میری مرضی کہ میں پہلے تمہارے چیف کو بتاؤں یا تمہیں''...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ اصول کے خلاف ہے۔ پہلے تم چیف کو بتاؤ۔ پھر چیف ہم سے بات کرے گا''...... جولیا نے کہا۔

''اچھا۔ تم ساتھیوں کو اکٹھا کرو۔ وہاں سب کے سامنے چیف سے بات ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم آخر کیا کر رہے ہو۔ آج سے پہلے تو تم نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا''...... جولیا نے یکلخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ویسے کہا تو یہی جاتا ہے کہ خوبصورت خواتین پریشانی کے دوران مزید خوبصورت دکھائی دیتی ہیں لیکن اب یہاں فون پر تمہاری تصویر بھی نہیں آ رہی اس لئے اگر تم نے پریشان ہی ہونا ہے تو کم از کم میری موجودگی میں ہونا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ مشن سرکاری نہیں ہے ماورائی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے اکیلے چیف سے بات کی تو چیف خواہ مخواہ اکڑ جائے گا۔ البتہ جب ڈپٹی ایکسٹو اسے کہے گی تو پھر اسے ماننا ہی پڑے گا''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے پوری تقریر کر ڈالی۔

''ماروائی۔ تمہارا مطلب ہے کہ پھر وہی شیطانی سلسلہ''...... جولیا نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سب کو اس میں شریک کروں کیونکہ شیطان بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پناہ مانگتا ہو گا اس لئے وہ تمہارا نام سن کر ہی رفو چکر ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''ہم نہیں بلکہ تم مجسم شیطان ہو۔ بہرحال آ جاؤ میں ساتھیوں کو کال کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

''صاحب۔ آپ نے شاید اس معاملے کو مذاق سمجھ لیا ہے لیکن یہ مذاق نہیں ہے۔ آپ کسی بڑی آزمائش میں پھنس سکتے ہیں''۔

سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسی آزمائش"...... عمران نے پوچھا۔

"صاحب۔ آپ شاید اس بات پر مطمئن ہیں کہ کالی دنیا کے پنڈت اور پجاری آپ پر کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکتے لیکن ایک بات بتا دوں کہ آپ کالے جادو کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ اس کی جڑیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور شیطان تو ہر وقت موقع کی تاک میں رہتا ہے۔ آپ کی معمولی سی غفلت آپ کو پلک جھپکنے میں کہیں سے کہیں پہنچا سکتی ہے"...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ شیطان سے ڈر کر اب میں ہنسنا بولنا بھی چھوڑ دوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شیطان سے نہ ڈریں۔ شیطان کی شیطانیت سے ڈریں اور ہر وقت شیطان مردود کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیں۔ معمولی غفلت انسان کو بعض اوقات تحت الثریٰ میں گرا دیتی ہے"...... سلیمان نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اس قدر سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ویران محل کو تباہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا کلام ایسی روشنی ہے کہ پوری دنیا کے اندھیرے مل کر بھی اس کی ایک کرن کا مقابلہ نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی پناہ میں رکھے۔ میں تو پھر بھی یہی کہوں

گا کہ آپ اسے سنجیدگی سے لیں"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔

"تمہارے خلوص میں شک نہیں ہے لیکن تم مجھے خوفزدہ کرنا چاہتے ہو جو میں نہیں ہو سکتا۔ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اس کے دل سے باقی سب خوف خودبخود نکل جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور مڑ کر واپس ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس رہائشی پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی تو وہاں اسے صرف صفدر کی کار کھڑی دکھائی دی۔ اسے معلوم تھا کہ صفدر قریب ہی رہائش پذیر ہے اس لئے وہ سب سے پہلے پہنچ گیا تھا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل پر پہنچا اور پھر جولیا کے فلیٹ کے سامنے پہنچ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"فلیٹ کے اندر تو تم خود ہی ہو جبکہ فلیٹ سے باہر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بنفس نفیس بلکہ بوجود خود موجود ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی لیکن دوسری طرف سے کچھ کہے بغیر رابطہ ختم کر دیا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صفدر موجود تھا۔

"ارے کیا مطلب۔ تم نے جولیا کی آواز کی نقل اس قدر

ماہرانہ انداز میں کی ہے کہ میں بھی نہ پہچان سکا''...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ مہارت آپ میں ہے۔ جولیا نے مجھے کہا ہے کہ آپ آئے ہیں اس لئے دروازہ کھول دوں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو تم دربان ہو لیکن بہشت کے دربان کا نام صفدر تو نہیں بلکہ رضوان بتایا گیا ہے''...... عمران نے اندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''رضوان تو آپ کے شاگرد ٹائیگر کا نام ہے شاید''...... صفدر نے دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

''اسے جنگل خالی ملا تو وہ رضوان کی بجائے ٹائیگر بن گیا کہ چلو جنگل کی شہزادی نہ سہی جنگل کی شیرنی ہی سہی''...... عمران نے سٹنگ روم میں پہنچتے ہوئے کہا۔

''وہ شیرنی اسے روزی راسکل کی شکل میں مل چکی ہے''۔ صفدر نے جواب دیا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سٹنگ روم میں صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ اسی لمحے جولیا چائے کی پیالیاں ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوئی۔

''ارے۔ یہ دو تین پیالیوں سے کام نہیں چلے گا۔ ابھی چائے پینے والوں کا ایک لشکر پہنچنے والا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ان کو بھی مل جائے گی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پیالیاں رکھ کر وہ ایک بار پھر کچن میں گئی اور پھر وہ واپس آئی تو

ٹرے میں خالی پیالیاں اور بڑا سا فلاسک رکھا ہوا تھا۔

''ارے واہ۔ یہ سارا فلاسک اگر میرے لئے بنایا گیا ہے تو میں خواہ مخواہ ایک پیالی کے لئے آغا سلیمان پاشا کا منتیں کرتا رہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا صرف مسکرا دی جبکہ صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر ان کے چائے پینے تک ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی آ گئے۔ جولیا نے انہیں بھی چائے پیش کی۔ سب سے آخر میں صالحہ آئی۔

''عمران صاحب۔ جولیا نے بتایا ہے کہ آپ کسی ماورائی مشن پر جا رہے ہیں''...... صالحہ نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''تم اسے خلائی مشن کہہ سکتے ہو کیونکہ ماورائی کا مطلب بھی بلندی ہی ہوتا ہے اور خلاء بھی بلندی کی طرف ہی اشارہ کرتی ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس کے بارے میں کوئی تفصیل تو بتائیں''۔ صفدر نے کہا۔

''کالا جادو کا نام سنا ہوا ہے تم نے''...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑی۔

''ہاں اور کہا جاتا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک عمل ہے جس میں دوسرے کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے لیکن یہ کام تو کافرستان کے لوگ کرتے ہیں۔ یہاں پاکیشیا میں تو شاید کوئی مسلمان اس کا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں عامل کو حرام کھانا پڑتا ہے اور پھر وہ

کام کرتا ہے جو شیطان کو پسند ہو''...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''دولت کا لالچ انسان کو تحت الثریٰ میں گرا دیتا ہے۔ پھر حرام حلال کی تمیز ہی ختم ہو جاتی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر سوپر فیاض پر ہونے والے اٹیک سے لے کر خواجہ امیر نانبائی اور حافظ عبداللہ سے ہونے والی ملاقات کی تفصیل بتا دی۔

''عمران صاحب۔ یہ لوگ تو انتہائی شیطانیت کے حامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے تو ہمیں روکنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرنا ہے۔ آپ نے اس سے تحفظ کے بارے میں کیا سوچا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''حافظ صاحب نے کہا ہے کہ کردار، ذہن، قلب اور جسمانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ہر وقت باوضو رہنا۔ آیت الکرسی اور معوذتین کا ورد ہمیں ہر شیطانی حربے سے تحفظ دے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن عمران صاحب۔ جن سے ہمارا مقابلہ ہو گا ان کا خاتمہ کیسے ہو گا۔ کیا ہمارے ورد سے وہ ہلاک ہو جائیں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات واقعی قابل غور ہے۔ ان ساری باتوں سے ہم ان کے حملوں سے محفوظ تو رہ سکتے ہیں لیکن ہمارا مشن صرف اپنی حفاظت تو نہیں ہے۔ ہم نے تو ان کا خاتمہ کرنا ہے''...... عمران نے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کالے جادو میں ہر قسم کی شیطانی طاقتیں شامل ہوتی ہیں۔ ایسی شیطانی طاقتیں جن کے بارے میں شاید ہمیں علم تک نہ ہو اس لئے ہمیں اس سلسلے میں آگے بڑھنے سے پہلے اس بارے میں پوری معلومات حاصل کر لینی چاہئیں''...... صفدر نے کہا۔

''معلومات کہاں سے لیں۔ اس موضوع پر تحقیقی کتابیں بھی تو نہیں ہوتیں۔ بس ایسے ہی ڈھکوسلے سے لکھ دیتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک بار پھر حافظ عبداللہ صاحب سے رجوع کرنا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں نے سید چراغ شاہ صاحب کو بھی دیکھا ہے۔ وہ بس اشارے کر دیتے ہیں۔ اس طرح تفصیل نہیں بتاتے جس طرح ہمیں چاہئے۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کالے جادو کے عامل سے ملیں۔ وہ دولت کے لالچ میں ہمیں تفصیل بتا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ تفصیل کیا بتائے گا۔ دو چار الٹے سیدھے نام لے دے گا لیکن وہ انہیں ختم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں بتا سکتا''...... صفدر نے کہا۔

''میرے خیال میں یہ بھی شیطانی حربہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں ایسی باتیں ڈال دی جائیں جس سے ہماری قوت عمل مفلوج

ہو کر رہ جائے اور ہم مارے مارے پھرتے رہیں کہ پہلے تفصیل معلوم ہو پھر آگے بڑھیں۔ اگر یہ کام کرنا ہے تو ہمیں قدم آگے بڑھانے چاہئیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری رہنمائی خودبخود ہوتی چلی جائے گی''...... تنویر نے کہا تو سب اسے اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں تنویر سے ایسی فلسفیانہ بات کی توقع نہ تھی۔

''تم ٹھیک کہتے ہو تنویر۔ شیطان کا ایک کام وسوسے ڈالنا بھی ہے''...... عمران نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ اس چوراس محل میں وہ کیا نام بتایا تھا آپ نے، کلجگ۔ اس کی تباہی سے کیا کالا جادو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے گا لیکن یہ تو شیطانی سلسلہ ہے اور جب تک شیطان موجود ہے یہ سلسلہ بھی کسی نہ کسی انداز میں چلتا رہے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ یہ خیر و شر کا سلسلہ تو ابد تک چلتا رہے گا لیکن میرا خیال ہے کہ اگر عمران کو یہ کام اس انداز میں سونپا گیا ہے تو اس کا بہرحال فائدہ ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''حافظ عبداللہ سے میری اس ٹاپک پر بات ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ چوراس محل اور کلجگ کی تباہی سے کالے جادو کے عمل میں طویل وقفہ آ جائے گا اور اس وقفے کے دوران خلق خدا ان خوفناک شیطانی حربوں سے محفوظ رہے گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہماری رہنمائی کریں گی کیونکہ ہم کسی ذاتی مفاد کے لئے تو نہیں لڑ رہے''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں تو تمہارے چیف کی نوک جھونک سے آزاد ہوں لیکن تم تو چیف کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتے۔ ویسے میں چاہتا تو تمہاری بجائے صرف جوانا اور ٹائیگر کو ساتھ لے لیتا لیکن میرا وجدان کہہ رہا ہے کہ اس معاملے میں ذہانت اور تجربہ بھی بے حد کام آئے گا اس لئے میں تمہیں ساتھ رکھنا چاہتا ہوں لیکن ایک بات میں بتا دوں کہ اگر تم میں سے کوئی بھی اس مشن پر کسی بھی وجہ سے نہ جانا چاہے تو کھل کر بتا دے۔ بعد میں اگر کسی نے واپسی کا سوچا تو پھر اس کی واپسی عالم بالا میں تو ہو سکتی ہے اس دنیا میں نہیں ہو سکتی اور یہ بھی معاملہ صاف کر دوں کہ بظاہر یہ ہمیں ایک عام سی مہم نظر آتی ہے لیکن درحقیقت یہ انتہائی خطرناک لڑائی ہے جس میں ہمیں ہر قسم کی آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کی مہربانی ہے عمران صاحب کہ آپ نے اس مہم میں ہمیں ساتھ رکھنے کا سوچا۔ ہم دل و جان سے اس مہم میں حصہ لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت سے انشاء اللہ اس خوفناک جادو کو جس نے دنیا بھر کو عموماً اور پاکیشیائی عوام کو خصوصاً اپنے شیطانی عمل میں جکڑ رکھا ہے نیست و نابود کر دیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''شیطان دوسروں کو بھٹکانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ یہ کالا جادو بھی اس کا انتہائی خوفناک حربہ ہے۔ اس سے لاکھوں افراد کو اس نے سیدھے راستے سے بھٹکایا ہو گا اور مسلسل بھٹکا رہا ہے۔ یہ ہمارے لئے باعث اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تحفظ کے لئے ہمیں منتخب کیا ہے''...... صالحہ نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا۔

''اب تم چیف کو فون کرو اور اسے تفصیل بتا کر اس سے کہو کہ وہ تمہیں اس مشن پر کام کرنے کی اجازت دے دے''...... عمران نے کہا۔

''یہ مشن سرکاری تو نہیں ہے اس لئے ہمیں رخصت لینا پڑے گی''...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جولیا بول رہی ہوں باس۔ یہاں میرے فلیٹ پر عمران، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ موجود ہیں۔ عمران ایک ماورائی مشن پر کافرستان جانا چاہتا ہے۔ ہم نے اس سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمیں بھی ساتھ لے جائے۔ فی الحال ہمارے پاس کوئی مشن نہیں ہے اس لئے ہم اس مقدس مشن پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ

ہماری رخصت منظور کر لیں اور مشن پر جانے کی اجازت دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی''...... جولیا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''رخصت کی اجازت تو دی جا سکتی ہے لیکن یہ سیکرٹ سروس کا مشن نہیں ہے اس لئے مشن پر جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ البتہ رخصت کے دوران کوئی پابندی نہیں ہو گی کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں لیکن یہ ماورائی مشن ہے کیا''...... ایکسٹو نے کہا تو جولیا نے مختصر طور پر تفصیل بتا دی۔

''او کے۔ تمہاری رخصت تو میں منظور کر رہا ہوں لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اگر اس دوران تمہاری ضرورت پڑ گئی تو تمہیں سب کچھ چھوڑ کر فوری واپس آنا ہو گا''...... چیف نے کہا۔

''یس باس۔ ہم تیار ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''او کے۔ رسیور عمران کو دو''...... چیف نے کہا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے رسیور لے کر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''عمران۔ میں تمہیں اس سلسلے میں کام کرنے سے تو نہیں روک سکتا اور نہ ہی روکنا چاہتا ہوں لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران کے تحفظ کی ذمہ داری اب تمہاری ہے اس لئے تم اس بات کا خیال رکھو گے''...... ایکسٹو نے کہا۔

"تحفظ کی کوئی گارنٹی میں نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود حق کی راہ میں کام کرنے والوں کا تحفظ فرماتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن پھر بھی تم نے ہر طرح سے ان کا خیال رکھنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ رکاوٹ تو دور ہوئی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں کہاں جانا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کہاں جانا ہے۔ کافرستان جانا ہے اور کہاں جانا ہے"۔ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کافرستان کسی ایک مقام کا نام تو نہیں ہے اور اب تو شیطانی حربے قدم قدم پر موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہم چوراس محل پہنچ جائیں۔ ہمیں روکنے والے خودبخود سامنے آ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اس معاملے میں چیف کا کافرستان میں ایجنٹ ناٹران بھی ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران۔ تم اس سے رابطہ کرو۔ وہ وہاں رہتا ہے اس لئے لازماً وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اسے کیا کہوں کہ وہ کالے جادو کے معاملے میں ہماری مدد کرے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے یہ آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پورا نام شاید آپ مع ڈگریاں اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کو اعلیٰ تعلیم یافتہ سمجھا جائے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصل عمران بول رہا ہے جو ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... عمران نے کہا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ہمیں ویسے بھی یقین ہے کہ آپ اصل ہی ہیں۔ فرمائیں کیسے یاد کیا"...... ناٹران نے کہا۔

"فون کا رسیور اٹھایا، نمبر پریس کئے اور یاد کرنے کا پراسس مکمل ہو گیا"...... عمران نے جواب دیا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"واقعی میرے سوال کا بہترین جواب یہی ہو سکتا ہے"۔ ناٹران

نے کہا۔

''چلو تم نے اسے بہترین تسلیم کر لیا ہے تو پھر بہترین ہی ہو گا لیکن اب تم نے میرے سوال کا جواب بھی بہترین ہی دینا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''بھلا میں آپ جیسا اعلیٰ تعلیم یافتہ تو نہیں ہوں البتہ کوشش ضرور کروں گا۔ فرمائیں''...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

''کالے جادو کے بارے میں تم کیا جانتے ہو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں''...... ناٹرن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

''ہاں۔ میں تمہیں مختصر طور پر پس منظر بتا دیتا ہوں کہ میں کیوں سنجیدہ ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سوپر فیاض کے ساتھ ہونے والے واقعہ سے لے کر خواجہ امیر نانبائی اور حافظ عبداللہ کی ملاقات تک مختصراً بتا دیا۔

''تو آپ کالے جادو کے اس نیٹ ورک کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں نے پوچھا ہے کہ اس معاملے میں تمہارے پاس کوئی معلومات ہوں تو مجھے معلوم ہو جائیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں۔

میں آپ کے لئے خاصی حد تک معلومات حاصل کر لوں گا''۔ دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

''کہاں سے معلوم کرو گے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یہاں دارالحکومت میں ایک علامہ ہیں۔ وہ علم نجوم اور ایسے ہی نجانے کتنے علوم کے ماہر ہیں۔ میرے ان سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ میں ان سے بات کروں گا۔ انہیں اس بارے میں لازماً یا تو معلومات ہوں گی یا وہ حاصل کر لیں گے''...... ناٹران نے کہا۔

''وہ خود کالے جادو میں ملوث نہ ہوں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے یاد ہے ایک بار کالے جادو کی بات ایک محفل میں آ گئی تو انہوں نے اسے سخت برا بھلا اور انسانیت کے خلاف کہا تھا''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''کیا نام ہے ان کا اور کیا کرتے ہیں وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''علامہ حسن خان ان کا نام ہے اور یہاں یونیورسٹی میں تاریخ پڑھاتے ہیں۔ ویسے انہوں نے کافرستان کی قدیم تاریخ میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کروں گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''میرے خیال میں ناٹران کھوج نکال لے گا''...... صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اس میں آپ نے ڈاکٹر احسن کا بھی ذکر کیا تھا جس پر سب سے پہلے کالا جادو کیا گیا لیکن آپ نے ڈاکٹر کریم اور سوپر فیاض کے بارے میں تو بتا دیا تھا کہ ان پر کالے جادو کا توڑ کر دیا گیا ہے لیکن ڈاکٹر احسن کا کیا ہوا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"انہیں پہلے ڈاکٹر صدیقی نے گریٹ لینڈ بھجوا دیا تھا لیکن جب وہاں بھی ان کا علاج نہ ہو سکا تو انہیں یہاں واپس بلوا لیا گیا۔ ہمارے پاس وہ حافظ عبداللہ والی بوتل موجود تھی جس میں ان کے بقول آب زم زم تھا جس پر مقدس کلام پڑھا گیا تھا اور جس کے دو قطروں نے سوپر فیاض کو اس خوفناک عمل سے باہر نکال دیا تھا۔ میرے کہنے پر سلیمان نے جا کر ڈاکٹر احسن کو بھی وہ پانی پلایا اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا۔ ڈاکٹر احسن ٹھیک ہو گئے لیکن ابھی ہسپتال میں ہی ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے انہیں چند روز کے ریسٹ کے لئے روک لیا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے ناٹران سے دوبارہ رابطہ کیا۔

"علامہ صاحب سے رابطہ ہوا ہے تمہارا یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ان سے فون پر بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تم یہ بات پاکیشائی عمران کے لئے کر رہے ہو حالانکہ میں نے انہیں آپ کا نام نہیں بتایا تھا بلکہ اپنے طور پر ان سے کالے جادو کے

خلاف کام کرنے کی بات کی تھی جس پر میں نے انہیں اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ کالے جادو کے دو بڑے عاملوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ عمران چوراس محل اور کلجگ کی تباہی کے لئے کافرستان آنے والا ہے اور انہوں نے اس سے نمٹنے کے لئے اپنی تیاریاں زور شور سے شروع کر دی ہیں۔ جس پر میں نے علامہ صاحب سے کہا کہ اس معاملے میں ہماری مدد کریں تو انہوں نے وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ ہی شرط لگا دی کہ عمران کو کہا جائے کہ وہ پہلے مجھ سے مل لے۔ پھر آگے بات ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ عمران سے کہہ دیا جائے کہ کافرستان میں داخل ہونے سے پہلے پاکیشیا میں کالے جادو کے ایک بڑے مرکز کو ختم کر دے ورنہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے والدین پر کالے جادو کا خوفناک حملہ کیا جا سکتا ہے جس سے ان کی ہلاکت تو نہ ہو سکے گی لیکن انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... ناٹران نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا میں علامہ صاحب سے براہ راست فون پر بات کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ آپ کے بڑے مداح ہیں۔ میں ان کا فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ وہ اس وقت اس نمبر پر موجود ہیں۔ آپ دس منٹ بعد ان سے اس نمبر پر بات کر سکتے ہیں۔ میں انہیں فون

کر کے کہہ دوں گا“...... ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ بعد ان سے بات کروں گا“۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ان علامہ صاحب کو کیسے علم ہو گیا“...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں بھی پہلے تمہاری طرح حیران ہوا تھا لیکن اب میں نے حیران ہونا چھوڑ دیا ہے۔ اس دنیا میں ابھی نادیدہ قوتیں، طاقتیں روشنی کی اور اندھیرے کی دونوں طرح کی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر کسی حیثیت کے حامل نظر نہیں آتے لیکن ان کے اندر ایک سمندر موجزن ہوتا ہے“...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور ناٹران کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہاں سے کافرستان کا رابطہ نمبر اور کافرستانی دارالحکومت کا رابطہ نمبر اسے معلوم تھا اس لئے وہ رسیور اٹھا کر مسلسل نمبر پریس کرتا چلا گیا۔

”حسن خان عرض کر رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجے میں بڑھاپے کی مخصوص کپکپاہٹ موجود تھی۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے

مخصوص انداز میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ برادر حافظ عبداللہ کی طرح میں بھی بار بار اگر تمہاری ڈگریاں دوہراؤں تو تم شرمندہ تو نہیں ہو گے“۔ حسن خان نے سلام کا مکمل جواب دے کر مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آپ حافظ عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں“...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ماورائی معاملات سے تعلق رکھنے والا کون انہیں نہیں جانتا۔ ویسے تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں سید چراغ شاہ صاحب کی قربت حاصل ہے جبکہ ہم جیسے تو ان کی قربت کے لئے ترستے ہی رہتے ہیں۔ میرا پورے خلوص سے یہ اعتقاد ہے کہ ایسے صاحب حال لوگوں کی ایک لمحے کی صحبت انسان کو کندن بنا دیتی ہے۔ بہرحال تمہارے آدمی نے مجھ سے کالے جادو کی بات کی تھی اور میں نے اسے جو بتایا وہ اس نے تمہیں بتا دیا ہو گا۔ تم ہچکچا کیوں رہے ہو۔ تمہیں مشہور شاعر کا وہ شعر یاد ہی ہو گا کہ عشق آتش نمرود میں بے خطر کود پڑا جبکہ عقل لب بام بیٹھی محو تماشہ ہے۔ تو تم اب لب بام سے نیچے آ جاؤ۔ ان معاملات میں عقل کی بجائے عشق سرخرو کراتا ہے۔ میں نے تمہارے آدمی کو بتایا تھا کہ کافرستان آنے سے پہلے پاکیشیا میں ہونے والی خوفناک سازش کا خاتمہ کر دو ورنہ تمہیں شاید سب کچھ چھوڑ کر واپس جانا پڑے گا اور یہ بات تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے“۔

علامہ حسن خان نے آخر میں سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’اسی لئے میں نے خود آپ کو فون کیا ہے کہ آپ مجھے اس بارے میں تفصیل بتا دیں‘‘...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’تمہارے والدین نیک فطرت ہیں اور خاص طور پر تمہاری والدہ تو انتہائی نیک بخت ہیں۔ وہ نیک شعار، انتہائی سخی اور انتہائی ہمدرد شخصیت ہیں اس لئے ایسے اشخاص پر شیطان یا اس کی کسی طاقت کا آسانی سے قبضہ نہیں ہو سکتا لیکن شیطان کی مکارانہ اور شاطرانہ تدبیریں ایسی ہوتی ہیں کہ عام انسان اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ شیطان کو معلوم ہے کہ تم اس کا ایک بہت بڑا حربہ ناکارہ کرنے کے لئے نکل رہے ہو کیونکہ کالا جادو خالصتاً شیطانی عمل ہے۔ جو لوگ اس میں ملوث ہوتے ہیں سوائے ان کے جو صرف دکاندار ہیں انہوں نے اپنی روحیں شیطان کو سونپ رکھی ہوتی ہیں اس لئے وہ بھی ہر حربہ استعمال کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ تمہارے کالے جادو کے خلاف کام کرنے کا معلوم ہوتے ہی شیطان اور شیطانی قوتوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ تم اپنی ذہانت، کارکردگی، خلوص اور محنت سے آگے ہی بڑھتے رہو گے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ساتھ تمہیں حاصل ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ تمہارے اندر جدوجہد کا جذبہ کبھی ماند نہیں پڑتا اس لئے انہیں کالے جادو کے سب سے

بڑے مرکز چوراس محل اور اس کی سب سے بڑی نشانی کلجگ کی تباہی کا یقینی خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے تمہارے خلاف ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ جب تم کافرستان براہ راست ان شیطانی طاقتوں کے مقابل آؤ گے تو پھر تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہو گا۔ آگے بڑھنے کا۔ واپسی کا کوئی راستہ نہ ہو گا کیونکہ درمیان میں تمہاری واپسی، تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے ناقابل تلافی حد تک نقصان دہ ثابت ہو گی اس لئے تمہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا جائے گا اور اس کے لئے وہ تمہارے والدین کے پاس جا کر انہیں بتائیں گے کہ تم اس وقت انتہائی خراب حالت میں فلاں جگہ موجود ہو اور انہیں کوئی ایسا ثبوت بھی دیں گے کہ تمہارے والدین تمہاری محبت میں دیوانہ وار دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں گے جہاں وہ انہیں پہنچانا چاہتے ہوں گے۔ گو ان پر وہ کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکیں گے لیکن بہرحال اس جگہ جانے کے بعد ان پر اثرات ضرور مرتب ہوں گے اور یہ اثرات اتنے سخت ہوں گے کہ وہ دونوں شدید بیمار ہو جائیں گے اور پھر ان کی اس خوفناک بیماری کی اطلاع تمہیں کافرستان میں پہنچائی جائے گی اور تم اس کی تصدیق بھی کر لو گے تو پھر تم سب کچھ بھول بھال کر واپس دوڑو گے اور ان کا منصوبہ کامیاب ہو جائے گا اور پھر یوں سمجھو کہ چراغوں میں روشنی نہ رہے گی اس لئے پہلے اس معاملے کو ختم کر آؤ‘‘...... علامہ حسن خان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو

عمران سمیت سب کے چہرے حیرت کا مرکز بن گئے۔

''اوہ۔ انتہائی خطرناک سکیم ہے لیکن یہ مرکز پاکیشیا میں کہاں ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس مرکز کے بارے میں تفصیل نہیں بتائی جا سکتی کیونکہ ہر عمل کے کچھ قواعد وضوابط ہوتے ہیں اور ان کی پابندی کرنا لازمی ہوتی ہے۔ البتہ اتنا اشارہ دیا جا سکتا ہے کہ پاکیشیائی دارالحکومت کے شمال مغربی نواحی علاقے میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام دیوان پورہ ہے۔ چند ہزار افراد پر مشتمل یہ قصبہ ہے۔ وہاں بڑے بازار میں ایک چائے کا ہوٹل ہے جس کا مالک سیٹھ برخوردار ہے۔ اس سے تمہیں آگے بڑھنے کا راستہ مل سکتا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ ماورائی سلسلہ ہے تمہاری سیکرٹ ایجنسی جیسا کام نہیں ہے کہ تم اسے راڈز میں جکڑ کر اور کوڑے مار کر اس سے سب کچھ معلوم کر لو گے۔ وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ بس میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں''...... علامہ حسن خان نے بات کرتے کرتے اچانک کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ سب ساتھی حیرت سے منہ کھولے یہ سب کچھ سن رہے تھے۔

''عجیب دنیا ہے۔ چھوٹے سے قصبے میں وہ کیوں رہتا ہے۔ یہاں دارالحکومت میں آ جائے''...... صفدر نے کہا۔

''اس دنیا کا ہر شخص کسی نہ کسی پابندی کا شکار ہوتا ہے۔ اب

اس سیٹھ برخوردار سے ملنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیسے عمران صاحب۔ کیا لائحہ عمل اختیار کریں گے آپ''۔ صفدر نے پوچھا۔

''ہر آدمی کی کوئی نہ کوئی کمزوری بہرحال ہوتی ہے اور اگر اس کمزوری کو درست انداز میں استعمال کیا جائے تو شاطر سے شاطر آدمی بھی ہتھیار ڈال دیتا ہے اس لئے پہلے وہاں جا کر اس کی کوئی کمزوری تلاش کرنا ہو گی اور پھر آگے بڑھا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہم سب وہاں جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ تم نے کافرستان جانا ہے۔ یہاں میں ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں گا۔ قصبہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا وہاں بہرحال ایسے لوگ ضرور موجود ہوتے ہیں جن کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہوتا ہے اور یہ لوگ ویسے بھی دوسرں کی کمزوریوں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اس لئے ٹائیگر یہ کام تیزی سے اور آسانی سے کر لے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں بھی ہم آپ کے ساتھ رہیں''...... صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کر لوں گا لیکن ابتدائی طور پر وہاں چھوٹے سے قصبے میں اتنے سارے افراد کا جانا ہر آدمی کو چونکا دے گا''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

چھوٹے سے چائے کے ہوٹل میں تین میزیں اور بارہ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے سٹول پر ایک اونچا لمبا اور خوب مضبوط جسم کا مالک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی لیکن ان میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیزی اور چمک تھی۔ اس کے سر پر بالوں کا گچھا سا تھا۔ بڑی بڑی اور اکڑی ہوئی مونچھیں اور تنگ پیشانی کا مالک یہ سیٹھ برخوردار تھا جبکہ دکان کے سامنے چائے تیار ہوتی تھی اور ایک آدمی وہاں موجود تھا جو تیزی سے چائے بنانے میں مصروف تھا۔ دو لڑکے ہوٹل میں بیٹھے ہوئے افراد کو چائے کی پیالیاں سرو کرنے میں مصروف تھے۔ یہ یہاں کا روز کا معمول تھا۔ دیوان پورہ کے رہنے والے سیٹھ برخوردار کی چائے کے بے حد دلدادہ تھے کیونکہ سیٹھ برخوردار کی چائے بے حد لذیذ ہوتی تھی اور یہاں کے لوگ فارغ وقت میں یہاں آنے اور

چائے پینے کو دنیا کی سب سے بڑی راحت و تفریح سمجھتے تھے اور بعض اوقات لوگ اپنے مہمانوں کو بھی ساتھ لے آتے تھے اور بڑے فخر سے انہیں سیٹھ برخوردار کی چائے پلاتے تھے اور مہمان چائے کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ چھوٹا سا قصبہ ہونے کے باوجود صبح سے رات گئے تک سیٹھ برخوردار کے ہوٹل پر ہر وقت گھما گھمی نظر آتی تھی۔ کاؤنٹر کے سامنے دو بڑے بازوؤں والی کرسیاں موجود تھیں۔ سیٹھ برخوردار سے ملنے کوئی آتا تو سیٹھ اسے اپنے سامنے کرسی پر بٹھاتا تھا اور پھر اس کے لئے ہوٹل کی خصوصی چائے تیار کی جاتی تھی۔ اس وقت سیٹھ برخوردار اپنے سامنے موجود ایک کاپی پر لکھے ہوئے حساب کتاب کو چیک کر رہا تھا۔ یہ حساب کتاب ایک آدمی روزانہ رات کو آ کر لکھتا تھا جس میں دودھ اور چائے کے تمام اخراجات درج ہوتے تھے اور صبح سیٹھ برخوردار سب سے پہلے اس حساب کتاب کو چیک کرتا تھا تاکہ اسے ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہے کہ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں کی جا رہی۔ حساب کتاب چیک کرنے کے بعد اس نے کاپی بند کی اور پھر اسے اٹھا کر کاؤنٹر کے نیچے رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ حساب کتاب کے مطابق وہ اچھے خاصے منافع میں جا رہا تھا۔ اسی لمحے ایک درمیانے قد کا آدمی جس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا دکان میں داخل ہوا تو سیٹھ برخوردار بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی تیز نظریں اس آدمی پر جم سی گئیں۔ وہ

آدمی سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا ہوا اس کے پاس آ کر رک گیا۔

''میرا نام بالی ہے اور میں پہاڑ پور سے آیا ہوں''...... اس آدمی نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

''پھر میں کیا کروں۔ چائے پینی ہے تو ادھر خالی کرسی پر بیٹھ جاؤ''...... سیٹھ برخوردار نے بھی سپاٹ لہجے میں کہا۔

''مجھے کالو کاریگر نے بھیجا ہے''...... بالی نے سر جھکاتے ہوئے قدرے پراسرار سے لہجے میں کہا تو سیٹھ برخوردار بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ اچھا۔ ایک منٹ''...... سیٹھ برخوردار نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''آؤ اوپر چلتے ہیں''...... سیٹھ برخوردار نے ایک سائیڈ پر بنی ہوئی سڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے چائے بنانے والے آدمی کو سپیشل چائے اوپر بھیجنے کا کہہ دیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر ایک چھوٹے سے صحن نما حصے میں پہنچ گئے جس کے بعد برآمدہ اور ایک کمرہ تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ سیٹھ برخوردار نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر وہ بالی کو اشارہ کرتے ہوئے خود اندر داخل ہو گیا۔ یہاں ایک بڑی سی میز کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف لوہے کی ایک بڑی سی الماری پڑی ہوئی تھی۔

''بیٹھو۔ تم پہلی بار آئے ہو''...... سیٹھ برخوردار نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے یہاں تمہارے پاس پہلی بار بھیجا گیا ہے''...... بالی نے کہا اور پھر میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں ایک لڑکا داخل ہوا جس کے ہاتھ میں بھاپ نکالتی ہوئی چائے کی پیالی تھی۔ اس نے وہ پیالی بالی کے سامنے رکھ دی۔

''اب کوئی اوپر نہ آئے۔ سمجھے''...... سیٹھ برخوردار نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''جی اچھا''...... اس لڑکے نے جواب دیا اور واپس چلا گیا تو سیٹھ نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی جبکہ بالی اس دوران مزے لے لے کر گرم چائے اس طرح پی رہا تھا جیسے چائے برف سے بنائی گئی ہو۔

''ہاں۔ اب بولو۔ کالو کاریگر نے کیا کہا ہے''...... سیٹھ برخوردار نے کہا۔

''اس نے کہا ہے کہ سارا معاملہ بدل گیا ہے۔ اب وہ عمران یہاں تمہارے پاس آ رہا ہے''...... بالی نے کہا تو سیٹھ برخوردار بے اختیار اچھل پڑا۔

''میرے پاس کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... سیٹھ برخوردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کالو کاریگر نے بتایا ہے کہ اس نے کافرستان کے ایک آدمی سے بات کی ہے جو روشنی کا آدمی ہے اور اس نے ساری سازش کا

بھانڈا پھوڑ دیا ہے بلکہ اس نے اسے کہا ہے کہ وہ پہلے یہاں سے نمٹ کر کافرستان آئے اور ساتھ ہی تمہارا نام بھی بتا دیا ہے“۔ بالی نے کہا۔

”میرا نام۔ لیکن وہ میرے پاس آ کر کیا کرے گا۔ میں تو اسے چائے پلا سکتا ہوں“...... سیٹھ برخوردار نے کہا۔

”کالو کاریگر نے کہا ہے کہ تم فوری طور پر اپنی تمام طاقتوں کو واپس بھیج دو ورنہ وہ پہچان جائے گا کہ تم صرف چائے فروش نہیں ہو۔ وہ تم سے کالو کاریگر کے بارے میں تفصیل معلوم کرے گا لیکن اگر تمہارے پاس کوئی طاقت نہ ہوئی تو پھر وہ مایوس ہو کر واپس چلا جائے گا“...... بالی نے کہا۔

”لیکن میرا تو سارا بزنس ہی ختم ہو جائے گا۔ یہی طاقتیں تو گاہک گھیر کر لاتی ہیں۔ پھر رات کو جو لوگ خفیہ طور پر دور دور سے میرے پاس کام کرانے آتے ہیں ان کے کام کیسے ہوں گے اور پھر میرا تو سب کچھ ہی چھن جائے گا۔ وہ عورتیں جن کو میں نے اپنی کالی طاقتوں کی مدد سے قابو میں کیا ہوا ہے وہ سب بگڑ جائیں گی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر تو سارا نظام ہی ختم ہو جائے گا“۔ سیٹھ برخوردار نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”اور اگر کالو کاریگر چاہے تو یہ کام ویسے بھی ہو سکتا ہے۔ تمہاری ساری طاقتیں ایک لمحے میں تمہیں چھوڑ کر جا سکتی ہیں اور ساتھ ہی تمہارا گلا کاٹ کر تمہارا خون پی سکتی ہیں۔ ایسا مستقل طور

پر نہیں ہو رہا۔ صرف اس آدمی عمران کو مایوس کرنے کے لئے ہو رہا ہے“...... بالی نے قدرے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو سیٹھ برخوردار نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس آدمی کو ختم نہیں کیا جا سکتا“...... سیٹھ برخوردار نے پوچھا۔

”اگر ایسا ممکن ہوتا تو کالو کاریگر یہ کام آسانی سے کر سکتا تھا اور کافرستان کے بڑے بڑے پنڈت اور رشی اس طرح پریشان نہ ہوتے۔ کالو کاریگر اپنے منصوبے پر عمل کرنا چاہتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم وہی کرو جو کالو کاریگر کہہ رہا ہے۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے“...... بالی نے کہا۔

”یہ آدمی میرے پاس آ کر کیا کرے گا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی اور پھر اسے کیسے معلوم ہو جائے گا کہ میرے پاس کالی طاقتیں ہیں“...... سیٹھ برخوردار نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”سیٹھ برخوردار۔ یہ آدمی ایسی باتوں کی دور سے ہی بو سونگھ لیتا ہے اور اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر تمہاری طاقتیں بھی تمہیں اس سے نہ بچا سکیں گی“...... بالی نے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ اب کالو کاریگر کا حکم تو میں نہیں ٹال سکتا“۔ سیٹھ برخوردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اس نے الماری کھولی اور اندر موجود ایک بڑا سا پنجرہ اٹھا کر اس نے باہر میز پر رکھا۔ پھر اس نے پنجرے کا دروازہ کھول دیا اور دوسرے لمحے کمرے میں ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے بہت سے بڑے

بڑے پرندے پھڑ پھڑاتے ہوئے باہر نکلتے جا رہے ہوں۔ چند لمحوں بعد آوازیں بند ہو گئیں تو سیٹھ برخوردار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پنجرے کا دروازہ بند کر دیا۔

''بس اب ٹھیک ہے۔ تم گواہ ہو کہ میں نے سب کو واپس بھجوا دیا ہے۔ اب میں خالی سیٹھ برخوردار ہوں''...... سیٹھ نے اس طرح گلوگیر لہجے میں کہا جیسے ہفت اقلیم کی دولت دے کر اب خود مفلس اور قلاش رہ گیا ہو۔

''ہاں۔ اور اب دوسرا پیغام بھی سن لو''...... بالی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دوسرا پیغام۔ وہ کیا ہے''...... سیٹھ برخوردار نے چونک کر پوچھا۔

''وہ آدمی تم سے ہر طریقے سے معلوم کرنے کی کوشش کرے گا لیکن تم نے کالو کاریگر کا نام زبان پر نہیں لانا۔ کچھ بھی ہو جائے یہ نام تمہاری زبان پر نہیں آنا چاہئے ورنہ تم جانتے ہو کالو کاریگر کو۔ وہ یہاں سے سینکڑوں میل دور بیٹھا تمہاری گردن تڑوا سکتا ہے۔ اس نے ایک اشارہ کرنا ہے اور سیٹھ برخوردار چائے والے کی گردن ٹوٹ سکتی ہے''...... بالی نے کہا۔

''میرا دماغ خراب ہے کہ میں اس آدمی کے سامنے کالو کاریگر کا نام لوں گا اور پھر وہ میرے پاس آ کر کیا کرے گا۔ یہ سب کالو کاریگر کو میرے دشمنوں نے بھڑکایا ہے''...... سیٹھ برخوردار نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ تمہارا نام باقاعدہ کافرستان میں لیا گیا ہے۔ ویسے تو بڑی آسان سی بات تھی کہ تمہاری گردن تڑوا دی جاتی تاکہ معاملہ ہی ختم ہو جاتا لیکن کالو کاریگر کے لئے تمہاری خدمات بہت ہیں اس لئے تمہیں موقع دیا جا رہا ہے لیکن خیال رکھنا۔ جیسے ہی تمہاری زبان پر کالو کاریگر کا نام آیا تمہاری گردن ایک لمحے میں ٹوٹ جائے گی۔ اب میں چلتا ہوں۔ چائے کا شکریہ۔ ایسی لذیذ چائے واقعی تم ہی پلوا سکتے تھے''...... بالی نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سیٹھ برخوردار بھی اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کاؤنٹر کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا جبکہ بالی سیڑھیاں اتر کر نظروں سے غائب ہو گیا لیکن اب سیٹھ برخوردار کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا پہلو بدلتا رہا لیکن بے چینی اس کے دل میں اس طرح بڑھتی جا رہی تھی جیسے کچھ ہونے والا ہو۔ پھر اچانک وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں گھر جا رہا ہوں''...... سیٹھ برخوردار نے چائے بنانے والے سے کہا۔

''اچھا سیٹھ''...... اس آدمی نے جواب دیا تو سیٹھ برخوردار دکان سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک چوڑی سی گلی کے اندر سے ہو کر ایک قدرے بڑی سڑک پر آ گیا۔ وہاں ایک خاصا بڑا اور کشادہ مکان انتہائی جدید تعمیر کا نظر آ رہا تھا۔ اس پر سیٹھ برخوردار کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ گیٹ پر ایک مسلح دربان بھی

کھڑا تھا۔ اس نے سیٹھ کو سلام کیا۔

''خیال رکھنا۔ آج میں کسی سے نہیں ملوں گا''...... سیٹھ برخوردار نے دربان سے کہا اور پھر پھاٹک کا چھوٹا حصہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ بڑے سے صحن اور برآمدے سے ہوتا ہوا وہ ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سامنے ریک میں موجود شراب کی بوتلوں میں سے ایک بڑی سی بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر آرام کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کو براہ راست منہ سے لگا لیا۔ ایک بوتل پینے کے بعد اس نے اسے ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں اچھال دیا اور اٹھ کر ایک اور بوتل اٹھا لی۔ اسے کھول کر وہ دوبارہ آرام کرسی پر بیٹھا اور اس بار اسے مسلسل پینے کی بجائے گھونٹ گھونٹ پینے لگا لیکن ابھی بوتل آدھی ختم ہوئی تھی کہ اس کے چہرے پر غنودگی سی چھانے لگی اور پھر شاید اس کے ہاتھ سے بوتل پھسل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک پردہ پھیلتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اس کے ذہن پر تاریک پردہ پھیلا تھا اسی طرح آہستہ آہستہ سمٹتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس کے ذہن میں ہوٹل میں بیٹھے ہوئے بالی کا آنا اور کالو کاریگر کے حکم پر اس کا پنجرہ کھول کر تمام شیطانی طاقتوں کو واپس کرنا کسی فلم کے مناظر کی طرح گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن پھر اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس نے چونک کر سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن شاید اس کے

جسم نے اس کے ارادے کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں پر ہلکی سی دھند کا پردہ سا تھا جس کی وجہ سے اسے صاف نظر نہ آ رہا تھا لیکن اسے یہ بات واضح نظر آ رہی تھی کہ اس کے سامنے کرسیوں پر دو انسانی ہیولے موجود ہیں۔

''اوہ۔ کالو کاریگر نے مجھ پر رحم کھایا اور دو طاقتیں واپس کر دی ہیں''...... سیٹھ برخوردار کے ذہن میں یہ فقرہ گونجا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور اب اسے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد عام انسان نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن کو ایک اور جھٹکا لگا کہ وہ اپنے اس کمرے میں نہ تھا جہاں بیٹھ کر وہ شراب پیتا رہا تھا۔ یہ جھٹکا اس قدر شدید تھا کہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں آتش فشاں پھٹ رہے ہوں۔

عمران کی کار تیزی سے دیوان پورہ قصبے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر بسیں اور ٹرک تو کبھی کبھار نظر آ رہے تھے لیکن کاروں کی تعداد خاصی کم تھی۔ اس نے ٹائیگر کو ہدایات دے کر دیوان پورہ بھجوا دیا تھا اور آج ٹائیگر کی طرف سے کال آنے پر وہ خود اپنی کار میں دیوان پورہ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ مسلسل ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسے دو گھنٹے ہو گئے تھے اور اس کی توقع کے مطابق ابھی آدھے گھنٹے کا سفر باقی تھا۔ پھر ایک موڑ مڑتے ہی اس نے بے اختیار بریک لگا دیئے کیونکہ موڑ مڑتے ہی ایک آدمی دونوں ہاتھ اٹھائے سڑک کے عین درمیان میں اس طرح کھڑا تھا کہ جب تک سڑک کی سائیڈ پر کار نہ اتاری جائے تو اسے بچایا نہ جا سکتا تھا اور وہاں سڑک کی سائیڈیں کافی گہرائی میں تھیں اور تیز رفتار کار نہ صرف الٹ سکتی تھی بلکہ نجانے کتنی قلابازیاں بھی کھانی

ضروری تھیں اس لئے عمران نے بریک لگائے اور کار اس آدمی کے سامنے جا کر رک گئی اور اب عمران نے غور سے دیکھا تو اسے یہ آدمی عجیب سا دکھائی دیا۔ اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی اور سر کے بال بھی کاندھوں تک تھے۔ اس نے سرخ رنگ کا کھلے گھیرے کا کرتہ اور شلوار پہنی ہوئی تھی۔ ایک سیاہ رنگ کی چادر اس کے دونوں کاندھوں پر موجود تھی۔ کار رکتے ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر ہوا اور پلک جھپکتے ہی وہ کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ پر بیٹھ گیا۔ اس کے انداز میں بے حد پھرتی تھی حالانکہ بظاہر اس کی عمر کافی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے اس کے بیٹھتے اور دروازہ بند ہوتے ہی لاشعوری طور پر کار آگے بڑھا دی۔

’’میرا نام رفیق ہے۔ تم جس سے ملنے جا رہے ہو اس سے سب کچھ چھین لیا گیا ہے تاکہ تم آگے نہ بڑھ سکو اور اسے اصل نام زبان پر لانے سے روک، دیا گیا ہے۔ کار روکو۔ کار روکو‘‘...... اس آدمی نے تیزی سے خود ہی بولتے بولتے یکلخت اس طرح چیختے ہوئے کہا کہ عمران نے لاشعوری طور پر بریک لگائی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی جس پھرتی سے اندر بیٹھا تھا اس سے بھی زیادہ پھرتی سے باہر نکلا اور دروازہ بند کر کے وہ کھڑکی پر جھک گیا۔

’’سنو آخری بات۔ اسے شراب پلا دی گئی ہے۔ نشے میں وہ اصل نام لے دے گا‘‘...... رفیق نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑا اور اس طرح دوڑتا ہوا سڑک کی سائیڈ پر گہرائی

میں اترتا چلا گیا کہ عمران حیرت سے پلکیں جھپکاتا رہ گیا۔ وہ خود اپنے آپ کو پھرتیلا سمجھتا تھا لیکن اس رفیق کی پھرتی دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا تھا۔ رفیق نے اب تک جو کیا تھا اور جو کچھ کہا تھا اس دوران عمران کو ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کا موقع نہ ملا تھا یا دانستہ موقع نہ دیا گیا تھا لیکن رفیق کے گہرائی میں اترتے ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی کار آگے بڑھا دی۔

''اس کا مطلب ہے کہ شیطانی طاقتیں اپنے دفاع کے لئے حرکت میں آ گئی ہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ اصل نام کیا ہے۔ یہ کون ہو سکتا ہے جسے اصل کہا گیا ہے۔ کیا وہ پاکیشیا میں کالے جادو کے نیٹ ورک کا سرغنہ ہے''۔ عمران کے ذہن میں گونجا اور اس کے ساتھ ہی اسے علامہ حسن خان کا وہ فقرہ یاد آ گیا کہ سیٹھ برخودار سے تمہیں آگے بڑھنے کا راستہ مل سکتا ہے۔

''اس کا مطلب ہے کہ سیٹھ برخوردار منزل نہیں بلکہ نشان منزل ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے قصبے کے آثار دکھائی دینے لگے اور پھر سڑک کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک دیوہیکل بورڈ نظر آنے لگ گیا جس پر حکومت کی طرف سے قصبے کا نام اور اس کا مختصر سا تاریخی پس منظر، آبادی کی تعداد اور ایسی ہی دوسری ضروری معلومات درج تھیں۔ ایسے بورڈ حال ہی

میں پورے دارالحکومت میں لگائے گئے تھے۔ ٹائیگر نے فون پر کہا تھا کہ قصبے میں داخل ہوتے ہی ایک سرخ رنگ کا بورڈ نظر آئے گا جس پر کسی فیکٹری کا نام لکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک چاردیواری سے بند احاطہ ہے۔ ٹائیگر وہیں موجود ہے۔ عمران نے اب کار کی رفتار آہستہ کر دی اور سرخ رنگ کا بورڈ تلاش کرنے لگا اور پھر تھوڑا آگے جا کر جیسے ہی وہ ایک تنگ سا موڑ مڑا تو اسے سرخ رنگ کا ایک جہازی سائز کا بورڈ نظر آنے لگا۔ اس نے کار بورڈ کے قریب جا کر روک دی۔ بورڈ کے عقب میں وسیع چاردیواری تھی اور اس کا بڑا سا گیٹ سامنے کے رخ پر تھا لیکن یہ گیٹ بند تھا۔ عمران نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کھلا اور ایک مسلح آدمی باہر آ گیا۔

''کس سے ملنا ہے''...... اس آدمی نے قریب آ کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر ہو گا یہاں۔ دارالحکومت سے آیا ہے۔ اسے کہو کہ علی عمران باہر موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''اچھا''...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا تو ٹائیگر باہر آ گیا۔ اس نے قریب آ کر عمران کو سلام کیا۔ اس دوران عقب میں پھاٹک کھل گیا تھا۔

''باس۔ آپ کار اندر لے آئیں۔ پھر بات ہو گی''...... ٹائیگر

نے کہا اور ایک سائیڈ پر ہو گیا تو عمران نے کار اندر کی طرف موڑ دی۔ وسیع و عریض چاردیواری کے اندر کونے میں دو عمارتیں بنی ہوئی تھیں۔ باقی پورا ایریا خالی تھا۔ البتہ ایک عمارت پھاٹک کی سائیڈ پر بنی ہوئی تھی۔ پھاٹک کھولنے والے مسلح آدمی نے عمران کو کار ایک سائیڈ پر کر کے پھاٹک کے قریب روکنے کا کہا تو عمران نے کار وہیں موڑ کر اور ذرا آگے کر کے روک دی۔ اس دوران ٹائیگر بھی واپس آ گیا تھا۔

''آیئے باس''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ پھر برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر وہ دونوں ایک سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔

''باس۔ یہ بظاہر فیکٹری ایریا ہے لیکن دراصل یہ منشیات کے اسمگلروں کا ویئر ہاؤس ہے۔ یہاں کا انچارج کرامت ہے۔ اس سے دارالحکومت سے رابطہ کیا گیا ہے۔ کرامت کا یہاں کافی ہولڈ ہے اس لئے میں نے کرامت سے کہا کہ وہ اس سیٹھ برخوردار کے بارے میں ہمیں تفصیلات بتائے تو اس نے ایک آدمی کو کال کیا۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ آدمی سیٹھ برخوردار کے پاس دس سال تک اس کے گھر میں کام کرتا رہا ہے۔ اب وہ کام چھوڑ چکا ہے لیکن سیٹھ برخوردار کے بارے میں اس سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ ابھی یہ آدمی نہیں پہنچا بس آنے ہی والا ہو گا''...... ٹائیگر نے بیٹھتے ہی تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر

ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سلام کیا اور پھر وہ خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''میرا نام حامد ہے صاحب اور میں سیٹھ برخوردار کے پاس کام کرتا رہا ہوں۔ کرامت صاحب نے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے ملوں''...... آنے والے نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''یہ بتاؤ حامد کہ سیٹھ برخوردار کا کالے جادو سے کیا تعلق ہے''۔ عمران نے کہا تو حامد بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ آپ کچھ اور پوچھیں گے۔ بہرحال یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ دیوان پورہ میں سیٹھ برخوردار سے بڑا عامل کالے جادو کا اور نہیں ہے''...... حامد نے کہا۔

''لیکن ہم نے سنا ہے کہ اس کا چائے کا ہوٹل ہے جبکہ ایسے کام کرنے والے دوسرا کام تو نہیں کیا کرتے''...... عمران نے کہا۔

''آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن سیٹھ برخوردار دولت اکٹھی کرنے کے پیچھے پاگل ہے۔ اس کا بس نہیں چلتا کہ وہ زمین کھود کر دولت نکال لے اس لئے وہ یہ ہوٹل والا کام بھی کر رہا ہے کیونکہ چائے کے کاروبار میں منافع کی شرح بہت زیادہ ہے اور سنا ہے کہ وہاں ہر وقت رش رہتا ہے اور ایسا بھی کالے جادو کی طاقتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ طاقتیں دور دور سے گاہکوں کو گھیر کر لے آتی ہیں''...... حامد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ضروری ہے کہ وہ کاروبار کر کے دولت کمائے۔ یہ شیطانی طاقتیں

اسے دولت نہیں لا کر دے سکتیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم جناب۔ کوئی پابندی ہو گی ورنہ سیٹھ برخوردار کا بس چلے تو وہ دیوان پورہ کے ہر گھر سے دولت اٹھا لے''...... حامد نے جواب دیا۔

''کالے جادو کا کام وہ کب کرتا ہے اور کیا کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ کام وہ رات کو کرتا ہے۔ رات دس بجے سے لے کر رات بارہ بجے تک کا وقت مقرر کیا ہوا ہے اس نے اور لوگ دور دور سے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ اسے منہ مانگا معاوضہ بھی دیتے ہیں''۔ حامد نے جواب دیا۔

''اس کے پاس کون سی طاقتیں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جناب۔ مجھے تو معلوم نہیں البتہ کبھی کبھار گھر میں ایسی آوازیں سنائی دیتی تھیں جیسے بڑے بڑے پرندے اڑ رہے ہوں۔ ان کے پروں سے نکلنے والی آوازیں صاف سنائی دیتی تھیں اور کبھی کسی کے مکروہ انداز میں ہنسنے کی آواز آتی تھی۔ اس طرح اور بھی بے شمار باتیں ہیں''...... حامد نے جواب دیا۔

''تم نے اس کی ملازمت کیوں چھوڑ دی''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ بے حد کنجوس آدمی ہے جناب۔ پیسہ رو رو کر خرچ کرتا ہے لیکن اس کے ملازم بھی اس کی شیطانی طاقتوں کے قابو میں ہوتے

ہیں اس لئے کوئی نہ اس کے خلاف بول سکتا ہے اور نہ ہی اسے چھوڑ سکتا ہے لیکن میری جان اس طرح چھوٹ گئی کہ مجھ سے ایک غلطی ہو گئی لیکن چونکہ میری غلطی سے اسے خاصا مالی نقصان نہ ہوا تھا اس لئے اس نے مجھ پر رحم کھا کر مجھے ملازمت سے نکال دیا۔ میں نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا''...... حامد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کالا جادو کس طرح کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ البتہ وہ ان لوگوں سے جن کے لئے کام کراتا ہے ان کے مخالفوں کے اترے ہوئے ناخن، ان کے سروں کے بال، ان کی وہ ٹوٹی ہوئی کنگھی جو ان کے زیر استعمال رہی ہو، ان کا بول و براز، تھوک غرضیکہ ہر وہ غلیظ چیز جو منگوائی جا سکتی ہے منگواتا ہے اور پھر ان چیزوں کے ذریعے اس پر کسی شیطانی طاقت کی بھینٹ دے کر اس آدمی پر مقرر کر دیتا ہے جس پر کالا جادو کرنا ہو اور پھر یہ چیزیں کسی پرانے قبرستان، کنویں یا گھر یا کسی اور جگہ پہنچوا دیتا ہے''...... حامد نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو۔ گندگی بھی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ یہ کالا جادو ہے۔ انتہائی خوفناک سریع الاثر جادو ہے۔ اس میں خنزیر، الو، چمگادڑ کا گوشت اور گندگی نہ صرف کھائی

جاتی ہے بلکہ مخالفوں کو کھلائی بھی جاتی ہے۔ عورتیں تو ہر حد کراس کر جاتی ہیں۔ اپنے شوہروں، خوش دامنیوں، جیٹھانیوں، دیورانیوں، غیر شرعی تعلقات رکھنے والوں کو اپنے قابو میں رکھنے کے لئے ہر حد سے گزر جاتی ہیں اور ایسے ایسے بھیانک اقدام کئے جاتے ہیں کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا''...... حامد نے کہا تو عمران اور ٹائیگر کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

''اس کا مطلب ہے کہ اس سیٹھ کی مرضی کے بغیر تو اسے ہاتھ تک نہ لگایا جا سکتا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ ایک بار میں نے سیٹھ کو مار کھاتے بھی دیکھا ہے۔ ایک فقیر سا آدمی اس کے ہوٹل کے سامنے سے گزرا تو اس نے سیٹھ کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ سیٹھ نے بھی جواباً گالیاں دینی شروع کر دیں تو وہ فقیر ہوٹل میں گھس آیا اور پھر اس نے سیٹھ کو اتنا مارا کہ سیٹھ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ میں بھی وہیں موجود تھا لیکن ہم سے ہمت ہی نہ ہوئی کہ ہم اس فقیر کو پکڑتے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس فقیر کے جسم کے گرد کوئی نورانی ہالہ موجود تھا جس نے ہمیں روک رکھا تھا۔ پھر وہ فقیر اسے گالیاں دیتا اور جہنم کا ایندھن کہتا ہوا چلا گیا۔ سیٹھ کو بڑی مشکل سے ہوش میں لایا گیا اور وہ گھر میں ایک ہفتہ پڑا ہائے ہائے کرتا رہا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے اس سے اس فقیر کے بارے میں پوچھ لیا تو اس نے صرف اتنا کہا کہ وہ روشنی کا آدمی تھا اور روشنی کے سامنے اندھیرا کیا کر سکتا ہے''۔ حامد

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ سیٹھ نے یہ کالا جادو کس سے سیکھا ہے۔ کون ہے اس کا استاد''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ بس اتنا سنا ہے کہ سیٹھ بچپن میں گھر سے بھاگ گیا تھا اور کسی ایسے آدمی کے ہاتھ لگ گیا تھا جو کالے جادو کا ماہر تھا۔ اس نے اسے بھی کالا جادو سکھا دیا اور پھر سیٹھ دیوان پورہ میں رہنے لگا''...... حامد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ کھلے عام یہ سب کچھ کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ بظاہر تو اس کا چائے کا ہوٹل ہے۔ یہ ساری کارروائی تو گھر میں رات کو کی جاتی ہے۔ ویسے اس بارے میں معلوم تو سب کو ہے لیکن کھل کر کوئی بات نہیں کرتا۔ سب ڈرتے ہیں اس سے''...... حامد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ ٹائیگر۔ اسے معاوضہ دے دو''۔ عمران نے کہا تو حامد نے اٹھ کر سلام کیا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ اسے لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''اللہ کی پناہ۔ ایسے لوگ بھی رہتے ہیں اس دنیا میں''...... عمران نے جھرجھری لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آ گیا۔

''باس۔ کیا یہ درست کہہ رہا تھا۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ

اس قدر گندے لوگ بھی ہوتے ہوں گے''...... ٹائیگر نے واپس آ کر کہا۔

''اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے بھی اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے لیکن اب اس سیٹھ برخوردار کے ذریعے کیسے آگے بڑھا جائے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے باہر حامد سے یہ بات کی تھی کہ ہم اس کے استاد تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اس کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے تو حامد نے ایک بات کہی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا بات''...... عمران نے کہا۔

''اس نے بتایا ہے کہ سیٹھ برخوردار سونے سے پہلے انتہائی تیز دیسی شراب پیتا ہے اور اکثر بے ہوش جاتا ہے اور اس کا ذہن اس کے قابو میں نہیں رہتا۔ ایسی حالت میں اس سے جو پوچھا جائے وہ بتا دیتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر رات کو اس کے گھر اس وقت ریڈ کیا جائے جب وہ نشے میں ہو''...... عمران نے کہا۔

''لیکن باس۔ اس کی شیطانی طاقتیں رکاوٹ نہیں بنیں گی''۔ ٹائیگر نے کہا

''نانسنس۔ یہ بات تم نے سوچی ہی کیوں ہے۔ سنا نہیں تم نے کہ ایک عام سے فقیر نے اس کی درگت بنا دی تھی۔ کہاں تھیں اس وقت اس کی طاقتیں۔ یہ تاریکی کی کالی طاقتیں ہیں اور ہمارے

پاس پاکیزگی، وضو میں رہنا اور روشن کلام موجود ہے۔ اس کے مقابل یہ طاقتیں کیا حیثیت رکھتی ہیں''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری باس''...... ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''آئندہ ایسا خیال بھی ذہن میں نہ لانا''...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری باس۔ آئندہ خیال رکھوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ اب ہم نے اس سیٹھ برخوردار سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ کوئی آدمی یہاں سے ساتھ لے لو جو ہمیں اس کے گھر تک پہنچا دے''...... عمران نے کہا۔

''اس حامد کو کہہ دیتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ اس کا ملازم رہا ہے۔ اس سے ذہنی طور پر مرعوب رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ خوف کی وجہ سے کوئی چکر چلا جائے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ میں کرامت سے بات کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور پھر اس کی واپسی کچھ دیر بعد ہوئی۔

''باس۔ کرامت نے کہا ہے کہ وہ اس سیٹھ کو اس وقت اٹھوا لے گا جب وہ نشے میں ہو گا تاکہ وہ آپ کو معلومات مہیا کر سکے''...... ٹائیگر نے کہا۔

"کرامت یا اس کے آدمی اس سے خوفزدہ نہیں ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ یہ موٹے دماغ کے عملی لوگ ہیں۔ یہ کسی جادو وغیرہ پر سرے سے یقین ہی نہیں رکھتے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ یہ لوگ چونکہ عملی لوگ ہیں اس لئے پرواہ نہیں کرتے ورنہ موٹے دماغ کے لوگ تو ان پر اندھا اعتقاد رکھتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً تین گھنٹوں بعد ایک آدمی نے آ کر انہیں اطلاع دی کہ سیٹھ برخوردار عمارت کے تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا ہے تو وہ دونوں اٹھ کر تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک کرسی پر ایک اونچا لمبا اور مضبوط جسم کا مالک آدمی جس کے سر پر بالوں کا گچھا سا نظر آ رہا تھا ڈھلکے ہوئے انداز میں پڑا تھا۔

"کیا اسے بے ہوش کیا گیا ہے"...... عمران نے اس آدمی سے پوچھا جو انہیں یہاں لے آیا تھا۔

"نہیں جناب۔ یہ نشے میں دھت ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"یہاں کوئی رسی ہو گی تاکہ اسے باندھا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں لے آتا ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور

کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسی کا ایک بنڈل لے کر آ گیا تو ٹائیگر نے رسی لے کر اسے واپس بھیج دیا اور پھر خود اس نے سیٹھ برخوردار کو کرسی پر رسی کی مدد سے باندھ دیا۔

"اس کی گردن کے عقبی حصے میں چٹکی بھرو تاکہ اس کے ذہن پر چھائے ہوئے نشے کا اثر ختم ہو جائے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ انڈر ورلڈ میں کسی شرابی کو نشے سے نکالنے کے لئے یہ طریقہ عام تھا۔ اس نے سیٹھ برخوردار کی گردن کے عقبی حصے میں زور سے چٹکی بھری تو سیٹھ برخوردار کے جسم کو اس طرح جھٹکا لگا جیسے سینکڑوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ اس کے جسم میں اچانک دوڑ گیا ہو۔ تیسری چٹکی پر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسم ڈھلک گیا۔ وہ واقعی نشے میں پوری طرح دھت تھا۔

"ایک اور زور دار چٹکی بھرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے ایسا ہی کیا اور اس بار سیٹھ برخوردار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھل گئیں لیکن ان میں ابھی دھند سی چھائی ہوئی تھی جو آہستہ آہستہ دور ہو گئی اور اس کی آنکھوں میں شعوری چمک ابھر آئی۔

"مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"...... سیٹھ برخوردار نے ادھر ادھر اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم سیٹھ برخوردار ہو۔ کالے جادو کے ماہر۔ کیوں''...... عمران نے کہا تو سیٹھ برخوردار نے ایک طویل سانس لیا۔

''اب کہاں کا ماہر رہ گیا ہوں۔ سب کچھ تو واپس لے لیا گیا ہے مجھ سے۔ کوئی طاقت نہیں چھوڑی تو اب میں کہاں رہ گیا ہوں ماہر''...... سیٹھ برخوردار نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔ عمران اس کے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ نشے کا اثر ابھی تک اس کے ذہن پر موجود ہے۔

''کس نے واپس لے لی ہیں طاقتیں''...... عمران نے پوچھا۔

''بڑے استاد نے۔ بڑے استاد کالو کاریگر نے۔ وہ بڑا استاد ہے''...... سیٹھ برخوردار نے کہا لیکن جیسے ہی اس کے منہ سے یہ فقرے نکلے اس کا چہرہ یکلخت اس طرح بگڑ گیا جیسے کسی نے اس کی گردن شکنجے میں لے لی ہو۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آنے لگیں۔ زبان بھی کھلے ہوئے منہ سے باہر نکلنے لگی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا لیکن عمران نے فوراً ہی لاحول پڑھ کر اس پر پھونک ماری اور اس کے ساتھ ہی سیٹھ برخوردار کی حالت نارمل ہونا شروع ہو گئی۔

''کون ہے یہ کالو کاریگر۔ کہاں رہتا ہے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں نہیں بتا سکتا۔ وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ وہ بڑا استاد ہے۔ وہ پاکھڑا کا بڑا آدمی ہے۔ میں نہیں بتا سکتا''...... سیٹھ

برخوردار نے زور زور سے سر کو دائیں بائیں مارتے ہوئے کہا۔

''پاکھڑا کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پاکھڑا نیگور شہر کا پرانا نام ہے۔ لوگ اب بھی اسے پاکھڑا کہتے ہیں''...... سیٹھ برخوردار نے جواب دیا۔

''تمہارا استاد پاکھڑا میں کہاں رہتا ہے۔ کیا کرتا ہے''۔ عمران نے کہا۔ وہ دانستہ کالو کاریگر کے الفاظ منہ سے نہ نکال رہا تھا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کالو کاریگر کا نام منہ سے لیتے ہی سیٹھ برخوردار کی حالت خراب ہونے لگ گئی تھی۔

''کوشی محلے میں۔ کالی دیوی کے مندر میں''...... سیٹھ برخوردار نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور گردن ڈھلک گئی۔ اس پر دوبارہ نشے کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔

''کسی ایسے آدمی کا معلوم کرو جو نیگور یا پاکھڑا کے بارے میں جانتا ہو''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران ہونٹ بھینچے سامنے بیٹھے سیٹھ برخوردار کو دیکھنے لگا جس کے بارے میں حامد نے جو کچھ بتایا تھا وہ سب اس کے ذہن میں گھومنے لگا۔

''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور کیا کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے چند لمحے اسے غور سے دیکھنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''باس۔ پاکھڑا یا نیگور یہاں سے دو سو کلومیٹر دور اعظم نگر سے

پہلے ایک بڑا شہر نما ٹاؤن ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر وہاں چلا جائے۔ کیا وہاں کا کوئی آدمی ملا ہے''۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہاں کا کوئی آدمی نہیں ملا البتہ ٹیگور کے ایک انڈر ورلڈ کے آدمی کی ٹپ ملی ہے۔ اس کا نام ہاشو ہے اور وہ منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خاصا جی دار اور تیز طرار آدمی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں کہہ دو کہ اسے واپس اس کے گھر بھجوا دیں اور پھر آ جاؤ۔ تمہاری کار کہاں ہے''...... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''یہاں موجود ہے۔ میں لے آتا ہوں۔ اس کے بارے میں بات ہو گئی ہے۔ وہ اسے واپس بھجوا دیں گے۔ آئیں۔ میری کار بھی واپس دارالحکومت بھجوا دی جائے گی''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک بڑے کمرے میں اس وقت ایک ادھیڑ عمر آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔ وہ اپنے سامنے فرش پر بچھی ہوئی دری کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سامنے دری پر کوئی آدمی بیٹھا ہو لیکن بظاہر دری خالی تھی۔ کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''تو پھر ہماری یہ کوشش بھی ناکام ہو گئی کہ وہ اس سیٹھ برخوردار سے کالو کاریگر کا نام نہ معلوم کر سکے''...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے اونچی آواز میں کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

''کیا ہوا۔ تم بول کیوں نہیں رہے''...... اس آدمی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''بھینٹ دو ورنہ میں جا رہا ہوں''...... اچانک ایک چیختی ہوئی

آواز کمرے میں گونجی تو اس آدمی نے جھک کر پاس پڑے ہوئے تھیلے کا منہ کھولا اور پھر اس میں سے ایک گوشت کا لوتھڑا نکال کر سامنے دری پر پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد یہ لوتھڑا غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایک عجیب الخلقت آدمی بیٹھا نظر آنے لگا جس کا سر مٹکے سے بڑا تھا۔ آنکھیں چھوٹی، گردن پتلی اور لمبی۔ جسم بے ڈول، ٹانگیں پتلی اور تسموں جیسی تھیں۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کراہت نظر آ رہی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے آپ سے بھی کراہت محسوس کر رہا ہو۔

''ہاں۔ اب پوچھیں شری رمیش۔ کیا پوچھ رہے تھے۔ کالوگ اب تمہاری ساری باتوں کا جواب دے گا''...... اس مٹکے کے سر والے عجیب الخلقت آدمی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''پاکیشیا میں ہمیں کوئی کامیابی ملی ہے یا نہیں اور وہ خطرناک آدمی عمران اب کیا کر رہا ہے''...... شری رمیش نے کہا۔

''یہ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے آقا۔ اسے سیٹھ برخوردار سے معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز پاکھڑا میں ہے اور اس کا مدھو منتری کالو کاریگر ہے۔ اب وہ کالو کاریگر کو گھیرنے کی کوشش کرے گا اور کالو کاریگر واقعی کالے جادو کا کاریگر ہے۔ اس نے اس کے لئے ایک ایسی چال سوچی ہے کہ یہ عمران اس چال میں پھنس کر خود ہی کالے جادو کا شکار ہو جائے گا۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے اس سے جان چھوٹ جائے گی''...... کالوگ

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا چال ہے''...... شری رمیش نے کہا۔

''بہت سادہ سی چال ہے آقا۔ بہت ہی سادہ۔ لیکن ایسی خطرناک کہ ایک بار اس عمران کے پھنسنے کی دیر ہے پھر اس کا ایسا حشر کیا جائے گا کہ اندھیرے کنویں میں رہنے والی چمگادڑیں بھی اس کے حشر پر تھرتھراتی رہ جائیں گی''...... کالوگ نے کہا۔

''تفصیل سے بتاؤ کیا چال ہے''...... شری رمیش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آقا۔ اگر ہو سکے تو ایک بھینٹ اور دے دو''...... کالوگ نے اس بار بڑے منت بھرے لہجے میں کہا تو شری رمیش نے قریب پڑے ہوئے تھیلے میں سے ایک اور گوشت کا لوتھڑا نکال کر اس کی طرف اچھال دیا جسے کالوگ نے انتہائی پھرتی سے پکڑا اور دوسرے لمحے وہ لوتھڑا اس طرح غائب ہو گیا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔

''آقا۔ بڑی سادہ سی چال ہے۔ عمران کے ساتھ اس کا ایک شاگرد بھی آ رہا ہے۔ دونوں ایک کار میں سوار پاکھڑا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ راستے میں کالو کاریگر کی طرف سے ایک بہت بوڑھا آدمی پیدل گھسٹ گھسٹ کر چل رہا ہو گا۔ اس کی حالت بے حد خراب ہو گی۔ دونوں اپنی کار روک کر اس کے پیدل چلنے کی وجہ پوچھیں گے تو وہ بتائے گا کہ اس کے پاس پیسے نہیں ہیں اور وہ اپنی

بیمار بیٹی سے ملنے پاکھڑا جا رہا ہے۔ عمران اس پر رحم کھائے گا اور اسے اپنی کار میں بٹھا لے گا۔ اس بوڑھے کے پاس جو لاٹھی ہو گی اس پر سور کی گندگی لگی ہوئی ہو گی جسے یہ بوڑھا ان دونوں کے جسموں پر لگا دے گا۔ اس کے ساتھ ہی ان کی پاکیزگی ختم ہو جائے گی اور وہ بوڑھا آٹھ گندگیوں میں لپٹی ہوئی کالی سرسوں اس کی کار میں پھینک دے گا۔ پھر جیسے ہی یہ دونوں کالو کاریگر کے پاس پہنچیں گے اس کالی سرسوں کے اثرات ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور سور کی گندگی ان کے جسموں کو چھو چکی ہو گی اس لئے ان دونوں کے سامنے آتے ہی کالو کاریگر ان پر بھیشم کا عمل کر کے انہیں کالے کنویں میں پھینک دے گا جہاں یہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے کیونکہ وہاں سے انہیں نجات دلانے والا کوئی نہ ہو گا''...... کالوگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن ان گندگیوں سے تو تیز بو نکلتی ہے اور وہ فوراً یہ بو سونگھ لیں گے۔ پھر''...... شری رمیش نے کہا تو کالوگ مکروہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''آقا۔ کالو کاریگر واقعی کاریگر ہے۔ اس نے اس کا انتظام پہلے ہی کر رکھا ہے۔ یہ تمام گندگیاں چونکہ سوکھی ہوئی ہوں گی اس لئے ان کی بو ہلکی ہو گی لیکن اس بو کو نظرانداز کرنے کے لئے کالو کاریگر کا یہ بوڑھا کچی ادرک ایک کپڑے کے تھیلے میں باندھے اٹھائے رکھے گا اور یہ بتائے گا کہ یہ ادرک وہ اپنی بیٹی کے لئے تحفہ کے

طور پر لے جا رہا ہے اور ادرک کی تیز بو میں گندگیوں کی ہلکی بو دب جائے گی''...... کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کالو کاریگر واقعی کاریگر ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ خطرناک آدمی عمران وہیں پاکیشیا میں ہی ختم ہو جائے گا اور یہاں اس کے آنے کی نوبت ہی نہ آئے گی''...... شری رمیش نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے آ گیا دیجئے آقا''...... کالوگ نے کہا۔

''ہاں۔ تم جا سکتے ہو''...... شری رمیش نے تھیلے میں موجود گوشت کا آخری لوتھڑا نکال کر اس کی طرف پھینکتے ہوئے کہا اور کالوگ نے ایک بار پھر مکروہ انداز میں قہقہہ مارا اور لوتھڑا جھپٹ کر یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔

عمران کی کار تیزی سے پاکھڑا شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جس سڑک پر وہ جا رہے تھے یہ مین روڈ نہیں تھی۔ البتہ یہ پاکھڑا شہر سے تقریباً بیس کلومیٹر پہلے مین روڈ سے جا کر مل جاتی تھی اس لئے اس سڑک پر اکا دکا ٹریفک نظر آ رہی تھی۔ عمران خود ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''باس۔اس کالو کاریگر نامی آدمی کو ہمارے بارے میں اطلاع تو مل گئی ہوگی کہ ہم اس کا خاتمہ کرنے آ رہے ہیں''...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ یقیناً اس کی شیطانی طاقتوں نے اسے اطلاع دے دی ہو گی۔ تم نے دیکھا نہیں کہ کالو کاریگر کا نام لیتے ہوئے سیٹھ برخوردار کی کیا حالت ہوئی تھی اور میں نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے سوالوں کا انداز بدل دیا کہ اسے یہ نام منہ سے نکالنا ہی نہ

پڑے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کہیں پاکھڑا سے فرار نہ ہو جائے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ایسے لوگ بڑے زعم میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی شیطانی طاقتوں پر ہی مکمل بھروسہ رکھتے ہیں اس لئے بے فکر رہو۔ وہ فرار ہونے کی بجائے ہمارے خلاف کالا جادو کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ یہ کالا جادو تو دنیا کا گندہ ترین عمل ہے۔ نجانے یہ لوگ اس قدر گندگی کو کیسے برداشت کرتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''شیطان آدمی کو پہلے اپنی طرف بلاتا ہے۔ جب وہ اس کی طرف بڑھتا ہے تو وہ اسے لالچ دیتا ہے اور جب آدمی لالچ میں پھنس جاتا ہے تو پھر وہ اس کی آنکھوں پر ہوس کی پٹی باندھ دیتا ہے۔ اس کے بعد اس آدمی کو سوائے شیطان کے اور کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان انسانیت سے گر کر برائی کی نچلی ترین سطح تک پہنچ جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا تو خیال ہے باس کہ شیطان اس آدمی کی سوچ سمجھ کو ہی مفلوج کر دیتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''شیطان تو اسے ہر فریب اور چال میں پھنساتا ہے۔ باقی سارے کام تو انسان خود کرتا ہے اور جیسے جیسے اس کا لالچ بڑھتا جاتا ہے وہ گندگی اور برائی میں اتنا ہی دھنستا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے تو کہا گیا

ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سڑک کا ایک موڑ مڑتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ایک نحیف و نزار بوڑھے کو ہاتھ میں لاٹھی پکڑے اور کاندھے پر میلی سی چادر ڈالے گھسٹ گھسٹ کر آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔

''ارے۔ یہ بوڑھا چل بھی نہیں سکتا اور پھر بھی چل رہا ہے''۔ عمران نے کہا اور اس کے قریب جا کر اس نے کار روک دی۔ بوڑھے نے کار کے بریکوں کی آواز سنی تو اچھل پڑا۔ اس کے جھریوں سے بھرے اور پسینے میں ڈوبے ہوئے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اس انداز میں دونوں ہاتھ جوڑ دیئے جیسے اس سے کوئی بڑا قصور ہو گیا ہو۔

''معاف کر دو سرکار۔ بوڑھے ماجھو کو معاف کر دو''...... بوڑھے نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بابا۔ آپ نے کہاں جانا ہے''...... عمران نے بٹن دبا کر کھڑکیوں کے شیشے نیچے گراتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا۔

''اپنی بیٹی کے پاس پاکھڑا جا رہا ہوں سرکار۔ وہ بہت بیمار ہے اور اس دنیا میں اب میری وہی ایک بیٹی ہی رہ گئی ہے''۔ بوڑھے ماجھو نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ مسلسل دونوں ہاتھ جوڑے ہوئے تھا اور اس کا جسم آہستہ آہستہ لرز رہا تھا۔

''پاکھڑا تو یہاں سے کافی دور ہے اور آپ پیدل جا رہے ہیں

اور وہ بھی اس گرمی میں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سرکار۔ میں لاوارث غریب بوڑھا ہوں۔ یہاں قریب ہی گاؤں میں جھگی میں پڑا رہتا ہوں کیونکہ میرا داماد مجھے پسند نہیں کرتا اور میں ڈرتا ہوں کہ میری وجہ سے میری بیٹی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ میرے پاس بس کا کرایہ کہاں سے آ سکتا ہے۔ مجھے تو ابھی اطلاع ملی ہے کہ میری بیٹی بیمار ہے تو میں نے گاؤں کے ایک بھلے آدمی سے تھوڑی سی ادرک مانگی اور چل پڑا''...... بوڑھے ماجھو نے رک رک کر کہا۔

''ٹائیگر۔ نیچے اتر کر اسے عقبی سیٹ پر بٹھا لو اور تم بھی اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ ورنہ شاید یہ پہلی بار کار میں بیٹھنے کی وجہ سے ڈرے گا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کار سے نیچے اتر آیا۔

''بابا۔ اندر بیٹھ جائیں۔ ہم آپ کو پاکھڑا پہنچا دیتے ہیں۔ ہم بھی وہیں جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں سرکار۔ تمہاری یہ چمکتی دمکتی کار خراب ہو جائے گی۔ میں بس پیدل ہی چلا جاؤں گا''...... بوڑھے ماجھو نے خوفزدہ سے انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''آؤ بابا آؤ۔ تم سے یہ کار زیادہ اچھی نہیں ہے۔ آؤ''۔ ٹائیگر نے بوڑھے ماجھو کا بازو پکڑ کر اور کار کا عقبی دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھاتے ہوئے کہا تو بوڑھے نے بڑی مشکل سے اپنی لاٹھی کو بھی کھینچ کر اندر ایڈجسٹ کیا اور اسے ایڈجسٹ کرتے ہوئے اس نے

لاٹھی نہ صرف عمران کی گردن سے لگا دی بلکہ ٹائیگر کے بھی لگائی لیکن آخر کار اس نے اسے ایڈجسٹ کر ہی لیا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ کار میں کچے ادرک کی تیز بو پھیل گئی تھی۔

''یہ ادرک آپ کیوں لے جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا کیونکہ بابا نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ گاؤں کے ایک آدمی سے ادرک مانگ کر اپنی بیٹی کے لئے لے جا رہا ہے۔

''میری بیٹی کو تبخیر کی بیماری ہے سرکار۔ پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اس کی حالت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ کچی ادرک کھائی جائے تو یہ بیماری ٹھیک ہو جاتی ہے اس لئے میں جب بھی جاتا ہوں تو اس کے لئے کچی ادرک ضرور مانگ کر لے جاتا ہوں۔ میں خود بھی اسے کھاتا رہتا ہوں سرکار۔ یہ بہت اچھی چیز ہے سرکار۔ آپ بھی اسے کھایا کریں''...... بوڑھے ماجھو نے کسی پرانے حکیم کی طرح سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ہم بھی کھاتے رہتے ہیں بابا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور سرکار۔ یہ دیکھیں یہ کالی سرسوں ہے۔ یہ بھی لے جا رہا ہوں اپنی بیٹی کے لئے''...... بوڑھے ماجھو نے اپنے کرتے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں کالے رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے موجود تھے۔

''یہ کس کام آتی ہے''...... عمران نے شاید اس کا دل رکھنے کے لئے کہا۔

''سرکار۔ یہ کالی سرسوں بھی انسان کے جسم کی تمام بیماریوں کو دور کر دیتی ہے۔ ہمارے بڑوں نے ہمیں یہی بتایا تھا اس لئے میں اپنی بیٹی کے لئے لے جا رہا ہوں''...... بوڑھے ماجھو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اور ٹائیگر اس کی اپنی بیٹی سے محبت پر بہت متاثر ہوئے۔

''آپ کی سرسوں کافی ساری نیچے گر گئی ہے بابا جی۔ اب کیسے اٹھائیں گے اسے''...... ٹائیگر نے کہا کیونکہ بوڑھے نے کانپتے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے جب کالی سرسوں دوبارہ اپنے کرتے کی جیب میں ڈالنا چاہی تو اس کا ہاتھ کانپنے کی وجہ سے کافی ساری سرسوں نیچے بکھر گئی تھی۔

''اوہ۔ میں نے آپ کی کار خراب کر دی۔ میں ہوں ہی بدقسمت۔ آپ نے مجھ کمزور اور لاوارث بوڑھے پر مہربانی کی اور میں نے آپ کی کار خراب کر دی''...... بوڑھے ماجھو نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

''کوئی بات نہیں بابا جی۔ صفائی ہو جائے گی''...... عمران نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد پاکھڑا شہر کا آغاز ہو گیا۔

''آپ نے کہاں اترنا ہے بابا جی''...... عمران نے پوچھا۔

"اگلے چوک پر اتار دینا۔ پاس ہی گلی میں میری بیٹی کا گھر ہے"...... بوڑھے ماجھو نے کہا تو عمران نے اس چوک کے قریب جا کر کار روک دی۔

"اسے کچھ رقم دے دینا"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں ٹائیگر سے کہا تاکہ بوڑھا ماجھو پہلے سے انکار نہ کر دے۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے بوڑھے ماجھو کو کار سے اترنے میں مدد دی اور پھر جیب سے دس بڑے نوٹ نکال کر اس نے زبردستی بوڑھے ماجھو کے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔ بوڑھا ماجھو نہیں نہیں کرتا رہا مگر ٹائیگر نے ایک نہیں سنی اور جلدی سے واپس کار میں بیٹھ گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ پھر ایک جگہ سے پوچھ کر وہ کوشی محلے کے قریب پہنچ گئے۔

"باس۔ نجانے کیا بات ہے مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے ذہن پر دھواں سا پھیلتا جا رہا ہے"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی عجیب سا احساس ہو رہا ہے۔ بہرحال آؤ"۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں نیچے اترے اور پوچھتے ہوئے وہ کالی دیوی کے مندر پہنچ گئے۔ مندر کے قریب ہی ایک بڑا سا مکان تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ یہ مکان کالو کاریگر کا ہے۔ ٹائیگر نے دروازے کی کنڈی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک مقامی لباس پہنے آدمی باہر آ گیا۔ اس کا سر

گنجا تھا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔

"کالو کاریگر سے ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا آؤ"...... اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے پیچھے ٹائیگر اندر داخل ہوئے تو اس آدمی نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ ان دونوں کی رہنمائی کرتا ہوا ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔ عمران اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہو گئے۔

"ہا۔ ہا۔ آ گئے تم۔ اب جاؤ نرک میں۔ ہا۔ ہا"...... کمرے میں موجود ایک بوڑھے اور بڑھے ہوئے پیٹ والے ادھیڑ عمر آدمی نے جس کے چہرے پر شیطانیت اور مکاری جیسے ثبت نظر آ رہی تھی مکروہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"تم کالو کاریگر ہو۔ کالے جادو کے پاکیشیا میں سب سے بڑے سرغنہ"...... عمران نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں کالو کاریگر ہوں۔ پاکیشیا کا سب سے بڑا کالا۔ ہا۔ ہا۔ اور دیکھو میں نے تم پر بھی کالا جادو کر دیا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ کالو کاریگر نے زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں لہرائے اور پھر عمران اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ ہلاتے ہی ان کے ذہنوں پر تاریک پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا ہو۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود اور پھر یکلخت جیسے ہی یہ پردہ پھیلا تھا ویسے ہی عمران کے ذہن پر سے سمٹتا چلا گیا اور عمران نے اس طرح

چونک کر سامنے دیکھا جیسے اس کے سامنے ابھی تک کالو کاریگر موجود ہو گا لیکن وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ اور ٹائیگر اس کمرے کی بجائے کسی پرانے اور انتہائی بدبودار کنویں کی تہہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ پرانا سا کنواں خاصا خستہ تھا اور اسے یہ سب کچھ اس لئے بھی نظر آ رہا تھا کہ کنویں کا دہانہ جو کافی بلندی پر تھا کھلا ہوا تھا اور دن کی تیز روشنی نے اس گہرے کنویں کو تہہ تک روشن کر رکھا تھا اور عمران یہ روشنی دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ ساری رات اس کنویں کی تہہ میں پڑے رہے ہیں کیونکہ وہ کل شام کو اس کالو کاریگر کے مکان پر پہنچے تھے اور اب روشنی ہونے پر انہیں ہوش آیا تھا۔

”یہ سب کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار روشنی کا کلام پڑھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن سے جیسے الفاظ یکسر معدوم ہو گئے تھے۔ اس نے کافی دیر تک کوشش کی لیکن یوں لگتا تھا جیسے اس کی یادداشت سے وہ روشن کلام یکسر غائب ہو چکا ہو۔ اسی لمحے اسے ٹائیگر کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور پھر ٹائیگر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے عمران اور اس کنویں کو دیکھ رہا تھا۔

”یہ سب کیا ہو گیا ہے باس“...... ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

”کوئی نہ کوئی غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہم اس گندے کنویں میں پہنچ چکے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہوش آ گیا تمہیں۔ یہ بھی میرے کہنے پر آیا ہے ورنہ تم اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں پڑے پڑے نرک میں پہنچ جاتے۔ اب دیکھا کالو کاریگر کا کام۔ تم جو اپنے آپ کو بڑا مہان سمجھ رہے تھے کیسے قابو میں کیا ہے تمہیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ چلے تھے کالو کاریگر کو ختم کرنے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب تم یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس کالے کنویں میں نہ تمہیں روشنی کا کلام یاد آئے گا اور نہ ہی تمہیں کوئی ایسی چیز ملے گی جس سے تم کالے جادو سے نجات پا سکو۔ میں نے بھیشم کو کہہ دیا ہے کہ وہ تمہاری طاقت کو کمزور کرتا چلا جائے اور اب تم یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے“...... کنویں کے دہانے پر اس کالو کاریگر کی شکل دکھائی دیتی رہی اور اس کی باتیں بھی سنائی دیتی رہیں۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی بے پناہ مسرت تھی اور آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

”تم نے یہ سب کیا ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے وہ خاصی کمزوری محسوس کر رہا تھا۔

”تم نے اس بوڑھے ماجھو پر رحم کھا کر اسے کار میں بٹھا لیا تھا۔ وہ میرا آدمی تھا۔ اس نے لاٹھی پر گندگی مل رکھی تھی جو اس نے تمہارے جسموں سے لگائی۔ اس نے کالی سرسوں کو آٹھ گندگیوں

میں بھگو رکھا تھا اور وہ اس نے تمہاری کار میں ڈال دی اور تمہارا وہ وضو اور پاکیزگی ختم ہو گئی اور بھیشم کو تم پر قابو پانے کا موقع مل گیا اور پھر تمہیں اس کالے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ یہ کالو کاریگر کی چال تھی اور تم جو اپنے آپ کو بڑے عقل مند سمجھتے ہو اس چال میں پھنس گئے اور اب تم یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے۔ کوئی روشنی کی شخصیت تمہیں اس کالے کنویں سے باہر نہیں نکال سکے گی اور نہ ہی تمہاری مدد کر سکے گی۔ اب تمہیں مرنا ہے اور بس''۔ کالو کاریگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ دہانے سے ہٹ گیا۔ البتہ اس کے مکروہ قہقہوں کی آواز دور تک جاتی ہوئی سنائی دیتی رہی۔

''باس۔ یہ پرانا کنواں خاصا خستہ ہے۔ ہمیں اس سے باہر خود ہی جانا ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''لیکن یہ بہت گہرا کنواں ہے اور ہمارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس سے ہم اوپر پہنچ سکیں''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ ہاتھوں اور پیروں سے کوشش تو کی جا سکتی ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ اس میں واقعی کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کی گہرائی بھی کافی ہے اور میری دونوں ٹانگیں پوری طرح حرکت بھی نہیں کر رہیں۔ شاید یہاں کی مکروہ سیلن کا اثر ہے جس میں ہم ساری رات پڑے رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور

پھر اس نے رخنوں میں ہاتھ ڈال کر اور نیچے رخنوں میں پیر پھنسا کر اوپر چڑھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ تھوڑا سا اوپر جاتے ہی وہ واپس گر پڑا۔ کافی دیر تک مسلسل کوشش کے بعد وہ بے دم ہو کر تہہ میں لیٹ گیا۔ عمران بیٹھا مسلسل سوچ رہا تھا کہ کیا کیا جائے۔ کس طرح اس کالے کنویں سے نجات حاصل کی جائے لیکن کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ دماغ صاف سلیٹ کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔ خاص طور پر روشنی کا کلام اور اس بارے میں تمام الفاظ ہی اس کے ذہن سے یکسر غائب ہو گئے تھے اور عمران کو اپنے اندر پیدا ہونے والے خلاء کا تیزی سے احساس ہوتا جا رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن مکمل طور پر خالی ہے اور اس خلاء کی وجہ سے اس کی قوت اعتمادی بھی ختم ہوتی جا رہی تھی۔

''باس۔ ایک بار پھر کوشش کرتا ہوں''...... کافی دیر بعد ٹائیگر نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں ایسے کنویں قدیم دور میں لوگوں کو سزائیں دینے کے لئے تیار کئے جاتے تھے۔ بادشاہ جس سے ناراض ہو جاتا اسے ایسے کنویں میں پھینک دیا جاتا تھا تاکہ وہ یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے ورنہ اتنی گہرائی میں یقیناً تہہ میں پانی نکل آتا''...... عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

''لیکن اگر کسی کو نکالنا مقصود ہو تو پھر کیا کیا جاتا ہو گا باس''۔

ٹائیگر نے کہا۔

''رسی ڈال کر اسے باہر نکال لیا جاتا ہوگا اور کیا ہوسکتا ہے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سرکار۔ میں معافی چاہتا ہوں سرکار۔ مجھے معاف کر دیجئے سرکار''...... اچانک اوپر سے بوڑھے ماجھو کی روتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اور ٹائیگر دونوں نے چونک کر اوپر دیکھا۔ کنویں کے دہانے پر بوڑھا ماجھو جسے انہوں نے کار میں لفٹ دی تھی اور جس نے بقول کالو کاریگر ان کی کار میں گندگی بھری کالی سرسوں ڈالی تھی اور جس کی لاٹھی پر بھی گندگی لگی ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے کالو کاریگر کو ان دونوں پر قابو پانے کا موقع مل گیا تھا، نیچے جھانک رہا تھا۔ اس کا جھریوں بھرا چہرہ دور سے واضح نظر آ رہا تھا۔

''بابا۔ اب معافی مانگنے کا کیا فائدہ۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ مجھے معاف کر دیں سرکار ورنہ میں چین سے مر نہ سکوں گا''۔ بوڑھے ماجھو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ بوڑھا ماجھو اس حالت میں بھی ان سے معافی مانگ رہا تھا۔

''ہم نے تمہیں معاف کر دیا بابا۔ ہم نے تہہ دل سے تمہیں معاف کر دیا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ واقعی بڑے ہیں سرکار۔ آپ نے اس حالت میں بھی مجھے معاف کر دیا ہے۔ آپ واقعی بڑے ہیں سرکار''...... بوڑھے

ماجھو نے قدرے چیختے ہوئے جذباتی سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ کنویں کے دہانے سے غائب ہو گیا۔

''عجیب آدمی ہے یہ بھی باس۔ خود ہی سب کچھ ہمارے خلاف کیا اور اب خود ہی ہم سے معافی مانگنے آ گیا''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلو اس کے دل میں یہ خلش تو پیدا ہوئی کہ وہ معافی مانگنے آ گیا ہے۔ یہ اس کے دل کے زندہ ہونے کی نشانی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کنویں کی ایک سائیڈ سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے دیوار کی دوسری طرف کوئی دیوار پر شہتیر یا گرز مار رہا ہو اور پھر چوں چوں کی کریہہ آواز کے ساتھ ہی کنویں کی دیوار کا ایک خاصا بڑا حصہ کسی تکنیکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور پھر عمران اور ٹائیگر دونوں یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ دوسری طرف ایک بڑی سی سرنگ تھی جس میں ان کے سامنے وہی بابا ماجھو کھڑا تھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اوپر سے جھانک رہا تھا۔

''بابا ماجھو آپ''...... عمران اور ٹائیگر دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آپ نے مجھے اس حالت میں بھی معافی دے دی۔ آپ بڑے دل کے لوگ ہو اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ بوڑھا ماجھو آپ کو اس طرح یہاں سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دے۔

آئیں میرے پیچھے''...... بوڑھے ماجھو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

''بابا۔ وہ کالو کاریگر آپ کے خلاف ہو جائے گا''...... عمران نے اٹھ کر اس کے پیچھے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیا کر لے گا۔ زیادہ سے زیادہ مار دے گا لیکن میں خوشی سے مر جاؤں گا اور مرنے کے قریب تو میں ویسے ہی پہنچ چکا ہوں''۔ بوڑھے ماجھو نے رکے بغیر جواب دیا۔ سرنگ مسلسل اوپر کی طرف جا رہی تھی اور یہ سرنگ انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی لیکن کنویں کی دیوار کی طرح انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس سرنگ کو بھی اسی دور میں ہی بنایا گیا تھا جس دور میں یہ کنواں بنایا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک احاطے میں پہنچ گئے۔ یہاں لکڑی کا ایک تختہ کھلا ہوا موجود تھا۔ ان سب کے باہر آنے پر بوڑھے ماجھو نے ادھر ادھر دیکھا۔

''آئیں میرے ساتھ''...... بوڑھے ماجھو نے ایک طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''کہاں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''آپ آئیں تو سہی''...... بوڑھے ماجھو نے کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر اس بوڑھے ماجھو کے پیچھے چل پڑے۔ یہ علاقہ سنسان تھا۔ یہاں درخت اس کثرت سے تھے جیسے کوئی گھنا جنگل ہو اور بوڑھا اس جنگل میں آگے بڑھا چلا جا رہا ہو۔ گو وہ آہستہ آہستہ چل رہا تھا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی طرف سے تیز

رفتاری سے کام لے رہا ہے۔

''یہ کون سا علاقہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ پاکھڑا کا نواحی علاقہ ہے۔ اس علاقے کا نام بوگو ہے۔ یہ ویران علاقہ ہے''...... بوڑھے ماجھو نے جواب دیا۔

''آپ یہاں کیسے پہنچ گئے بابا''...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی کچھ مت پوچھو۔ بعد میں بات ہو گی''...... بوڑھے ماجھو نے کہا اور پھر تیزی سے جنگل کے اختتام پر بنے ہوئے ایک دیہاتی سے مکان کے سامنے پہنچ کر بوڑھا رک گیا۔ اسی لمحے مکان کا دروازہ کھولا اور ایک نوجوان لڑکا باہر آ گیا۔

''بڑے مہمان آئے ہیں فضلو''...... بوڑھے ماجھو نے کہا۔

''آئیں۔ آئیں۔ اندر چلیں جناب''...... آنے والے فضلو نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر بوڑھے ماجھو کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ یہ واقعی دیہاتی طرز تعمیر کا مکان تھا لیکن شاید فضلو وہاں اکیلا ہی رہتا تھا۔

''فضلو۔ ان کو چادریں دے دو تا کہ یہ اپنے کپڑے بھی دھو لیں اور نہا بھی لیں۔ تم نے کھانا تیار کیا ہے''...... بوڑھے ماجھو نے فضلو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ ہاں۔ سب کچھ تیار ہے۔ آئیں جناب''...... فضلو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں مکان کے عقبی حصے میں لے آیا۔ یہاں ایک قدرتی چشمہ بہہ رہا تھا جو ایک تالاب سے ہوتا ہوا

دیوار سے باہر جا رہا تھا۔ تالاب پر ایک بڑا سا جگ رکھا ہوا تھا۔ نیچے ایک لکڑی کی چوکی تھی اور ساتھ ہی ایک چارپائی پر چار خانے والی دو نئی چادریں پڑی ہوئی تھیں۔

''آپ یہ چادریں باندھ کر اس جگ کی مدد سے خود بھی نہا لیں اور اپنے کپڑے بھی دھو لیں۔ کپڑے جلد ہی سوکھ جائیں گے''۔ فضلو نے کہا اور واپس مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

''حیرت ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے اس سارے انتظام پر حیرت ہو رہی تھی لیکن اسے بھی احساس تھا کہ جب تک وہ غسل نہیں کرے گا اور لباس نہیں دھو لے گا اس وقت تک وہ دوبارہ پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتا اس لئے اس نے ایک چادر اٹھائی اور اسے باندھ کر اپنا لباس اتار دیا۔ لباس کی جیبیں پہلے ہی خالی کر دی گئی تھیں۔ اس نے تالاب کے کنارے پر بیٹھ کر باہر نکلتے ہوئے پانی سے جگ بھر بھر کر اپنا لباس اچھی طرح دھو ڈالا اور پھر لباس کو چارپائی کے ایک طرف پھیلا دیا۔ اس کے بعد جگ کی مدد سے اس نے باقاعدہ غسل کیا اور پھر سائیڈ پر ہو گیا تو یہی کارروائی ٹائیگر نے بھی دوہرائی اور جیسے ہی غسل کیا عمران کے ذہن میں چھناکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے نہ صرف روشن کلام یاد آ گیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی اس کے ذہن پر ابھر آیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس بوڑھے ماجھو کو ان کے لئے رحمت کا فرشتہ بنا کر بھیجا

تھا اور اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس پر کیا گیا کالا جادو ختم ہو گیا ہے ورنہ اسے اللہ تعالیٰ کا اسم اور روشن کلام یاد نہ آتا۔ انہیں وہاں اس وقت تک بیٹھنا پڑا جب تک ان کے کپڑے سوکھ نہ گئے۔ پھر انہوں نے دوبارہ قدرے گیلا لباس پہنا اور چادریں وہاں چارپائی پر پھیلا دیں اور اس طرف کو بڑھ گئے جدھر سے آئے تھے۔

''آئیں۔ ادھر آئیں جناب''...... فضلو نے ان کے موڑ مڑتے ہی کہا۔ وہ اس انداز میں وہاں کھڑا تھا جیسے ان کی آمد کا انتظار کر رہا ہو اور پھر وہ فضلو کی رہنمائی میں ایک بڑے کمرے میں آ گئے جہاں دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں اور ان چارپائیوں پر ہی کھانا چن دیا گیا تھا۔

''جناب۔ بے فکر ہو کر کھائیں۔ یہ صرف سبزی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ حلال ہے''...... فضلو نے کہا۔

''بابا ماجھو کہاں ہے''...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ آپ کے غسل کرنے سے پہلے ہی چلے گئے تھے''...... فضلو نے کہا۔

''کہاں چلے گئے ہیں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''اپنی بیٹی کے گھر پاکھڑا میں''...... فضلو نے جواب دیا۔

''تم ان کے کیا لگتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ میرے ماموں اور سسر ہیں جناب۔ میں یہاں رہتا ہوں۔

اس جنگل اور اس کے گرد باغ اور کھیتوں کا چوکیدار ہوں۔ وہ اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو ان کے پاس بہت سے بڑی مالیت کے نوٹ تھے لیکن ان کا جسم کانپ رہا تھا۔ ہم نے جب ان کی اس حالت اور نوٹوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے آپ کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی بتا دیا کہ ان کو کالو کاریگر نے کالے جادو میں آپ کے خلاف استعمال کیا ہے۔ وہ ایسے آدمی نہیں ہیں لیکن کالو کاریگر نے ان کو بتائے بغیر یہ سب کچھ کیا لیکن جب وہ گھر کے سامنے پہنچے تو کالو کاریگر کا ایک آدمی انہیں ملا اور ان کو شاباش دی اور ساتھ ہی کالو کاریگر کا پیغام دیا کہ وہ انہیں خوش کر دے گا تو ماموں نے اس آدمی سے ساری بات معلوم کر لی اس لئے وہ گھبرا گئے اور کانپ رہے تھے کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں جا کر دیکھوں کہ کالو کاریگر نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں کالو کاریگر کے پاس گیا تو وہاں آپ نہیں تھے اور نہ ہی آپ کے بارے میں کوئی بتا رہا تھا۔ پھر صبح کو میں دوبارہ گیا تو ایک واقف آدمی مل گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ آپ کو کالو کاریگر نے کالے کنویں میں ڈلوا دیا ہے۔ کالا کنواں پرانے دور کا کنواں ہے اور یہاں سے قریب ہی ہے اور مجھ سے پہلے یہاں ماموں رہتے تھے اس لئے انہیں اس کنویں اور سرنگ کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ یہاں آئے اور پہلے جا کر انہوں نے آپ کو کنویں میں دیکھا اور آپ سے معافی مانگی۔ اس وقت میں بھی ان کے

ساتھ موجود تھا۔ پھر ہم نے جا کر اس سرنگ کا راستہ کھولا اور ماموں نے مجھے واپس بھیج دیا تاکہ میں یہاں آپ کے نہانے دھونے اور کھانے کا انتظام کروں۔ میں واپس آ گیا اور پھر ماموں آپ کو لے کر آ گئے“...... فضلو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اور وہ خود کیوں چلے گئے ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ وہ آپ کے لئے کوئی چیز لینے پاکھڑا گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ ان کی واپسی کا انتظار کریں“...... فضلو نے کہا۔

”کیا چیز“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم جناب۔ انہیں معلوم ہو گا“...... فضلو نے جواب دیا۔

”اس کالو کاریگر کو معلوم تو ہو گیا ہو گا کہ آپ اور آپ کے ماموں نے اس کے خلاف کام کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ کالو کاریگر اور اس کی شیطانی قوتوں کو دن کے وقت کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ ساری قوتیں سورج غروب ہونے کے بعد حرکت میں آتی ہیں اور پھر ساری رات ان کا جشن جاری رہتا ہے۔ ابھی شام ہونے میں دیر اس لئے آپ اطمینان سے کھانا کھائیں“۔ فضلو نے کہا۔

”ہم اس سے ڈرتے نہیں ہیں۔ پہلے بھی ہم غفلت میں مار کھا گئے ہیں۔ ہمیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز میں ہم پر وار کرے گا لیکن اب ہم پوری طرح محتاط رہیں گے“...... عمران نے

جواب دیا اور پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ سادہ سی سبزی کا سالن اور موٹی موٹی روٹیاں تھیں لیکن اس سالن اور روٹیوں نے اور خاص طور پر دیہاتی انداز کے بنائے ہوئے اچار نے اسے جو لطف دیا، بڑے بڑے ہوٹلوں کے کھانوں میں وہ لذت اس نے محسوس نہیں کی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے پانی پیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ فضلو نے کھانے کے برتن اٹھائے اور ابھی وہ فارغ ہوئے ہی تھے کہ کھلے دروازے سے بوڑھا ماجھو اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک چھوٹے سے قد لیکن قدرے بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا جس نے سر پر دیہاتی انداز کی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ اس کی چھوٹی داڑھی برف کی طرح سفید تھی لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

''بڑے صاحب۔ یہ بابا وحید ہے۔ ساتھ والے گاؤں میں رہتا ہے۔ میں اسے خاص طور پر آپ کے لئے یہاں بلا لایا ہوں۔ یہ کالو کاریگر کے خلاف آپ کی مدد کرے گا۔ کالو کاریگر اس سارے علاقے میں اسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا ہے''...... بوڑھے ماجھو نے کہا جبکہ وہ آدمی سر جھکائے اس طرح عجز و عاجزی کی تصویر بنا کھڑا تھا جیسے یہ ساری باتیں اس کی بجائے کسی اور کے بارے میں کی جا رہی ہوں۔

''یہ تو واقعی بڑے لوگ ہیں بابا ماجھو۔ یہ تو واقعی بڑے لوگ ہیں''...... بابا وحید نے رک رک کر کہا۔

''ہم بڑے نہیں ہیں۔ آپ ہم سے عمر میں بھی بڑے ہیں اور محبت میں بھی''...... عمران نے کہا۔

''بڑے صاحب۔ آپ سیدھے بغیر کسی تیاری کے کالو کاریگر کے پاس پہنچ گئے۔ آپ کا کیا خیال تھا کہ وہ آپ کے پستول کی گولی سے ہلاک ہو جائے گا اور اس کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ اس کی ساری شیطانی سپاہ ماری جائے گی۔ نہیں بڑے صاحب۔ ایسا نہیں ہے۔ کالو کاریگر پاکیشیا میں کالے جادو کا بادشاہ ہے اور اس کی بادشاہت کے لئے کافرستان کے بڑے بڑے مہا پنڈتوں اور گیانیوں نے اسے شیطانی طاقتیں بخشی ہوئی ہیں''...... بابا وحید نے کہا۔

''تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا ہم اس سے خوفزدہ ہو کر واپس چلے جائیں''...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ ناراض نہ ہوں بڑے صاحب۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب کے لاڈلے ہیں اور حافظ عبداللہ جیسے آدمی آپ کی پشت پر ہیں۔ میں تو بہت چھوٹا آدمی ہوں۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپ جب تک کالو کاریگر کے سر پر رکھا بادشاہت کا تاج نہیں اتاریں گے تب تک اس کی بادشاہت قائم رہے گی''...... بابا وحید نے باقاعدہ دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''میں معذرت خواہ ہوں بابا وحید کہ میری آواز میں غصہ شامل

ہو گیا۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب اور حافظ عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں تو آپ بھی بڑے آدمی ہیں''...... عمران نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ سامنے بیٹھا ہوا بابا وحید بھی شاہ صاحب اور حافظ عبداللہ کے قبیل کا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ بابا ماجھو درست آدمی کو ساتھ لے آئے ہیں اور پھر حافظ عبداللہ نے بھی کہا تھا کہ وقت آنے پر اسے خود بخود رہنمائی مل جائے گی۔

''تاج سے آپ کا کیا مطلب ہے اور اسے کس طرح اس کے سر سے اتارا جا سکتا ہے۔ برائے مہربانی اشارہ کرنے کی بجائے کھل کر بات کریں''...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''بڑے صاحب۔ کالو کاریگر کے پاس جتنی بھی شیطانی طاقتیں ہیں وہ ایک قوت جسے بھیشم کہا جاتا ہے کہ تابع ہیں۔ اس بھیشم نے آپ پر وار کیا اور آپ کو اس کالے کنویں میں پہنچا دیا۔ اگر بزرگ ماجھو ہمت نہ کرتے تو آپ کا وہاں سے نکلنا واقعی سب کے لئے مسئلہ بن گیا تھا۔ اگر اس بھیشم کو فنا کر دیا جائے تو اس کی تمام شیطانی قوتیں کچھ وقفے کے لئے بے بس ہو جائیں گی اور اس وقت بڑی آسانی سے آپ اس کالو کاریگر کے سینے میں گولیوں کا برسٹ اتار سکتے ہو''...... بابا وحید نے کہا۔

''یہ بھیشم کیا ہے اور اسے کس طرح فنا کیا جا سکتا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''بھیشم پہاڑوں میں رہنے والے کالے لنگور کی گندگی کی پیداوار ہے۔ بڑی مشقتوں سے اس گندگی کو پہاڑوں سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ پھر اس گندگی میں خنزیر کے خون کو ملا کر اس سے ایک پتلا تیار کیا جاتا ہے۔ اس پتلے کو اُلو کے گوشت میں لپیٹ کر ہندوؤں کے شمشان گھاٹ جہاں مردے جلائے جاتے ہیں کی راکھ میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ چالیس روز بعد اس پتلے سے بھیشم طاقت بن کر باہر آتی ہے اور وہ اپنے پتلے کو خود کسی جگہ محفوظ کر دیتی ہے کیونکہ اس بھیشم طاقت کو ختم کرنے کے لئے اس پتلے کو پاک صاف پانی کے برتن میں ڈال دیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے یہ گھلتا جاتا ہے بھیشم کی طاقت بھی ختم ہوتی جاتی ہے اور جب پتلا راکھ میں تبدیل ہو جاتا ہے تو بھیشم بھی فنا ہو جاتا ہے۔ اس کارروائی میں صرف دس منٹ لگتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ایک بار یہ پتلا پانی میں پڑ جائے تو پھر بھیشم اسے نہیں نکال سکتا ورنہ وہ ہر صورت میں اسے اڑا لیتا ہے''...... بابا وحید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ پتلا کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ پتلا اسی کنویں کی تہہ میں دفن ہے جس میں آپ کو ڈالا گیا تھا۔ ابھی شام ہونے میں خاصا وقت ہے اس لئے اسے حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن اسے نکال کر جیسے ہی آپ باہر لے آئیں گے بھیشم اسے اڑا لے گا۔ البتہ آپ پانی کا برتن ساتھ لے جائیں اور پتلا نکالتے ہی اسے پانی میں ڈال دیں تو پھر معاملہ ٹھیک ہو جائے

گا''...... بابا وحید نے کہا۔

''آپ بھی تو یہ کام کر سکتے تھے۔ پھر آپ نے کیوں نہیں کیا''۔ عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بابا وحید بے اختیار مسکرا دیئے۔

''آپ کا سوال اچھا ہے۔ لیکن جس طاقت بھیشم نے اسے یہاں چھپایا ہے اس نے اس کے حصول کے لئے بظاہر چند ناممکن شرائط لگا دی ہیں تاکہ اس کے تصور کے مطابق اس کا حصول ناممکن ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا نظام بے حد وسیع ہے اور جب وہ کسی کے خاتمے کا حکم دیتا ہے تو وہی ناممکن شرائط خودبخود ممکن ہو جاتی ہیں۔ بھیشم نے شرط لگائی تھی کہ یہ پتلا وہ حاصل کر سکے گا جسے بھیشم نے سزا دی ہو اور بھیشم نے اسے اس کالے کنویں میں ڈالا ہو۔ اب ظاہر ہے یہ ایسی شرائط تھیں جو بظاہر ناممکن تھیں لیکن آپ کی صورت میں یہ شرائط پوری ہو گئیں اور بھیشم نے آپ پر کالے جادو کا وار کیا اور پھر کالو کاریگر کے حکم پر اس بھیشم نے خود آپ کو وہاں پہنچا دیا۔ اس کے بعد بزرگ ماجھو نے آپ کو وہاں سے نکالا اور آپ نے غسل بھی کر لیا اور کپڑے بھی دھو لئے اور اس طرح اب تمام شرائط مکمل ہو گئیں اور آپ اس پتلے کو حاصل کرنے اور اسے فنا کرنے کا کام کر سکتے ہیں''...... بابا وحید نے مسلسل بولتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے یہ سب کچھ تفصیل سے

بتا دیا۔ ہمیں ابھی وہاں جانا چاہئے ورنہ دیر بھی ہو سکتی ہے''۔ عمران نے چارپائی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''ہاں آؤ۔ میں فضلو سے کہتا ہوں کہ وہ آپ کے ساتھ جائے اور پانی سے بھرا ہوا برتن بھی ساتھ لے جائے لیکن فضلو نے باہر رک جانا ہے۔ کنویں میں آپ نے جانا ہے اور جہاں سے دروازہ کھلا ہے اس کے بالکل مقابل آپ نے زمین کھودنی ہے۔ وہاں سیاہ رنگ کا باکس ہو گا۔ اس باکس کو آپ کھولیں گے تو اندر وہ پتلا موجود ہو گا لیکن آپ نے اسے ہاتھ نہیں لگانا بلکہ باکس کو پانی کے برتن میں پلٹ دینا ہے اور پھر برتن اٹھائے آپ سرنگ سے باہر آئیں گے تو اس وقت تک بھیشم فنا ہو چکا ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی کالو کاریگر کی تمام طاقتیں بھی بے بس ہو چکی ہوں گی کیونکہ جب تک بھیشم جیسی کوئی اور بڑی طاقت کالو کاریگر کو نہیں ملے گی اس کی یہ طاقتیں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتیں۔ دوسرے لفظوں میں اس کے سر سے تاج گر جائے گا''...... بابا وحید نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ کالو کاریگر کہاں ملے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ بھیشم کی موت بھری چیخیں سن کر دوڑتا ہوا خودبخود کنویں پر آئے گا کیونکہ اسے نظر آ رہا ہو گا کہ بھیشم کو فنا کرنے والا دھواں اس کنویں سے ہی نکل رہا ہے اور پھر آپ جانیں اور کالو کاریگر''۔

بابا وحید نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

''آؤ بابا ماجھو۔ ہم چلیں''...... بابا وحید نے کہا تو بابا ماجھو بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''آپ ہمارے ساتھ چلیں''...... عمران نے انہیں جاتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ جو کام آپ نے کرنا ہے وہ آپ نے ہی کرنا ہے''۔ بابا وحید نے کہا اور پھر وہ بابا ماجھو سمیت کمرے سے باہر نکل گئے۔

''حیرت ہے۔ کیسے کیسے لوگ اس دنیا میں بستے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میں برتن لے آتا ہوں۔ آپ چلیں ورنہ شام ہو جائے گی اور سارا کام بگڑ جائے گا''...... فضلو نے کہا۔

''لیکن ہمارے مشین پسٹل تو شاید اس کالو کاریگر نے ہی نکال لئے ہیں۔ ہم اسے ہلاک کیسے کریں گے''...... عمران نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

''میں لے آتا ہوں آپ کے مشین پسٹل۔ وہ کالو کاریگر کے ڈیرے پر پڑے تھے اور میں نے لے لئے تھے''...... فضلو نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران اور ٹائیگر دونوں ایک دوسرے کو اس انداز میں دیکھنے لگے جیسے انہیں سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کس ونڈر لینڈ میں پہنچ گئے ہیں۔

شری رمیش ایک تخت نما پلنگ پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے تقریباً اس سے جڑ کر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے گلاس میں شراب ڈال رہی تھی۔ شری رمیش تین مہینوں کے لئے پنڈت امرناتھ کا جانشین مقرر ہوا تھا اس لئے وہ ان تین مہینوں کے ہر لمحے کو بھرپور انداز میں انجوائے کرنا چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دن رات پنڈت امرناتھ کی خوبصورت داسیوں میں گھرا رہتا تھا کیونکہ پنڈت امرناتھ کی جانشینی کے بعد یہ سب داسیاں اور ملازم بھی اس کے تحت ہو گئے تھے۔ ملازموں سے تو اسے کوئی دلچسپی نہ تھی البتہ داسیوں میں اس کا زیادہ وقت گزرتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اسے یہ جانشینی اور عیش و عشرت کے مواقع کیوں ملے ہیں لیکن اسے سو فیصد

یقین تھا کہ جس عمران اور اس کے ساتھیوں سے ڈر کر پنچائیت نے پنڈت امرناتھ کو گنپ پہاڑ کے غار میں بھجوا دیا ہے اور جس کا مقابلہ اب شری رمیش کو کرنا ہے۔ وہ پاکیشیا میں ہی کالو کاریگر کے ہاتھوں مارا جائے گا اور کالوگ نے اسے وہ ساری چال بھی بتا دی تھی جو کالو کاریگر نے عمران اور اس کے ساتھی کے خلاف چلنے کا سوچا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران چاہے لاکھ چالاک سہی بہرحال وہ اس سادہ سی چال میں آ جائے گا کیونکہ یہ ایسی چال تھی جس میں سو فیصد کامیابی ہوسکتی تھی کیونکہ وہ نیکی کرنے اور رحم دلی کے سبب اس چال میں پھنسنے تھے۔ شری رمیش اس وقت شراب پینے کے ساتھ ساتھ یہ باتیں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے دور سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"جاؤ تم"...... شری رمیش نے اس داسی سے کہا تو داسی شراب کی بوتل اٹھائے تیزی سے عقبی دروازے میں غائب ہوگئی۔ ایک بار پھر چیخنے کی آواز سنائی دی اور شری رمیش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ پہلی بار ہی آواز پہچان گیا تھا اس لئے اس نے داسی کو واپس بھجوا دیا تھا۔ یہ کالوگ کی آواز تھی۔ کالوگ کے ذمے پاکیشیا کی رپورٹ دینا تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کالوگ اندر داخل ہوا۔ وہی مٹکے جیسا سر اور عجیب الخلقت جسم لیکن اس کے چہرے پر جو تاثرات تھے انہوں نے شری رمیش کو چونکا دیا تھا کیونکہ اس مرتبہ کالوگ مجسم ہو کر اندر آیا تھا ورنہ وہ دھویں کی شکل

میں آیا کرتا تھا اور بھینٹ لے کر مجسم ہوا کرتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی بہت ہی خاص بات ہوگئی تھی۔

"آقا۔ غضب ہو گا۔ آقا غضب ہو گا"...... کالوگ نے اپنا مٹکے جیسا سر اس کے سامنے زمین پر رکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... شری رمیش نے اپنے آپ پر بڑی مشکل سے قابو پاتے ہوئے کہا۔

"کالو کاریگر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز تباہ ہوگیا ہے"...... کالوگ نے چیخ کر کہا تو شری رمیش بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا ہے۔ دوبارہ بتاؤ"...... شری رمیش نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کچھ سمجھ نہ آیا ہو۔

"پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز تباہ کر دیا گیا ہے۔ کالو کاریگر کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... کالوگ نے دوبارہ کہا تو شری رمیش جیسے پتھر کا بن گیا۔ اس کی پلکیں بھی نہ جھپک رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... چند لمحوں بعد شری رمیش نے جھرجھری لیتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے آقا۔ ایسا ہی ہوا ہے اور ایسا اس عمران کے ہاتھوں ہوا ہے"...... کالوگ نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ اس عمران پر جال پھینکا گیا ہے۔ پھر کیا ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... شری رمیش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ کالو کاریگر نے بڑی خوفناک چال چلی اور یہ چال کامیاب بھی ہوگئی۔ عمران اور اس کا ساتھی دونوں گندگی میں لتھڑ گئے اور کالو کاریگر نے ان پر بھیشم کو تعینات کر دیا۔ بھیشم جو اس وقت پاکیشیا میں کالے جادو کی سب سے بڑی طاقت تھی اس نے ان دونوں کو کالے کنویں میں پھینک دیا تاکہ وہ وہاں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جائیں لیکن پھر اچانک اس عمران اور اس کے ساتھی کے ہاتھوں بھیشم فنا کر دیا گیا اس لئے اس کی ساری چھوٹی طاقتیں بھی بے بس ہوگئیں اور اس دوران عمران اور اس کے ساتھی نے کالو کاریگر، جو اس وقت ایک عام سا آدمی رہ گیا تھا، پر گولیوں کی بارش کر دی اور کالو کاریگر کالے جادو کا سب سے بڑا گرو ہونے کے باوجود ہلاک ہو گیا اور اس کے ہلاک ہوتے ہی اس کی ساری طاقتیں تحلیل ہوگئیں اور پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز تباہ ہو گیا۔ اب نجانے کب دوبارہ بنے گا"...... کالوگ نے کہا۔

"لیکن یہ کایا پلٹ ہوئی کیسے"...... شری رمیش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ بھی اب سنبھل گیا تھا اور پھر کالوگ نے اسے بابا ماجھو کے حرکت میں آنے، پھر کنویں کی سرنگ کھول کر عمران اور اس کے ساتھی کو نکال کر لے جانے، پھر ان کے نہانے دھونے اور پھر بابا وحید کے آنے اور آخر میں فضلو کی طرف سے

انہیں مشین پسٹل دینے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"جب یہ سب ہو رہا تھا تو تم کہاں تھے۔ بھیشم اور کالو کاریگر کہاں تھے۔ کیوں نہیں انہیں روکا گیا"...... شری رمیش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ وہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ کافرستانیوں کا ملک نہیں ہے۔ وہاں کالے جادو کو دن کی روشنی میں کام میں نہیں لایا جا سکتا ورنہ پورے پاکیشیا کے لوگ اٹھ کر کالے جادو کے سب عاملوں کی بوٹیاں اڑا دیں گے اس لئے شروع سے ہی یہ طے پا گیا تھا کہ صبح سورج نکلنے سے لے کر شام سورج ڈوبنے تک کالے جادو کی تمام قوتیں خاموش رہیں گی۔ عامل بھی سوئے رہیں گے اور اس وقفے میں انہوں نے یہ سب کام مکمل کر لئے"...... کالوگ نے کہا۔

"یہ سب بہت برا ہوا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ عمران وہاں ہلاک ہو جائے گا لیکن اب تو وہ ادھر کا رخ کرے گا"...... شری رمیش نے کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ اب اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان کا رخ کرے گا۔ بابا وحید جیسے لوگ یہاں بھی اس کی مدد کریں گے لیکن وہ یہاں کالی دیوی کے مندر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ آپ بے فکر رہیں"...... کالوگ نے کہا۔

"کالو کاریگر بھی اسی طرح بے فکر رہا تھا لیکن مار کھا گیا"۔ شری رمیش نے کہا۔

''یہاں ایسا نہیں ہو سکتا آقا اس لئے کہ یہاں سوائے اس کے کہ وہ سر پٹخ پٹخ کر ہلاک ہو جائیں اور وہ کیا کر سکتے ہیں۔ پنڈت امرناتھ بھی یہاں موجود نہیں ہے اور کالے جادو کا مرکز بھی نہیں ہے لیکن اس کا پہلا قلعہ ضرور ہے اور آقا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ کافرستان میں کالے جادو کا اصل مرکز کالا راج کہاں ہے اور کون ہے۔ کلجگ بھی کالا راج کے قبضے میں ہے اس لئے جب تک کالو کاریگر کی طرح کالا راج کو ہلاک نہ کر دیا جائے نہ چوراس محل تباہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کلجگ کو فنا کیا جا سکتا ہے اور جب تک یہ سب کام نہ ہو جائیں کافرستان میں کالے جادو کے مرکز تباہ نہیں کئے جا سکتے''...... کالوگ نے کہا۔

''کالا راج کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں''۔ شری رمیش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ پہلی بار ہی پنڈت امرناتھ کے جانشین بنے ہیں آقا۔ اس کا علم صرف مجھے اور پنڈت امرناتھ کو ہے اور دنیا میں کسی کو نہیں''...... کالوگ نے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ حل ہو گیا لیکن ایک بات بتاؤ کالوگ۔ آخر وہ چاہتے کیا ہیں۔ کالو کاریگر اور بھیشم کے فنا ہونے سے کالا جادو ختم ہو جائے گا۔ سینکڑوں، ہزاروں افراد پاکیشیا میں بھی کام کر رہے ہیں۔ وہ سب تو اسی طرح کام کرتے رہیں گے''...... شری رمیش نے کہا تو کالوگ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''آپ پنڈت امرناتھ کے الٹ ہیں آقا۔ وہ جتنے تیز ہیں آپ اتنے ہی بھولے ہیں۔ ایک ہوتا ہے کام اور ایک ہوتا ہے کام کا زور۔ کام تو ہمیشہ چلتا رہتا ہے لیکن کام کا زور کبھی کبھار ہی سامنے آتا ہے۔ کالو کاریگر کی وجہ سے پاکیشیا میں کالے جادو کا زور پڑ گیا تھا لیکن اب کالا جادو تو ہوتا رہے گا لیکن کام کا زور ٹوٹ گیا ہے جو اب نجانے کب دوبارہ چلے اس لئے ہم ان مراکز کو بچانا چاہتے ہیں جبکہ عمران اور اس کے ساتھی روشنی کے بڑے لوگوں کے کہنے پر ان مراکز کو ختم کرنا چاہتے ہیں''...... کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر لوگوں کے کام ہو رہے ہیں تو ان روشنی کے رشیوں کو کیا تکلیف ہے۔ کالا جادو ان کے خلاف تو نہیں ہو رہا۔ ظالموں کے خلاف ہی ہو رہا ہے''...... شری رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کسی کو کوئی بڑی تکلیف نہیں تھی لیکن ہمارے مہا منتری جواب ہٹ چکے ہیں انہوں نے کالے جادو کی مدد سے پاکیشیا کو فتح کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں کالے جادو کے خلاف روشنی کے بڑے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ پاکیشیا دنیا کا ایک ایسا ملک ہے جس پر روشنی کے بڑے بڑے رشیوں کی نظریں ہر وقت رہتی ہیں اور انہوں نے ہی عمران کو آگے کیا ہے''...... کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے''...... شری رمیش نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''وہ روشنیوں کے لوگ ہیں آقا اور ہم اندھیروں کی پیداوار اس لئے ہم طاقتیں ان کا اس وقت تک کچھ نہیں بگاڑ سکتیں جب تک وہ گلے گلے تک گندگی اور برائی میں نہ دھنس جائیں۔ البتہ آپ انسان ہیں۔ آپ ان کا مقابلہ تو کر سکتے ہیں لیکن آپ بھی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتے''...... کالوگ نے کہا تو شری رمیش کا موڈ اس کی باتیں سن کر آف ہو گیا۔

''تم مسلمانوں کی تعریف کر رہے ہو۔ تمہیں سزا دینی چاہئے''۔ شری رمیش نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ آقا ہیں۔ آپ واقعی سب کو سزا دے سکتے ہیں لیکن آپ پنڈت امرناتھ کے جانشین ہیں۔ سزا تو آپ دے سکتے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد پنڈت امرناتھ کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا اور آقا۔ میں اب تک بغیر بھینٹ لئے آپ کو سب کچھ بتا رہا تھا لیکن آپ نے سزا کی بات کر کے میری ہمدردی ختم کر دی ہے۔ اب میں جا رہا ہوں''...... کالوگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گیا اور شری رمیش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''جو ہو گا ہوتا رہے۔ وہ یہاں آئیں گے تو مجھے کیا''...... شری رمیش نے کہا اور ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تو اسی دروازے سے

جس میں وہ خوبصورت داسی غائب ہوئی تھی تیزی سے واپس نمودار ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ویسے ہی شراب کی بوتل موجود تھی۔ وہ آ کر شری رمیش کے پہلو سے لگ کر بیٹھ گئی اور پھر اس نے گلاس میں شراب انڈیلی تو شری رمیش نے ہوس زدہ نظروں سے اسے دیکھا اور گلاس منہ سے لگا لیا۔

کالو کاریگر کی ہلاکت کے بعد عمران اور ٹائیگر دونوں واپس اسی دیہاتی مکان کی طرف آ رہے تھے جہاں ان کی ملاقات فضلو سے ہوئی تھی اور یہاں انہوں نے نہا دھو کر کھانا کھایا تھا لیکن جب وہ واپس اس مکان پر پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مکان خالی پڑا ہوا تھا۔

''یہ کیا ہوا۔ یہ مکان خالی کیوں ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ دونوں اس کمرے میں پہنچے جہاں انہوں نے چارپائیوں پر بیٹھ کر کھانا کھایا تھا لیکن وہاں چارپائیاں تو ایک طرف کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی موجود نہ تھی۔ پورا مکان بھائیں بھائیں کر رہا تھا۔ پھر وہ عقبی طرف اس چشمے پر گئے تو چشمہ ویسے ہی موجود تھا اور اس

کا صاف و شفاف پانی تالاب میں سے ہو کر دیوار کراس کر کے باہر جا رہا تھا۔

''حیرت ہے۔ یہ سب کیوں چھوڑ گئے ہیں اسے''...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے باس وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہم واپس آ کر باقاعدہ ان کا شکریہ ادا کریں۔ اب نہ ہی بابا وحید ملے گا اور نہ ہی بابا ماجھو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ وہ کیا کہا ہے ایک شاعر نے کہ اللہ والوں کو نہ ستائش کی تمنا ہوتی ہے اور نہ ہی صلے کی پرواہ''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس مکان سے باہر آ گئے۔

''پاکھڑا یہاں سے نجانے کتنے فاصلے پر ہے اور معلوم نہیں کہ ہماری کار بھی وہاں موجود ہے یا اس کالو کاریگر نے اسے آگے بیچ دیا ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ انہیں ایک کھیت میں کام کرتا ہوا کسان نظر آیا۔ عمران نے اس سے پاکھڑا کے بارے پوچھا تو اس نے بتایا کہ پاکڑا یہاں سے تقریباً دو کوس کے فاصلے پر ہے اور اس نے انہیں سمت بھی بتا دی تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گیا اور پھر تقریباً شام کے قریب وہ پاکھڑا میں داخل ہو گئے۔ یہ دیکھ کر عمران کو بے

حد اطمینان ہوا کہ اس نے جہاں کار روکی تھی کار وہیں موجود تھی۔

"باس۔ اس کار میں وہ گندگی ابھی تک موجود ہو گی۔ اسے سروس کرانا پڑے گا"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ہو گی تو سہی کیونکہ کار ویسے ہی لاکڈ کھڑی ہے لیکن یہاں اول تو کوئی سروس اسٹیشن ہو گا نہیں اور اگر ہو گا تو ہم کار کو دھکا لگا کر وہاں تک پہنچا نہیں سکتے۔ پہلے تھوڑا چلنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا تو سامنے گلی میں سے ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف آنے لگا۔ یہ عام سا دیہاتی آدمی تھا اور عام سے لباس میں تھا اس لئے ان دونوں نے اسے نظرانداز کر دیا تھا۔

"السلام علیکم جناب۔ یہ کار آپ کی ہے"...... اس دیہاتی نے قریب آ کر کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں چونک کر اسے غور سے دیکھنے لگے۔

"وعلیکم السلام۔ آپ کا خیال درست ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام نواز ہے اور سامنے گلی میں میرا گھر ہے۔ آپ کار کو چھوڑ کر چلے گئے لیکن یہاں کے لڑکے بڑے شرارتی ہیں۔ ان کے ہاتھ کھیل آ گیا لیکن میں نے انہیں بھگا دیا اور جناب۔ آپ کی کار بہت گندی ہو رہی تھی اس لئے میں کار دھونے والوں کو بلا لایا تو انہوں نے خود لاک کھول کر آپ کی کار خوب اچھی طرح دھوئی تاکہ اس کی گندگی دور ہو جائے اور پھر لاک کر دی۔ میں مسلسل

یہاں پہرہ دے رہا ہوں۔ اب میں کھانا کھانے گیا تھا۔ کھانا کھا کر واپس آیا تو آپ نظر آ گئے"...... نواز نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس قصبے میں موبائل سروس والے کہاں سے آتے ہیں جناب"...... عمران نے قدرے طنزیہ سے لہجے میں کہا۔

"موبائل سروس۔ وہ کیا ہوتی ہے جناب۔ انہوں نے میرے گھر سے پانی کی بالٹیاں بھری تھیں اور پھر سرخ رنگ کے موٹے موٹے کپڑوں سے اسے خود دھویا تھا۔ آپ دیکھ لیں۔ بہرحال اب آپ آ گئے ہیں تو آپ اپنی کار سنبھالیں اور مجھے اجازت دیں۔ میں مسلسل نگرانی کر کے کر کے کچھ تھک گیا ہوں۔ اللہ حافظ"۔ نواز نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے۔ ارے۔ نواز صاحب۔ بات تو سنیں جناب"۔ عمران نے اس کو مڑ کر واپس جاتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے"...... نواز نے مڑ کر بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ان کار دھونے والوں نے معاوضہ لیا ہو گا۔ آپ کو بھی تکلیف ہوئی۔ یہ تھوڑی سی رقم رکھ لیں۔ ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آپ نے ازخود ہماری کار کا خیال رکھا"...... عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے یکلخت اسے خیال آ گیا کہ اس کی جیبیں تو خالی ہیں تو وہ بے اختیار رک گیا۔

"آپ مہمان ہیں جناب اور مہمانوں سے کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا۔ اللہ حافظ"...... نواز نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر واپس چلا گیا اور اس بار عمران نے بھی اسے نہ روکا کیونکہ ظاہر ہے اس کے پاس رقم ہی نہ تھی جو اسے دیتا۔ وہ ایک لمبا سانس لے کر واپس مڑا۔ چابیاں بھی موجود نہ تھیں لیکن عمران کی چھوٹی جیب میں ہر وقت ماسٹر کی پڑی رہتی تھی اور وہ اب بھی موجود تھی اس لئے اس نے کار کا دروازہ کھولا تو کار واقعی اندر سے اس طرح دھلی ہوئی تھی کہ جگمگا رہی تھی۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ کار میں فیول موجود تھا۔

"باس۔ کیا کالا جادو اس کالو کاریگر کے خاتمے کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"دنیا میں شر قیامت تک مکمل طور پر ختم نہیں ہو سکتا۔ صرف اس شر کا پھیلاؤ روکنا ہوتا ہے تاکہ خیر اور روشنی کا پھیلاؤ بڑھے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ شر کا پھیلاؤ خیر کے پھیلاؤ کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ وہ اسے روکنے کے لئے انتظامات کر دیتا ہے اس لئے یہ سمجھنا کہ ایک آدمی کی ہلاکت سے کالا جادو ہی ختم ہو گیا ہے حماقت ہے۔ ابھی تو نجانے اس کے لئے اور کہاں کہاں کام ہونا باقی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ کالا جادو تو گندگی کا جادو ہے۔ اس کی گندگی کو لوگ کیسے گوارہ کرتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی حد تک گندگی۔ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے باوجود لوگ صرف اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے حصول کے لئے اس گندگی کو اپنا کر اپنا ایمان ختم کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت دے اور انہیں سمجھ آ سکے کہ ان چھوٹے بڑے مفادات کی کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں ہے۔ اصل دولت ایمان ہے۔ جسے ایمان نصیب ہو گیا اسے سب کچھ مل گیا اور جس نے اپنا ایمان ضائع کر دیا اس نے سب کچھ کھو دیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اب کافرستان جاؤں گا۔ کالے جادو کا اصل مرکز تو وہاں ہے۔ یہاں ایک کالو کاریگر ہلاک ہوا ہے تو وہاں سے کئی کالو کاریگر اور یہاں بھیج دیئے جائیں گے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ طویل عرصے تک اس برائی کو پھیلنے سے روکا جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ آپ مجھے بھی ساتھ لے جائیں"...... ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم نے یہاں رہنا ہے اور وقتاً فوقتاً یہاں پاکھڑا کا چکر لگاتے رہنا ہے تاکہ اس کالو کاریگر کی جگہ کوئی اور نہ لے لے اور

ایک بار پھر یہ شیطانی کھیل شروع ہو جائے کیونکہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں کافرستان میں ہمیں کتنا وقت لگے گا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دارالحکومت پہنچ کر عمران نے ٹائیگر کو اس کے رہائشی ہوٹل پر چھوڑا اور خود کار لے کر سید چراغ شاہ صاحب کے گاؤں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ان سے اس سارے معاملے پر کھل کر بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاہ صاحب زیارات سے واپس آ گئے ہوں گے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ان کی ابھی واپسی نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ واپس پلٹا اور اس نے جلد ساز حافظ عبداللہ سے ملاقات کا سوچا۔ اس نے گلی کے قریب جا کر کار روک دی اور نیچے اتر کر وہ اس مکان کی طرف بڑھ گیا جس کے بیٹھک نما کمرے میں بزرگ حافظ عبداللہ بیٹھ کر جلدیں بناتے رہتے تھے لیکن اب وہ بیٹھک بند تھی۔ اس نے سائیڈ پر موجود مکان کی ڈیوڑھی کے دروازے کی کنڈی بجائی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا آدمی باہر آ گیا۔

''جی صاحب''...... آنے والے نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''حافظ عبداللہ صاحب سے ملنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ جناب۔ آپ لیٹ پہنچے ہیں۔ وہ تو کل دوپہر کو وفات پا گئے ہیں اور کل ان کی قل خوانی ہے''...... اس آدمی نے دل گرفتہ سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ وری سیڈ۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ آپ ان کے صاحبزادے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی نہیں۔ میں ان کا بھتیجا ہوں۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی اور ان کی بیوی بھی کئی سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ میرا نام اعظم علی ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''مجھے بے حد افسوس ہوا ہے۔ وہ بزرگ تھے۔ بہت بڑے بزرگ۔ بہرحال سب نے واپس جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ مجھے اجازت۔ میرا نام علی عمران ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں دروازہ کھولتا ہوں۔ اگر آپ فاتحہ پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں''...... اعظم علی نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اعظم علی واپس مڑا اور پھر اس نے اس بیٹھک کا دروازہ کھول دیا جہاں پہلے عمران کی حافظ عبداللہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہاں سے تمام سامان ہٹا دیا گیا تھا۔ البتہ فرش پر دری بچھی ہوئی تھی۔

''ابھی لوگ اٹھ کر گئے ہیں۔ بیٹھیں''...... اعظم علی نے کہا اور خود بھی بیٹھ گیا۔ پھر عمران نے فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فاتحہ پڑھنے کے بعد دلی افسوس اور رنج کا اظہار کیا۔ اس کے بعد وہ اعظم علی سے اجازت لے کر باہر آ گیا۔

''اب کہاں جایا جائے۔ وہ نانبائی تو بات ہی نہیں سنتا۔ چلو بات تو کر دیکھتے ہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک

بار پھر خواجہ امیر نانبائی کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دکان
کے قریب ایک کھلی جگہ پر کار روکی اور نیچے اتر کر وہ دکان پر گیا تو
وہاں وہی پہلے والا نقشہ ہی تھا۔ خواجہ امیر نانبائی اسی طرح کاؤنٹر
کے پیچھے منہ سے حقے کی نے لگائے بیٹھے حقہ گڑگڑا رہے تھے۔
عمران نے سلام کیا اور پھر کاؤنٹر کے قریب کرسی پر خاموشی سے بیٹھ
گیا۔ اس نے جان بوجھ کر کوئی بات نہ کی۔

''حافظ عبداللہ کا فاتحہ دے آئے ہو''...... چند لمحوں بعد خواجہ
امیر نانبائی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے''...... عمران
نے جواب دیا۔

''پھر یہاں کیا لینے آئے ہو''...... چند لمحوں تک مسلسل حقہ
گڑگڑانے کے بعد خواجہ صاحب نے کہا۔

''مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا تھا۔
آپ نے حافظ عبداللہ مرحوم کے پاس بھیج دیا۔ شاہ صاحب ابھی
زیارات سے واپس نہیں آئے اس لئے آپ ہی باقی رہ جاتے ہیں
اس لئے آپ کے پاس آ گیا ہوں''...... عمران نے سیدھے اور
صاف لہجے میں کہا۔

''تم چاہتے ہو کہ کافرستان جا کر کالی دنیا کا سب سے بڑا مرکز
تباہ کر دو لیکن اپنے ساتھ دو عورتیں بھی لے جا رہے ہو۔ تمہیں
معلوم ہے کہ عورتیں اس کالی دنیا کا سب سے پسندیدہ شکار ہوتی

ہیں''...... خواجہ صاحب نے کہا۔

''میرے ساتھ جو دو خواتین جا رہی ہیں وہ پڑھی لکھی، سمجھ دار
اور تربیت یافتہ ہیں۔ عام دیہاتی ان پڑھ اور سادہ لوح عورتیں
نہیں ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ لے جاؤ لیکن میرے پاس کیا لینے آئے ہو''۔
اس بار خواجہ امیر نانبائی کا لہجہ پہلے کی نسبت قدرے سخت تھا۔

''آپ ہماری رہنمائی کریں''...... عمران نے کہا تو خواجہ امیر
نانبائی بے اختیار ہنس پڑے۔

''اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)
جو دنیا بھر کو اپنی انگلیوں پر نچاتا ہے جس سے سپر پاورز خوفزدہ ہیں
وہ مجھ جیسے ان پڑھ نانبائی کو کہہ رہا ہے کہ رہنمائی کروں۔ بندہ
خدا۔ میں کہاں اور تم کہاں۔ تم عالم فاضل آدمی ہو۔ میرا تمہارا تو
کوئی مقابلہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کسی یونیورسٹی کے پروفیسر کے
پاس جاؤ۔ وہ تمہاری رہنمائی کر سکتا ہے۔ البتہ میں تو تمہیں سری
کے شوربے کے دو گھونٹ پلوا سکتا ہوں۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ
دو گھونٹ پی کر تمہیں شاید رہنمائی کی ضرورت ہی نہ رہے''۔ خواجہ
امیر نانبائی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران ان کی بات سن کر
بے اختیار چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ شوربے کے دو گھونٹ پی
کر سوپر فیاض پر ہونے والا کالا جادو یکلخت ختم ہو گیا تھا۔

''پلایئے''...... عمران نے کہا تو خواجہ امیر نانبائی کے چہرے پر

مسکراہٹ ابھر آئی۔

''غلام حسین''...... خواجہ صاحب نے دیگچوں کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔

''جی خواجہ صاحب۔ حکم''...... غلام حسین نے مڑ کر کہا۔

''ان صاحب کو دو گھونٹ سری کے شوربے کے دے دو اور ساتھ چمچ بھی دے دینا''...... خواجہ صاحب نے کہا۔

''جی اچھا''...... غلام حسین نے کہا اور پھر ایک خالی پلیٹ اٹھا کر اس نے اس میں ایک دیگچے میں بڑا سا چمچ ڈال کر شوربہ باہر نکالا اور پلیٹ میں ڈال کر اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے بہت سے چمچوں میں سے ایک چھوٹا سا چمچہ اٹھا کر پلیٹ میں رکھا اور پلیٹ ایک لڑکے کو دے دی۔ لڑکے نے پلیٹ عمران کے سامنے رکھی اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے ڈرتے ڈرتے شوربے کا چمچ بھرا اور منہ میں ڈال لیا کیونکہ شوربے میں سرخ مرچوں کی زیادتی واضح طور پر نظر آ رہی تھی اور عمران سرخ مرچیں بہت کم استعمال کرتا تھا لیکن اس کا خوف اس وقت خودبخود دور ہو گیا جب اس نے محسوس کیا کہ شوربے میں مرچیں بھی کم ہیں اور شوربہ بے حد لذیذ ہے۔ اس نے اب شوق سے اسے پینا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ پورا شوربہ پی چکا تھا۔ اس نے اٹھ کر ایک طرف موجود واش بیسن پر ہاتھ دھوئے، قلی کی اور پھر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''بس اب جاؤ۔ اللہ حافظ''...... خواجہ امیر نابائی نے کہا۔

''لیکن وہ رہنمائی''...... عمران نے چونک کر کہا کیونکہ اسے شوربہ بس لذیذ محسوس ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا اس کے دل یا دماغ پر کوئی اثر نہ پڑا تھا۔

''کیا بابا ماجھو، بابا وحید، فضلو اور نواز کے بارے میں حافظ عبداللہ نے تمہیں کچھ بتایا تھا''...... خواجہ صاحب نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر مجھ سے کیوں تفصیل پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہے کہ شوربہ تم نے پی لیا ہے۔ تم اللہ کا نام لے کر شیطان کے خلاف میدان میں کود پڑو۔ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے گا تمہاری رہنمائی کا انتظام کر دے گا۔ میں تو اتنا ہی کر سکتا تھا کہ دو گھونٹ شوربہ تمہارے حلق سے نیچے اتروا دیا ہے۔ اب کم از کم تمہیں گندگی میں ملفوف نہیں کیا جا سکے گا۔ باقی رہی رہنمائی تو اصل رہنما اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہے۔ اس کی ہی عبادت کرو اور اس سے ہی مدد چاہو''۔ خواجہ امیر نابائی نے کہا اور پھر پہلے کی طرح لاتعلق ہو کر حقہ گڑگڑانے لگے۔ ان کے چہرے پر لاتعلقی اور اجنبیت جیسے ابھر کر ثبت ہو گئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اب وہ اسے جانے کا کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اٹھا اور پھر اس نے سلام کیا اور دکان سے باہر آ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

پنڈت امرناتھ گنپ پہاڑ کے ایک غار میں بیٹھے گیان دھیان میں مصروف تھے کہ غار کے دہانے سے انہیں کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو پنڈت امرناتھ بے اختیار چونک پڑے۔

''کالوگ تم یہاں''...... پنڈت امرناتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اسی لمحے ان کے سامنے دھواں سا نمودار ہوا جو چند لمحوں بعد انسانی صورت میں مجسم ہو گیا۔ کالوگ اب اپنے مخصوص جسم میں ان کے سامنے موجود تھا۔ کالوگ نے ان کے سامنے سر زمین پر رکھ دیا۔

''اٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تمہیں تو شری رمیش کے پاس جانا چاہئے تھا''...... پنڈت امرناتھ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو کالوگ نے اسے تفصیل سے بتایا کہ اس نے کس طرح جا کر شری رمیش کو کالو کاریگر کے پاکیشیا میں ہلاک کر

دیئے جانے کے بارے میں تفصیل بتائی لیکن شری رمیش الٹا اس سے ناراض ہو گیا اور انہوں نے غصے میں وہ کچھ کہہ دیا جو اسے نہیں کہنا چاہئے تھا۔

''کیوں نہیں کہنا چاہئے تھا۔ میری بجائے وہ اب تمہارا آقا ہے۔ وہ تم پر غصہ بھی کر سکتا ہے اور وہ تمہیں سزا بھی دے سکتا ہے''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''آپ درست کہتے ہیں پنڈت جی۔ لیکن آپ نے جس کام کے لئے اپنی جگہ انہیں دی ہے وہ اس کام کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ وہ عیش و عشرت میں غرق ہو گئے ہیں۔ بہرحال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں لیکن میں آپ کو ایک اہم بات بتانے آیا ہوں کہ عمران اب اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچنے والا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ شری رمیش کے پیچھے نہیں بھاگے گا بلکہ آپ کی طرف آئے گا کیونکہ اس کی رہنمائی اس طرح کی جائے گی کہ اصل آدمی آپ ہیں اور کالا راج کے بارے میں بھی آپ کو ہی معلوم ہے''...... کالوگ نے کہا تو پنڈت امرناتھ بے اختیار چونک پڑا۔

''تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا''...... پنڈت امرناتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پنڈت جی۔ میں کالی دنیا کی اہم طاقت ہوں اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب شری رمیش نے مجھے ڈانٹا اور سزا دینے کی بات کی تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ شری رمیش کو اس

کی سزا ضرور دلواؤں گا۔ چنانچہ میں جا کر کالے غار میں رہنے والی کالی کورن کی خدمت میں حاضر ہو گیا جو اس وقت کالی دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے اور جس کی وجہ سے کالی دنیا میں بھرپور انداز میں کام ہو رہا ہے۔ میں نے اسے دو آدمیوں کی بھینٹ بھی دی تو اس نے مجھے وہ سب کچھ بتا دیا جو میں نے آپ کو بتایا ہے اور کالی کورن نے آپ کے لئے ایک پیغام بھی بھیجا ہے کہ آپ اس غار کی بجائے بند غار میں چلے جائیں اور وہاں اس وقت تک رہیں جب تک کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں کر دیئے جاتے''...... کالوگ نے کہا۔

''لیکن انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا جا رہا۔ انہیں کافرستان آنے سے پہلے بھی تو ہلاک کیا جا سکتا ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''اس عمران کو میں نے دیکھا ہے آقا۔ کالو کاریگر کی ہلاکت سے پہلے اس میں اتنی روشنی نہ تھی اس لئے کالو کاریگر نے دھوکے سے اسے قابو کر لیا تھا لیکن اگر وہ اسے فوری ہلاک کر دیتا تو اور بات تھی لیکن اس نے اسے تڑپ تڑپ کر اور سسک سسک کر مارنے کے بارے میں سوچا اور روشنی کی طاقتیں اپنی چالیں چل گئیں۔ انہیں موقع مل گیا لیکن اس کالو کاریگر کی ہلاکت کے بعد اب اس عمران کے اندر انتہائی تیز روشنی پھوٹ رہی ہے اس لئے اس کا صرف راستہ روکا جا سکتا ہے اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا''۔ کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ کالی دنیا کے لوگ اسے ہلاک نہیں کر سکتے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں آقا۔ آپ بے شک کالی کورن سے پوچھ لیں۔ وہ بھی آپ کو یہی بتائے گی۔ البتہ اس نے ایک بات اور کی ہے کہ اس عمران کے ساتھ دو عورتیں بھی آ رہی ہیں ان دونوں عورتوں کو اپنے قابو میں کیا جا سکتا ہے اور یہ دونوں عورتیں عمران پر اچانک حملہ کر کے اسے ہلاک کر سکتی ہیں''...... کالوگ نے کہا۔

''لیکن ان کے پیچھے بھی تو روشنی کی طاقتیں ہوں گی۔ پھر''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''آقا۔ کالی کورن بھی عورت ہے اور عورت کا سب سے بڑا ہتھیار اس کا چلتر ہوتا ہے۔ اگر کالی کورن اپنا چلتر دکھائے تو یہ دونوں عورتیں آسانی سے قابو میں آ سکتی ہیں''...... کالوگ نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ میں کالی کورن سے بات کرتا ہوں''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سامنے زمین پر زور زور سے مارنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی وہ کچھ پڑھ بھی رہا تھا۔ کالوگ خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ پھر کافی دیر بعد پنڈت امرناتھ نے دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔

''کیا کہا ہے کالی کورن نے آقا''...... کالوگ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے دس آدمیوں کی بھینٹ مانگی ہے۔ وہ اب خود اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرے گی اور خود ہی ان کا خاتمہ بھی کر دے گی۔ میں نے اس کی بھینٹ منظور کر لی ہے اس لئے اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم نے اس مقابلے کو دیکھ کر مجھے اس بارے میں اطلاع دینی ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو کالوگ کے چہرے پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے۔

''ایسا ہو جائے تو نہ صرف کالی دنیا بچ جائے گی بلکہ اور زیادہ مضبوط ہو جائے گی''...... کالوگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور مجھے یقین ہے کہ کالی کورن ان کا خاتمہ کر دے گی۔ ایک تو وہ بے حد چالاک نسوانی طاقت ہے اور دوسرے اس کے پاس بے شمار ایسی طاقتیں ہیں جو ذہن کی پیداوار ہیں''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''یہ مقابلہ کہاں ہو گا آقا''...... کالوگ نے پوچھا۔

''یہ لوگ کافرستان میں داخل ہو کر جب کاچور پہنچیں گے تاکہ وہاں سے اس پہاڑی علاقے میں داخل ہو سکیں جس میں چوراس محل ہے تو وہاں کالی کورن ان کے استقبال کے لئے موجود ہو گی''۔ پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''لیکن ایک بات ہے آقا۔ اگر کالی کورن ان کے مقابلے میں ناکام ہو گئی تو پھر انہیں آپ تک پہنچنے سے روکنے والا کوئی نہ ہو گا''...... کالوگ نے کہا۔

''مجھ تک تو وہ اس وقت پہنچ سکتے ہیں جب وہ شری رمیش سے معلوم کر لیں اور تم خود کہہ رہے ہو کہ وہ شری رمیش کی طرف نہیں جا رہے۔ پھر وہ مجھ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں''...... پنڈت امرناتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پنڈت جی۔ ہوں تو میں آپ کے مقابلے میں ایک ادنیٰ طاقت لیکن اگر آپ اجازت دیں تو ایک بات کروں''...... کالوگ نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ کہو۔ کھل کر کہو۔ تم بہت ہوشیار اور سیانی طاقت ہو اور پھر ساری کالی دنیا تمہارے سامنے رہتی ہے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''آقا۔ کالی کورن کے پیچھے کالے بھیروں کا ایک گلہ رہتا ہے۔ اگر کالی کورن ان سب کا خاتمہ کر دے تو ٹھیک ورنہ کالے بھیر ہی ان لوگوں پر اچانک ٹوٹ پڑیں تو ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کالے بھیروں کو روشنی کی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ یہ انسان یا کالی طاقتیں نہیں ہیں بلکہ درندے ہیں جنہیں کالے جادو کی مدد سے قابو کیا جاتا ہے''...... کالوگ نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری تجویز اچھی ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہاں ان کو قابو کرنے اور حکم دینے والا موجود ہو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''یہ کام شری رمیش آسانی سے کر لے گا آقا''...... کالوگ نے

کہا۔

''ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے۔ میں شری رمیش کو حکم دیتا ہوں کہ وہ دس کالے بھیروں کو لے کر کاچور پہنچ جائے اور اگر کالی کورن ان لوگوں کا خاتمہ کر دے تو ٹھیک ہے ورنہ ان پر کالی بھیروں کو چھوڑ دے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو کالوگ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اس کے من کی مراد بر آئی ہو۔ وہ ایک کالی طاقت تھی لیکن اس کا کام کالی دنیا کی مخبری کرنا تھا اور سوائے مخبری کے اور وہ کوئی کام نہ کر سکتی تھی۔ شری رمیش نے اپنے زعم میں اسے لتاڑا تھا اور کالوگ شری رمیش سے اس کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہی کالی کورن کے بس کے ہیں اور نہ ہی وہ کالے بھیروں سے مار کھانے والے ہیں۔ ان کا اصل مقابلہ تو کالا راج سے ہو گا۔ چوراس محل کے علاقے میں۔ البتہ اس طرح اسے شری رمیش سے بدلہ لینے کا موقع مل رہا تھا اور وہ اپنی اس ترکیب میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پنڈت امرناتھ نے دونوں ہاتھ ایک بار پھر اپنے سامنے فرش پر کئی بار مارے اور ساتھ ساتھ کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا لئے۔

''شری رمیش تک پیغام پہنچ گیا ہے اور وہ ایسا ہی کرے گا اور کالے بھیروں کے لئے بھینٹ کی ضرورت ہے۔ میں نے اس کے لئے دس بھینسے دے دیئے ہیں''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''جے ہو مہاراج۔ آپ واقعی کالی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ اس طرح آپ کو اور زیادہ طاقتیں حاصل ہو جائیں گی''...... کالوگ نے باقاعدہ قصیدہ پڑھتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھے ساتھ ساتھ اطلاع دیتے رہنا ہے''...... پنڈت امرناتھ نے اس کے قصیدے پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''حکم کی تعلیم ہو گی آقا۔ اب مجھے اجازت''...... کالوگ نے کہا۔

''ہاں۔ اب تم جا سکتے ہو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا۔

''اگر دو کالے بکروں کی بھینٹ مجھے بھی مل جائے آقا تو میں آپ کے دربار سے مزید خوش ہو کر جاؤں گا''...... کالوگ نے منت بھرے لہجے میں کہا تو پنڈت امرناتھ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم بہت چالاک ہو کالوگ۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ جاؤ اور بھینٹ لے لو''...... پنڈت امرناتھ نے کہا تو کالوگ نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری ماری اور پھر وہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر چند لمحوں میں غائب ہو گیا۔

''مجھے ان لوگوں کی طاقت تو دیکھنی چاہئے''...... پنڈت امرناتھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر وہ ساکت ہو کر بیٹھ گیا۔ کافی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس

کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کالوگ درست کہہ رہا تھا۔ یہ لوگ واقعی بے حد طاقتور، چالاک اور ہوشیار ہیں لیکن کالی کورن کے ہاتھوں لازماً مار کھا جائیں گے اور اگر نہ بھی کھا سکے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کالے بھیر ان کا حتمی طور پر خاتمہ کر دیں گے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے غار کے اندر ہی رہنا چاہئے تاکہ باہر سے مجھے دیکھا نہ جا سکے''...... پنڈت امرناتھ نے کہا اور زمین پر موجود سیاہ رنگ کی دری اٹھا کر وہ غار کے اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران نے کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ سلیمان گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے دوپہر کا کھانا عمران اس ہوٹل میں ہی کھاتا تھا۔ اس وقت بھی وہ یہاں کھانا کھانے آیا تھا۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور اس نے اپنی کار لاک کی ہی تھی کہ پارکنگ بوائے تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے پارکنگ کارڈ عمران کے ہاتھ میں دے دیا اور دوسرا کار کے ساتھ اٹکا کر وہ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے آنے والی دوسری کاروں کی طرف بڑھ گیا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں تیزی اور پھرتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کارڈ اور کار کی چابیاں کوٹ کی جیب میں رکھ کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ پاکیشیا میں ہوٹلوں میں رش کا وقت شام یا رات کو ہوتا تھا اس لئے یہاں دوپہر کے وقت

ہوٹلوں میں رش نہ ہونے کے برابر ہوتا تھا۔ البتہ ہوٹل شیراز کا کھانا چونکہ دور دور تک مشہور تھا اس لئے یہاں دوپہر کے وقت بھی قدرے رش ہوتا تھا۔ عمران مین گیٹ سے بڑے ہال میں داخل ہوا اور پھر سائیڈ پر بنے ہوئے ڈائننگ ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اپنی مخصوص میز پر بیٹھ کر اس نے سامنے رکھا ہوا مینو اٹھایا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں ایک مردانہ آواز پڑی۔

''جو آپ اپنے لئے پسند کریں وہ میرے لئے بھی منگوا لیں''۔

کوئی کہہ رہا تھا اور عمران نے چونک کر سر اٹھایا تو سامنے میز کی دوسری طرف ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر قیمتی کپڑے اور جدید تراش خراش کا سوٹ تھا۔ شوخ سرخ رنگ کی ٹائی اس کے گلے میں موجود تھی۔ آنکھوں پر نظر کی عینک اور چہرے پر مسکراہٹ۔

''کیوں نہیں۔ مجھے خوشی ہو گی کہ میں مل کر کھانا کھاؤں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام عادل رضا ہے اور میں چمڑے کی ایکسپورٹ کا کام کرتا ہوں''...... عادل رضا نے کہا۔

''مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا تو عادل رضا بے اختیار مسکرا دیا۔

''بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں جوڑ کہ آکسفورڈ سے ڈاکٹریٹ

کرنے والا کالے جادو کے خلاف کام کر رہا ہے''...... عادل رضا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اب وہ حیرت سے سامنے بیٹھے عادل رضا کو دیکھ رہا تھا۔

''آپ کھانے کا آرڈر دیں باتیں تو ہوتی رہیں گی''...... عادل رضا نے ویٹر کو ساتھ کھڑے دیکھ کر کہا تو عمران نے اسے مینو میں سے ڈشیں لکھوانی شروع کر دیں۔ ویٹر سلام کر کے واپس چلا گیا۔

''آپ کا تعلق روحانی دنیا سے ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اوہ نہیں جناب۔ میں کہاں اور میری اوقات کہاں اور کہاں روحانی دنیا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک گنہگار بندہ ہوں مگر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے مجھ پر۔ آج ایک آدمی نے مجھے کہا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ۔ میں نجانے کس خیال میں تھا کہ میں نے اسے جھڑک دیا اور خود کھانا کھانے یہاں آ گیا لیکن یہاں پہنچ کر مجھے احساس ہوا کہ میرے اندر ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ مجھ سے بھیانک غلطی ہو گئی ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً فیصلہ کیا کہ اس تکبر کو ختم کرنے کے لئے مجھے آج دوسروں سے مانگ کر کھانا کھانا ہو گا اس لئے میں آپ سے مانگ کر کھانا کھا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے''...... عادل رضا نے کہا تو عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔

''لیجئے۔ بسم اللہ کیجئے''...... عمران نے کہا۔

''شکریہ''...... عادل رضا نے کہا اور پھر باقاعدہ بسم اللہ پڑھ کر اس نے کھانے کا آغاز کر دیا۔ کھانا کھا کر دونوں نے جا کر واش بیسن پر ہاتھ دھوئے اور پھر واپس آ کر بیٹھ گئے۔ عمران نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا۔

''ہاں۔ اب بتائیں کہ آپ نے کالے جادو کی بات کیوں کی ہے''...... عمران نے کہا تو عادل رضا نے ایک طویل سانس لیا۔

''میرے ایک دوست ہیں شبیر احمد صدیقی۔ نیشنل یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے جادوؤں پر ریسرچ کرنے کا جنون ہے۔ اسی سلسلے میں ان کی دو کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔ آج بھی ہم ایک جگہ بیٹھے تھے کہ انہوں نے خود ہی کہا کہ کافرستان اور پاکیشیا میں کالے جادو کا پھیلاؤ بہت ہو گیا ہے اس لئے قدرت نے اس کو محدود کرنے کے انتظامات کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ پاکیشیا میں تو ایسا ہو چکا ہے البتہ کافرستان میں ہونا ابھی باقی ہے۔ میرے پوچھنے پر کہ یہ کام کون کر رہا ہے تو انہوں نے بتایا کہ دارالحکومت کا ایک آدمی ہے جس کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور اس کے ذمے یہ کام لگایا گیا ہے۔ آپ نے جب اپنا تعارف کرایا تو مجھے پروفیسر شبیر احمد صدیقی کی بات یاد آ گئی اور میں نے یہ بات کر دی''...... عادل رضا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ پروفیسر صاحب کہاں رہتے ہیں۔ کیا میری ان سے ملاقات

ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ ٹاؤن شپ میں رہتے ہیں۔ میرے ہمسایہ ہیں اور مجھ پر خاصے مہربان ہیں لیکن کیا واقعی آپ آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کر کے اس غیر سائنسی کام میں مصروف ہیں''...... عادل رضا نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''قدیم دور میں سائنس کو ہی جادو کہا جاتا تھا۔ آج موجودہ دور میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جنہیں اب سائنس کی پیداوار اور قدیم دور میں جادو کہا جاتا تھا اس لئے جادو اور سائنس کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ واقعی۔ اس زاویے سے تو میں نے کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ آپ اگر پروفیسر صاحب سے ملنا چاہتے ہیں تو آپ میرے ساتھ ابھی چلیں یا جب آپ ملنا چاہیں وہ وقت میں نے ان سے فون پر لے لیتا ہوں''...... عادل رضا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی کافی پی کر چلتے ہیں''...... عمران نے کہا تو عادل رضا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے بل ادا کیا اور پھر وہ دونوں ہی ہوٹل سے باہر آ گئے۔

''ارے۔ یہ فقیر یہاں نظر آ رہا ہے۔ ویری گڈ۔ میں اس سے معافی مانگوں گا''...... عادل رضا نے ایک طرف کھڑے فقیر کی طرف دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

''کون سا فقیر''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''وہ سامنے جس نے مجھے کھانا کھلانے کا کہا تھا اور میں نے اسے جھڑک دیا تھا اور جس کی وجہ سے مجھے آپ سے مانگ کر کھانا پڑا۔ یہ اچھا ہوا کہ یہ یہاں پہنچ گیا ورنہ مجھے اسے پورے شہر میں تلاش کرنا پڑتا۔ جب تک میں اس سے معافی نہیں مانگوں گا تب تک میرے ضمیر پر بوجھ رہے گا''...... عادل رضا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس بوڑھے آدمی کی طرف بڑھتا چلا گیا جو کمپاؤنڈ گیٹ کے قریب دیوار سے پشت لگائے ہاتھ میں لاٹھی پکڑے سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

''حیرت ہے۔ اس دنیا میں ایسے ایسے لوگ بھی ہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی عادل رضا کے پیچھے اس فقیر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''بابا جی۔ مجھے معاف کر دیں۔ آپ نے مجھ سے کھانا کھلانے کا کہا تھا اور میں نے آپ کو جھڑک دیا تھا۔ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں''...... عادل رضا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے فقیر کی طرف بڑھا دیا۔ فقیر نے نظریں اوپر اٹھائیں اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

''مجھے تو تمہیں کسی سے ملانے کا کہا گیا تھا وہ میں نے ملا دیا۔ رزق تو منجانب اللہ ہوتا ہے۔ جب پرندے رات کو بھوکے نہیں

سوتے تو انسان کیسے سو سکتے ہیں۔ میں نے کھانا کھا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے مجھے کھانا کھلا دیا ہے۔ اب میں کل کھاؤں گا''...... فقیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلیں کل کھا لیں۔ یہ رقم رکھ لیں''...... عادل رضا نے منت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے زبردستی رقم فقیر کے ہاتھ میں پکڑانے کی کوشش کی۔

''کل بھی وہی رازق ہو گا اس لئے کل کی فکر کیا۔ تمہارا شکریہ۔ تم واقعی بھلے مانس ہو۔ اب میں چلتا ہوں''...... فقیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جانے کے لئے مڑا۔

''بابا جی۔ میری ایک بات سن لیں''...... عمران نے جو اب تک خاموش کھڑا تھا اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔

''بولو۔ کیا بات ہے''...... بابا جی نے مڑ کر بڑے طمانیت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بے حد مطمئن اور پرسکون آدمی ہو۔

''یہ آپ نے کیا کہا تھا کہ آپ نے عادل رضا صاحب کو کسی سے ملانے کے لئے ان سے کھانا مانگا تھا''...... عمران نے کہا۔

''بابا ندی کے دو کنارے ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود آپس میں اس وقت تک نہیں ملتے جب تک ان پر پل نہ بنایا جائے اور ہمیں بھی بعض اوقات پل بننا پڑتا ہے۔ عادل صاحب کے دوست پروفیسر شبیر احمد صدیقی ہیں اور تمہارا نام علی عمران ہے۔ ہمیں حکم دیا

گیا تھا کہ تم دونوں کو ملا دوں۔ چنانچہ میں نے عادل رضا صاحب سے کھانا مانگا اس کے بعد کیا ہوا وہ تم جانتے ہو۔ عادل رضا صاحب نے انکار کر دیا اور پھر اس کے ضمیر پر بوجھ پڑا اور اس نے ہوٹل میں جا کر تم سے کھانا مانگا اور پھر تمہارے درمیان ایسی باتیں ہوئیں جس کے بعد اب تم پروفیسر صاحب سے ملنے جا رہے ہو۔ اگر میں عادل صاحب سے کھانا نہ مانگتا، مطلب ہے پل نہ بنتا تو تم دونوں نہ ملتے اور نہ ہی تمہاری پروفیسر سے بات ہوتی۔ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا باقاعدہ پس منظر ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات وہ کچھ خاص مقصد کے لئے کرایا جاتا ہے جو عام طور پر نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا نظام ہی ایسا ہے۔ کس کی مجال ہے کہ گردن اس کی مرضی کے بغیر موڑ سکے''...... بابا نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر چلا گیا۔

''حیرت ہے۔ اس دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے''...... عادل رضا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے کہ دو آدمیوں کو آپس میں ملانے کے لئے اتنا خوبصورت ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ بہرحال آؤ''۔ عمران نے کہا اور پھر وہ پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں ٹاؤن شپ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے عادل رضا کی کار تھی جبکہ اس کے عقب

میں عمران کی کار تھی۔ ٹاؤن شپ پہنچ کر ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے عادل رضا کی کار رک گئی تو عمران نے بھی اس کے پیچھے کار روک دی۔ عادل رضا نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ عمران بھی کار سے اتر کر اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان جس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی اور اپنی عمر اور انداز سے کسی یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ دکھائی دے رہا تھا، باہر آ گیا۔ پھر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عادل رضا کو سلام کیا۔

''بیٹے ذیشان۔ یہ علی عمران ہیں اور عمران صاحب یہ پروفیسر صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں ذیشان۔ یہ کالج میں پڑھتے ہیں''...... عادل نے نوجوان اور عمران کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اپنے ابو سے انہیں ملواؤ۔ میرا نام لے دینا۔ میں نے ایک ضروری ملاقات کرنی ہے اس لئے عمران صاحب مجھے اجازت دیں۔ پھر انشاء اللہ ملاقات ہو گی''...... عادل رضا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عادل رضا اس سے مصافحہ کر کے اپنی کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے کار آگے بڑھ گئی۔

''میں پھاٹک کھولتا ہوں جناب۔ آپ کار اندر لے آئیں''۔ ذیشان نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ نوجوان چھوٹے گیٹ کے اندر جا کر غائب ہو گیا تو عمران واپس اپنی کار کی طرف مڑا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوٹھی کے پورچ میں کھڑی تھی۔ وہاں پہلے سے ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی۔ عمران کار سے نیچے اترا اور پھر ذیشان کی رہنمائی میں وہ ایک سادہ سے ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔

”آپ تشریف رکھیں۔ میں ڈیڈی کو اطلاع دیتا ہوں“۔ ذیشان نے کہا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے عام اور سادہ سا گھریلو لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کی عینک تھی لیکن عینک کے شیشوں کے اندر اس کی آنکھوں میں تیز چمک واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ وہ ڈھیلے ڈھالے انداز میں اندر داخل ہوا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”میرا نام پروفیسر شبیر احمد صدیقی ہے“...... آنے والے نے سلام کے بعد مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے“...... عمران نے سلام کا جواب دینے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا تو شبیر احمد بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر انتہائی گرمجوشی سے مصافحہ کر کے وہ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ذیشان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل تھی جو اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔

”لیجئے پلیز“...... پروفیسر شبیر احمد نے کہا۔

”آپ نہیں لیں گے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

”میں نے ابھی ہاٹ کافی پی ہے“...... پروفیسر صدیقی نے جواب دیا۔

”پروفیسر صاحب۔ آپ سے ملاقات انتہائی حیرت انگیز انداز میں ہو رہی ہے“...... عمران نے کہا تو پروفیسر صدیقی چونک پڑے۔

”حیرت انگیز انداز میں۔ کیا مطلب۔ عادل رضا صاحب آپ کو یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ پھر“...... پروفیسر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عادل رضا صاحب سے ملاقات جس کے نتیجے میں آپ سے ملاقات ہوئی ورنہ تو میں آپ کے نہ نام سے واقف تھا اور نہ ہی آپ کے کام سے“...... عمران نے کہا۔

”آپ عادل رضا سے ہونے والی ملاقات کو شاید حیرت انگیز کہہ رہے ہیں۔ کیا ہوا تھا“...... پروفیسر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے ہوٹل میں عادل رضا سے ہونے والی ملاقات کی تفصیل کے ساتھ ساتھ باہر نکل کر اس فقیر سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

”اللہ تعالیٰ بڑا کارساز ہے۔ وہ جو چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔ ویسے مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ جیسے عظیم انسان سے مجھے ملاقات کا موقع مل رہا ہے۔ اس کے لئے میں اس فقیر بابا اور عادل صاحب دونوں کا ممنون ہوں“۔ پروفیسر

صدیقی نے بڑے مخلصانہ لہجے میں کہا۔

''پروفیسر صاحب۔ آپ پلیز ایسی باتیں نہ کریں۔ آپ استاد ہیں اور میں تو محض ایک طالب علم ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ مجھے آپ کے پاس آنے میں ایک غرض موجود ہے لیکن آپ جیسے استادوں سے ملاقات واقعی میرے لئے انتہائی خوش بختی کا باعث ہوتی ہے''...... عمران نے بھی بڑے مخلصانہ لہجے میں کہا۔ اسے پروفیسر صدیقی کے لہجے کا وقار اور ٹھہراؤ بے حد پسند آیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسا وقار اور ایسا ٹھہراؤ صرف ان لوگوں میں ہوتا ہے جو بے حد بڑے ظرف کے مالک ہوتے ہیں۔

''آپ کا شکریہ عمران صاحب۔ بہرحال آپ اپنی ذاتی غرض سے تو نہیں آئے۔ آپ کے پیش نظر جو مقصد ہے وہ بہرحال خیر کا مقصد ہے''...... پروفیسر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے عادل رضا صاحب نے بتایا تھا کہ آپ نے ان کے سامنے میرا نام لیا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ میں کالے جادو کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ آپ کو کیسے اس بارے میں معلوم ہوا''...... عمران نے کہا تو پروفیسر صدیقی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''عمران صاحب۔ آپ اب اس دنیا میں نو وارد نہیں رہے۔ آپ نے بے شمار تجربات حاصل کئے ہیں اور بہت کچھ جان بھی لیا ہے۔ اس کے باوجود آپ ایسی باتیں کرتے ہیں جیسے آپ ان

معاملات میں سرے سے ہی لاعلم ہیں۔ جب آپ کالے جادو کے خلاف حرکت میں آئے تو آپ کی ملاقات کافی نئے لوگوں سے ہوئی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔ یہ سارا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ اس معاملے میں کوئی اپنی مرضی سے کچھ معلوم نہیں کر سکتا۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور رضا سے ہوتا ہے اور اتنا ہی ظاہر کیا جاتا ہے جتنا وہ ضروری سمجھتا ہے۔ جادو اور سحر پر میں نے آج سے بیس سال پہلے ریسرچ کی تھی۔ گو یہ ساری ریسرچ کتابی تھی کیونکہ جادو زمانہ قدیم سے انسان کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ اس تحقیق پر میری دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب جادو کی تاریخ پر اور میری دوسری کتاب دور حاضر میں جادو کی موجودگی اور اس کے پھیلاؤ پر ہے۔ اس میں کالا جادو بھی شامل ہے۔ پھر اچانک مجھے اس کے عملی پہلوؤں میں داخل ہونے کا موقع مل گیا اور یہ موقع بھی میری اپنی کوششوں کے بعد نہیں ملا بلکہ ایک بزرگ سے ملاقات کی وجہ سے مل گیا جو خاصی طویل کہانی ہے اس لئے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مزید مہربانی کی اور مجھ پر بہت کچھ آشکار ہوتا چلا گیا۔ میں نے ایک بار اپنے طور پر کوشش کی کہ میں بھی پاکیشیا میں کالے جادو کے خلاف عملی طور پر جدوجہد کروں کیونکہ مجھے معلوم تھا اور مسلسل معلوم ہو رہا تھا کہ پاکیشیا میں کالے جادو کی لعنت کا پھیلاؤ تیزی سے ہو رہا ہے اور لاکھوں خاندان اس کالے جادو کا شکار ہو کر تباہ ہوتے جا رہے ہیں لیکن

مجھے ایسا کوئی قدم اٹھانے سے روک دیا گیا کیونکہ بزرگوں کے مطابق ایسے معاملات میں میری نسبت کوئی اور زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ دارالحکومت کے ایک صاحب جن کا نام علی عمران ہے اور انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے انہیں آگے بڑھایا جا رہا ہے اور پھر یہ بھی اطلاع ملی کہ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس کا سربراہ کالو کاریگر ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر نے کیا ہے اور انہوں نے کافرستان میں کالے جادو کے خلاف آپریشن کرنا ہے لیکن کافرستان میں مجھے معاملات اتنے واضح نظر نہیں آ رہے تھے جس پر میں بے حد پریشان تھا۔ پھر میں نے خصوصی درخواست کی کہ مجھے اس سلسلے میں مکمل طور پر آگاہ کیا جائے تو میری درخواست اس شرط کے ساتھ منظور کر لی گئی کہ میں علی عمران سے ملاقات کر کے اس کی جس حد تک ہو سکے رہنمائی کروں۔ چنانچہ اس سلسلے میں آپ سے ملاقات ہو رہی ہے''...... پروفیسر صدیقی نے کافی دیر تک مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کو کافرستان میں معاملات واضح نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''عمران صاحب۔ کالے جادو کا اصل مرکز اور اصل پھیلاؤ

کافرستان میں ہی ہے۔ وہاں سے یہ جادو پاکیشیا میں بھی پھیلایا جاتا ہے اس لئے جب تک کافرستان میں اس کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہو گا اس وقت تک پاکیشیا خطرے میں رہے گا۔ کسی بھی لمحے کوئی اور کالو کاریگر یہاں بھیجا جا سکتا ہے اور آپ کے خلاف وہاں گہری سازش ہو رہی ہے۔ اہم بات یہ تھی کہ کافرستان میں کالے جادو کی اصل طاقتوں کو خفیہ رکھا جا رہا ہے تاکہ آپ کو دھوکہ دیا جا سکے''...... پروفیسر صدیقی نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''یہ آپ کیسے کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ تفصیل بتا سکتے ہیں''۔ عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''بالکل بتا سکتا ہوں اسی لئے تو آپ کی اور میری ملاقات کرائی جا رہی ہے کیونکہ آج کے بعد آپ نے کافرستان روانہ ہو جانا ہے اور پھر آپ سے فوری ملاقات نہ ہو سکے گی''...... پروفیسر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ برائے کرم تفصیل سے بات کریں۔ ہم واقعی کل کافرستان جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''پہلے آپ بتائیں کہ آپ نے اب تک کافرستان میں آپریشن کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے''...... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

''فی الحال تو ہمیں یہی معلوم ہے کہ کالے جادو کا اصل مرکز چوراس محل ہے جو کاچور کے پہاڑوں میں بنا ہوا ہے اور گمارس میں

ایک پنڈت امرناتھ ہے جو اس کالے جادو کا اصل سربراہ ہے اور چوراس محل اس صورت میں تباہ ہو سکتا ہے کہ ایک پتلا کلجگ کو ٹریس کر کے ختم کرنا پڑے گا اس لئے ہم پہلے گمارس جائیں گے۔ وہاں اس پنڈت امرناتھ کا خاتمہ کر کے ہم کاچور چلے جائیں گے۔ وہاں کلجگ کو تلاش کر کے اسے فنا کر کے چوراس محل کو تباہ کر دیں گے۔ اس طرح طویل عرصے تک کافرستان میں بھی کالے جادو کا خاتمہ ہو جائے گا''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہی تو اصل مسئلہ تھا جس کی وجہ سے میں پریشان تھا کیونکہ انہوں نے سیٹ اپ کو پلٹ دیا ہے۔ یہ سب کچھ اب حقائق کے الٹ ہے اور آپ کو پھنسانے کی غرض سے یہ سیٹ اپ ہے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ پنڈت امرناتھ گنپ پہاڑ کی غار میں چھپا ہوا ہے۔ اس کی جگہ کم درجے کے آدمی شری رمیش نے لے رکھی ہے تاکہ آپ کو گمارس میں الجھا کر ختم کر دیا جائے جبکہ کاچور میں آپ کے خلاف علیحدہ جال بچھایا گیا ہے۔ وہاں کالے جادو کی ایک خوفناک طاقت کالی کورن کو تعینات کیا گیا ہے۔ اس کالی کورن کے پاس دس کالی طاقتیں ہیں اور یہ کالی کورن اور اس کی طاقتیں عام عورتوں کی طرح سامنے آ کر اپنی کارروائی اس انداز میں کریں گی کہ آپ اور آپ کے ساتھی اس کے جال میں پھنس جائیں گے اور وہ اپنا وار کر جائیں گی۔ اگر اس کے باوجود آپ یا اس کے ساتھیوں میں سے کوئی زندہ بچ گیا تو اس کے بعد شری رمیش کی

سربراہی میں دس کالے بھیروں کو چھپا کر رکھا گیا ہے۔ بھیروں درندوں کی قابو شدہ روحیں ہیں۔ یہ ایک لمحے میں خوفناک بھیڑیوں کی طرح انسانوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو اصل بات ہے وہ یہ ہے کہ کافرستان میں کالے جادو کی اصل شخصیت راج کالا ہے جو پہاڑوں کے اندر کہیں خفیہ رہتا ہے۔ اس کے پاس ہی وہ کلجگ ہے جس کی بناء پر کالے جادو کا تمام کھیل کھیلا جاتا ہے''...... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

''حیرت انگیز۔ ہمیں تو اس بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ کافرستان میں رہنے والے حسن خان سے ہمیں وہاں کے لئے رہنمائی مل جائے گی۔ انہوں نے ہی یہاں بھی ہماری رہنمائی کی تھی لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔

''حسن خان بڑی شخصیت ہیں لیکن ان سے بھی بعض باتیں خفیہ رکھی گئی ہیں اور جو میں نے ابھی آپ کو بتائی ہیں''...... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

''تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو بتایا گیا تھا کہ آیت الکرسی اور معوذتین اس کالے جادو کے خلاف سب سے مؤثر ہتھیار ہیں لیکن آپ نے صرف ان پر اکتفاء نہیں کرنا یہ کام تو عام آدمی بھی کر سکتا ہے۔ آپ کو اس کالے جادو کے مقابلے میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اپنی

ذہانت اور بروقت قوت فیصلہ کو بھی استعمال کرنا ہے اور یہ آپ کی ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے آپ کو ایسے معاملات میں آپ کی خواہش نہ ہونے کے باوجود آگے لایا جاتا ہے۔ اگر مجھ میں یہ خصوصیات ہوتیں تو مجھے اس کالے جادو کے خلاف عملی اقدام کر کے بے حد مسرت ہوتی''...... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

''آپ ہماری رہنمائی کریں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''جو کچھ مجھے بتایا گیا تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ ان قوتوں سے لڑنا اور فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ میں اس معاملے میں زبان سے ایک حرف بھی نہیں نکال سکتا کیونکہ بعض اوقات میدان کارزار میں مختلف مواقع پر مختلف اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔ جن کا تعین پہلے سے نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کرنا چاہئے ورنہ آدمی پھنس کر رہ جاتا ہے۔ صرف ایک بات عرض کر دوں کہ جس طرح آپ اپنی ٹیم کو ساتھ لے جا رہے ہیں اسی طرح ان کا خیال بھی رکھیں۔ خاص طور پر دونوں خواتین کا کیونکہ سب سے زیادہ اٹیک ان پر ہی کئے جائیں گے''...... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں ان کی بجائے دوسرے ساتھیوں کو لے جاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ کسے لے جانا ہے اور کسے نہیں اس کا فیصلہ بھی آپ نے ہی کرنا ہے۔ ہم نے نہیں۔ بس اتنی بات ذہن میں بٹھا لیں

کہ حد سے زیادہ خود اعتمادی کا شکار نہ ہوں ورنہ آپ کو یا آپ کے ساتھیوں کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے''...... پروفیسر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران پروفیسر صدیقی سے اجازت لے کر اور اپنے حق میں دعا کی درخواست کر کے وہاں سے روانہ ہو کر واپس فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں دریاں بچھی ہوئی تھیں اور ان دریوں پر چار آدمی سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان چاروں کے درمیان خالی جگہ تھی جہاں باقاعدہ گاؤ تکیہ پڑا ہوا تھا۔ اس گاؤ تکیہ کے ایک طرف دو آدمی جبکہ دوسری طرف دو آدمی موجود تھے۔ یہ چاروں اپنے لباسوں سے کسی مندر کے پجاری دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چاروں خاصے بوڑھے بھی تھے لیکن ان کے جسم مضبوط اور سخت تھے۔ وہ چاروں سر جھکائے بیٹھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا تو وہ چاروں افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے لیکن ان کے سر اسی طرح جھکے ہوئے تھے۔

''کالی ماتا کی جے''...... ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہال میں ایک گہرے سیاہ رنگ کا حامل بھینسے کی طرح پلا ہوا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے صرف دھوتی باندھ رکھی

تھی۔ اس کا اوپری جسم بے لباس تھا اور اس کے جسم پر اس قدر بال تھے جیسے وہ انسان کی بجائے ریچھ ہو۔ اس کا سر گنجا تھا۔ البتہ سر کے درمیان میں بالوں کی ایک گندھی ہوئی چوٹی پیچھے لٹک رہی تھی۔ وہ کسی درندے کی طرح دھم دھم کرتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ درمیان میں موجود گاؤ تکیہ سے پشت لگا کر بیٹھ گیا لیکن وہ چاروں افراد ویسے ہی سر جھکائے کھڑے رہے۔

''راج کالا کی جے''...... ان چاروں نے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بیٹھ جاؤ۔ آج کالی چوکھٹ یہاں اس لئے اکٹھی ہوئی ہے کہ کافرستان میں کالے جادو کے خاتمے کے خطرے کو فوری طور پر روکا جا سکے۔ دشمن ہمیں مکمل طور پر تباہ کرنے کے درپے ہے اور اگر ہمارا دشمن کامیاب ہو گیا تو پھر طویل عرصے تک کالے جادو کا کافرستان اور ملحقہ ممالک میں خاتمہ ہو جائے گا''...... راج کالا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''کالی چوکھٹ کی جے۔ کالی پنچائیت کو تفصیل بتائی جائے''۔ ایک آدمی نے منمناتی ہوئی آواز میں کہا۔

''کالوگ کو طلب کیا جائے اور حاضر کیا جائے''...... راج کالا نے چیخ کر کہا تو دروازہ کھلا اور ایک دھواں اندر داخل ہوا جو چند لمحوں بعد لہرا کر مجسم ہو گیا اور کالوگ سامنے آ گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنا مٹکے جیسا سر زمین پر رکھ دیا۔

''کالی چوکھٹ کو تفصیل بتاؤ تا کہ کالی چوکھٹ کالے جادو کے تحفظ کے لئے فیصلے کر سکے''...... راج کالا نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور کالوگ نے پاکیشیا میں عمران اور اس کے شاگرد کی کارروائی تفصیل سے بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ اب اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچ رہا ہے۔

''کیا اسے یہاں کے کالے جادو کے تمام مدارج کا علم ہے''۔ راج کالا نے پوچھا۔

''نہیں آقا۔ اسے روشنی کی طاقتیں سب کچھ ساتھ ساتھ بتا رہی ہیں۔ یہاں گمارس مندر کی پنچائیت نے فیصلہ کیا تھا کہ پنڈت امرناتھ گنپ پہاڑ کے غار میں چھپ جائے اور گمارس مندر میں شری رمیش کو ان کی جگہ دے دی جائے تا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی جو یہ جانتے ہیں کہ کالے جادو کا سربراہ گمارس مندر میں رہتا ہے یہاں آئیں اور اول تو کالی طاقتوں کے ہاتھوں مارے جائیں یا اگر وہ کامیاب بھی ہوں تو پنڈت امرناتھ بچ جائے۔ چنانچہ پنڈت امرناتھ گنپ پہاڑ کے غار میں چلے گئے لیکن شری رمیش گمارس مندر میں دشمنوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی بجائے عیش وعشرت میں ملوث ہو گیا اور عمران تک یہ اطلاع بھی پہنچ گئی کہ پنڈت امرناتھ گنپ پہاڑ کے غار میں ہے جس پر میں نے جا کر پنڈت امرناتھ کو پرنام کیا اور ان کے ساتھ مل کر ہم نے یہ نیا منصوبہ تیار کیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاچور پہاڑوں پر آئے

گا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ گنپ پہاڑ یہیں ہے۔ ہم نے کالی کورن کی خدمات حاصل کیں اور کالی کورن سے وچن لیا کہ وہ اپنی دس طاقتوں سمیت یہاں موجود رہے گی اور تریا چلتر کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گی۔ اس کے پیچھے ہم نے شری رمیش کی سربراہی میں دس کالے بھیروں کو رکھا تا کہ اگر کسی طرح عمران اور اس کے ساتھی کالی کورن سے بچ جائیں تو کالے بھیروں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں۔ اس کے باوجود اگر وہ بچ گئے تو پھر پنڈت امرناتھ چوراس محل اور کلجگ اور آپ کالے جادو کے پجاریوں کے ساتھ موجود ہوں گے''...... کالوگ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کالوگ''...... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا۔

''حکم راج کالا مہاراج''...... کالوگ نے مٹکے جیسا سر زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔

''چار ماہ کا صحت مند بچہ حاضر کیا جائے تا کہ اس کی بھینٹ دے کر کالی چوکھٹ اپنی کارروائی کا آغاز کر سکے۔

''جو حکم مہاراج''...... کالوگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کمرے کے کھلے دروازے سے کسی معصوم بچے کے رونے کی آوازیں سنائی دیں اور راج کالا اور اس کے چاروں ساتھیوں کے چہروں پر یہ آوازیں سن کر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں بعد کالوگ مجسم صورت

میں اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا خوبصورت بچہ موجود تھا جبکہ ایک ہاتھ میں اس نے بڑی سی چھری پکڑی ہوئی تھی۔

''کسی برہمن یا کھتری کا بچہ تو نہیں ہے''...... راج کالا نے کہا۔

''نہیں مہاراج۔ شودر بچہ ہے''...... کالوگ نے کہا تو راج کالا نے اس کے ہاتھ سے چھری لی اور اس کی دھار پر انگلی پھیری جبکہ کلوگ نے روتے ہوئے بچے کو اس کے سامنے دری پر لٹا دیا اور راج کالا نے یکلخت روتے ہوئے بچے کے گلے پر چھری پھیر دی اور روتا ہوا بچہ یکلخت دری پر ایڑیاں رگڑنے لگا جبکہ اس کی گردن سے گرم گرم تازہ خون ابلنے لگا تو راج کالا نے جھک کر اس کی گردن سے منہ لگا دیا اور اس طرح خون پینا شروع کر دیا جیسے وہ کوئی لذیذ مشروب پی رہا ہو۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے منہ اٹھایا تو اس کی باچھیں تک خون سے لتھڑی ہوئی تھیں جبکہ کالوگ نے تڑپتے ہوئے بچے کو اٹھا کر دوسرے آدمی کی طرف بڑھا دیا۔ اس آدمی نے بھی گردن سے منہ لگایا اور پھر سب نے باری باری اس بچے کا خون پیا۔ بچہ ہلاک ہو چکا تھا۔ راج کالا نے زبان سے باچھیں صاف کیں۔

''جاؤ اور اس کا گوشت تم کھاؤ''...... راج کالا نے اس انداز میں کہا جیسے کوئی بہت بڑی جاگیر کالوگ کو بخش رہا ہو اور کالوگ نے بھی اس انداز میں قلقاری ماری جیسے اسے اچانک کوئی نعمت غیر

مترقبہ مل گئی ہو۔ وہ بچے کی لاش اٹھائے تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

''کالی چوکھٹ نے بھینٹ لے لی۔ اب کالی چوکھٹ نے فیصلہ کرنا ہے۔ بولو۔ کیا تجویز ہے تمہاری''...... راج کالا نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

''راج کالا مہاراج کی جے۔ کالوگ نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ یہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کالی کورن کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا۔ کالی کورن میری طاقت ہے اور میں اس کے چلتر کو جانتا ہوں۔ لاکھوں، کروڑوں عقل مند اور بہادر منش اس کے تریا چلتر کے جال میں صدیوں سے پھنستے چلے آ رہے ہیں اور صدیوں تک پھنستے رہیں گے۔ یہ وہ منتر ہے جس کا کوئی توڑ نہیں ہے''...... ایک آدمی نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''تو بھگت رام لال تمہاری رائے میں اس انتقام کو برقرار رکھا جائے''...... راج کالا نے اپنے مخصوص چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مہاراج کی جے ہو''...... اس آدمی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''بھگت یادیو۔ تمہاری کیا رائے ہے''...... راج کالا نے پوچھا۔

''راج کالا مہاراج کی جے۔ میری رائے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان پہنچنے سے پہلے وہیں پاکیشیا میں ہی ہلاک کر دیا جائے۔ ان کے قدم کافرستان پر پڑنے ہی نہ دیئے جائیں

اور ایسا آسانی سے ہو سکتا ہے''...... دوسرے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بھگت موتی رام۔ تمہاری کیا رائے ہے''...... راج کالا نے تیسرے آدمی سے پوچھا۔

''راج کالا مہاراج کی جے۔ میری رائے میں کالی کورن کی بجائے سندر کور کو سامنے لایا جائے۔ کالی کورن صرف تریا چلتر کر سکتی ہے جبکہ یہ عمران اور اس کے ساتھی عورتوں سے بیزار رہتے ہیں اس لئے یہ اس کے چکر میں نہیں آئیں گے۔ البتہ سندر کور زہریلی عورت ہے۔ اس کے سندر پن میں ایسی کشش ہے کہ کوئی منش چاہے وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اس کے پیچھے لازماً دُم ہلاتا پھرتا ہے اور وہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتی ہے''...... تیسرے آدمی نے جواب دیا۔

''اور بھگت سوٹو رام۔ تمہاری کیا رائے ہے''...... راج کالا نے چوتھے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''راج کالا مہاراج کی جے۔ میری رائے میں ان چھوٹی طاقتوں کالی کورن، کالے بھیروں یا سندر کور سب کو ہٹا کر کالی چوکھٹ کو سامنے لایا جائے۔ ہم سب کے پاس بے شمار کالی طاقتیں ہیں اور ہم باری باری آگے بڑھیں گے اور آپ مہاراج کی طاقت ہماری پشت پر رہے گی۔ پھر کالوگ نے بتایا ہے کہ اس عمران کو سب کچھ معلوم ہے اس لئے وہ سب کا انتظام کر کے آگے آئے گا

جبکہ ہمارے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا اس لئے وہ ہم سے مار کھا جائے گا''...... چوتھے آدمی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کالی چوکھٹ نے اپنی آراء دے دیں۔ اب میرا فیصلہ سنو۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ میں خود کروں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ان کے اندر روشنی ہے اور روشنی کی بڑی طاقتیں ان کے پیچھے ہیں اس لئے تم میں سے کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کالی کورن، کالے بھیروں اور سندر کور وغیرہ سب ناکام رہیں گے کیونکہ کالی کورن ان کے قریب ہی نہ جا سکے گی اور کالے بھیروں کا بھی یہی حشر ہو گا کیونکہ وہ درندوں کی قابو کی ہوئی روحیں ہیں۔ بذات خود درندے نہیں ہیں اور یہ ٹھیک ہے کہ درندوں کی روحوں پر روشنی کا اثر نہیں پڑتا لیکن کئی درندوں کی رُوحیں روشنی سے ڈرتی ہیں اس لئے وہ ان کے قریب ہی نہیں جائیں گی اور فرار ہو جائیں گی۔ سندر کور کا بھی یہی حشر ہو گا۔ شری رمیش اور پنڈت امرناتھ دونوں کی موت کا حکم میں دیتا ہوں تاکہ وہ ان کو تلاش کرتے رہ جائیں''...... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ سر سے اوپر اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر مارے۔

''کالی بھیرن حاضر ہو''...... راج کالا نے کہا تو ایک سیاہ رنگ کی عورت جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا سامنے بیٹھی نظر آنے لگی۔ اس کے ایک ہاتھ میں سیاہ رنگ کی تلوار تھی۔

"کالی بھیرن حاضر ہے آقا"...... اس سیاہ رنگ کی عورت نے چیختے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں راج کالا، شری رمیش اور پنڈت امرناتھ دونوں کی ہتھیا کا حکم دیتا ہوں۔ میرے حکم پر عمل کیا جائے"...... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا۔

"راج کالا مہاراج کی جے ہو گی"...... اس عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر وہاں بیٹھی ہوئی نظر آنے لگی۔ اس کے ہاتھ میں موجود تلوار خون سے لتھڑی ہوئی تھی اور اس کی تلوار سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

"راج کالا مہاراج کی جے کر دی گئی ہے"...... اس عورت نے کہا۔

"جاؤ اور ان کی بھینٹ بھی لے لو"...... راج کالا نے کہا۔

"راج کالا مہاراج کی جے"...... کالی بھیرن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر غائب ہو گئی۔

"یہ دونوں تو سامنے سے ہٹ گئے۔ اب وہ لوگ تلاش کرتے رہیں ان کو۔ اب کالی چوکھٹ اور میں راج کالا ان کے مقابلے پر آئیں گے۔ کالی چوکھٹ کے چاروں بھگت اپنی اپنی طاقتوں کو اپنے سے علیحدہ کر کے خالی ہو جائیں گے اور چاروں کوچی پہاڑ کی کالی غاروں میں چھپ کر رہیں گے۔ گنپ پہاڑ پر جانے کے لئے عمران

اور اس کے ساتھی لازماً کوچی پہاڑ کی غاروں کے سامنے سے گزریں گے۔ تمہارے پاس زہریلے خنجر ہوں گے اور تم نے اچانک انہیں خنجر مار دینے ہیں"...... راج کالا نے کہا۔

"کالوگ سے معلوم تو کیا جائے مہاراج کہ ان کی تعداد کتنی ہے"...... ایک بھگت نے کہا۔

"کالوگ حاضر ہو"...... راج کالا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو کالوگ دروازے سے اندر داخل ہوا اور آ کر دوزانو بیٹھ گیا۔

"معلوم کر کے بتاؤ کالوگ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد کتنی ہے جو کافرستان آئیں گے اور اس وقت وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں"...... راج کالا مہاراج نے چیختے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

"راج کالا مہاراج کی جے"...... کالوگ نے کہا اور پھر وہ یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا۔

"راج کالا مہاراج کی جے۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ عمران کے ساتھی تین مرد اور دو عورتیں کافرستان آئیں گے۔ وہ رات کو ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کافرستان کے دارالحکومت پہنچیں گے"...... کالوگ نے کہا۔

"عمران سمیت دو عورتیں اور چار مرد۔ کل چھ منش ہوئے۔ تم

چار ہو۔ دو منش اور چاہئیں۔ بستی سے ساتھ لے لینا جو چاقو بازی میں سچے نشانہ کار ہوں اور انہیں زہریلے خنجر دے کر اپنے ساتھ رکھ لینا''...... راج کالا نے کہا۔

''راج کالا مہاراج کی جے۔ کالوگ کو واپس بھیجا جائے تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں''...... ایک بھگت نے کہا تو راج کالا نے کالوگ کو ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا تو وہ یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔

''ہاں۔ اب بولو''...... راج کالا مہاراج نے کہا۔

''راج کالا مہاراج کی جے ہو۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی بے حد چوکنا، ہوشیار اور محتاط لوگ ہیں اس لئے اگر ایک کو مار دیا گیا تو پھر باقی الٹا ہمیں ہلاک کر دیں گے کیونکہ یہ طاقتوں کی تو لڑائی نہیں ہو گی بلکہ منشوں کی لڑائی ہو گی' اس لئے اگر ان سب کو کوچی کے کالے کنوئیں میں پھینک دیا جائے اور پھر اوپر سے خنجر اور پتھر مار مار کر انہیں ہلاک کر دیا جائے تو ایسا لازماً ہو جائے گا''...... ایک بھگت نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''تم کالی چوکھٹ کے سب سے سیانے بھگت ہو اس لئے میں تمہاری رائے قبول کر لیتا ہوں اور اب باقی بھگتوں کے سرپنچ بھی تم ہو گے۔ وہاں کس طرح تم نے انہیں کوچی کے کالے کنوئیں میں پھینکوانا ہے اور کس طرح انہیں ہلاک کرنا ہے یہ سب کام تمہیں کرنے ہوں گے۔ تمہارے ساتھی تمہارے ماتحت ہوں گے اور اگر

یہ تمہاری بات نہیں مانیں گے تو فوراً کالی بھیرن کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے''...... راج کالا نے کہا۔

''ہم راج کالا مہاراج کے ساتھ بھگت سوتو رام کی بھی جے بولتے ہیں''...... باقی تینوں بھگتوں نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''چلو یہ معاملہ تو اس طرح طے ہو گیا۔ اب رہا میں۔ تو میرے پاس کلجگ ہے اور جب تک کلجگ کو ختم نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کافرستان اور پاکیشیا میں کالے جادو کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا اور کلجگ اس وقت ختم کیا جا سکتا ہے جب تک مجھ راج کالا کی ہتھیا نہ کر دی جائے اور ایسا ہونا ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی میں کلجگ سمیت کوچی پہاڑ کے اندر مادھو پل کی دوسری طرف کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر موجود غار میں رہوں گا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی کنٹو چوٹی پر نہ پہنچ سکیں اور میں انہیں آسانی سے ہلاک کر سکوں۔ راج کالا مہاراج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اپنے سامنے زمین پر اس طرح مارے جیسے جج میز پر لکڑی کی ہتھوڑی مارتا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔

''راج کالا مہاراج کی جے''...... چاروں بھگتوں نے سر جھکا کر کہنا شروع کر دیا تو راج کالا مہاراج اٹھا اور جھومتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ پر موجود تھا۔ فلائٹ میں کوئی تکنیکی خرابی ہو گئی تھی اس لئے فلائٹ دو گھنٹے لیٹ تھی اور دو گھنٹے گزارنے کے لئے وہ سب ایئر پورٹ کے ریستوران میں آ کر بیٹھ گئے اور انہوں نے ہاٹ کافی اور سینڈوچ منگوا لئے۔

''عمران صاحب۔ آپ رات کے وقت جا رہے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہم نے دراصل کاچور پہاڑی علاقے میں جانا ہے جہاں ہمارے مقابلے میں کالی طاقتوں کا اکٹھ ہے اور وہیں پنڈت امرناتھ بھی چھپا ہوا ہے جس سے ہم نے راج کالا کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور کاچور کی ڈومیسٹک فلائٹ رات کو ہی جاتی ہے۔ دن میں نہیں جاتی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دن میں شاگل کا کوئی آدمی ہمیں دیکھ لے اور ہم کالی طاقتوں کی بجائے

کافرستان سیکرٹ سروس سے ہی الجھ کر رہ جائیں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات کرتا اچانک ایک گداگری کا لباس پہنے اور گلے میں موٹے موٹے دانوں کی کئی مالائیں ڈالے ایک آدمی ریستوران میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا اس میز کی طرف آنے لگا جس پر عمران اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ریستوران میں بیٹھے ہوئے سب لوگ بھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''میلے ٹھیلے پر جا رہے ہو یا شادی پر۔ کیوں۔ اس گداگر نے میز کے قریب آ کر خاصے سخت لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ایک دو ویٹر بھی تیزی سے اس گداگر کی طرف بڑھے تو اس نے ان کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ جھٹکا تو وہ دونوں یوں اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے جیسے اچانک پتھر کے بن گئے ہوں۔

''بولو۔ تم کیا سمجھ کر یہ سارا مجمع ساتھ لے جا رہے ہو۔ وہاں پرشاد بٹ رہی ہو گی۔ تم نے اس کام کو مذاق سمجھ لیا ہے۔ کیوں۔ ہوش کرو بابا ہوش ورنہ ان سمیت مارے جاؤ گے''...... اس گداگر نے ایک بار پھر تیز اور انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور جس انداز میں وہ اندر آیا تھا اسی انداز میں باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دونوں ویٹر دوبارہ اس طرح حرکت میں آ گئے جیسے الیکٹرک سے چلنے والے کھلونے الیکٹرک رو ختم

ہونے پر ساکت ہو جاتے ہیں اور الیکٹرک رو آنے پر دوبارہ حرکت میں آ جاتے ہیں۔

''جناب۔ یہ بے ضرر آدمی ہے۔ یہاں ایئر پورٹ کے باہر گھومتا رہتا ہے۔ نجانے آج اندر اور یہاں کیسے آ گیا۔ معافی چاہتے ہیں صاحب''...... دونوں ویٹرز نے قریب آ کر بڑے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ''...... عمران نے کہا تو وہ دونوں ویٹرز واپس چلے گئے۔

''یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ یہ کون تھا اور کیا کہہ رہا تھا''۔ صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''اس کا مطلب تھا کہ ہم نے اس مشن کو سیر و تفریح سمجھ لیا ہے اور اس طرح جا رہے ہیں جیسے لوگ میلوں یا باراتوں میں جاتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اسے کیا معلوم کیا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیوں جا رہے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تمہارے سامنے ہی ساری بات ہوئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ ہمارے لئے تنبیہ تھی۔ ہمیں اسے سنجیدگی سے لینا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''میرا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے عمران۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے

میرے اندر شدید سردی کی لہریں دوڑ رہی ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے''۔ یکلخت جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو سب چونک پڑے۔

''صالحہ۔ جولیا کے بازو کو ہاتھ لگاؤ۔ کیا واقعی اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے''...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا اپنا یہی حال ہو رہا ہے۔ میرا تو دل بھی ڈوب رہا ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ تو مجھے لگتا کہ مجھے فالج ہونے والا ہے''۔ صالحہ نے بھی قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ مشن ہی فضول ہے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ کالے جادو کے خلاف سیکرٹ سروس کو بھیجا جائے بلکہ ہماری بجائے ان فقیروں کو بھیجیں''...... تنویر نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

''عمران۔ میں جا رہی ہوں۔ میری طبیعت واقعی خراب ہو رہی ہے''...... جولیا نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں بھی جا رہی ہوں عمران صاحب''...... صالحہ نے بھی جولیا کی پیروی کرتے ہوئے کہا۔

''تم بھی جانا چاہو تو جا سکتے ہو تنویر''...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اٹھنے کے لئے پر تول رہا تھا۔

''ہاں۔ یہ مشن میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ میں بھی جا رہا ہوں۔ ویسے ان دونوں کی طبیعت خراب ہے تو ساتھ کسی کو جانا چاہئے''۔ تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران کے سر ہلانے پر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے ریستوران کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے

گئے۔

"تم دونوں کا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم آپ کے ساتھ ہیں عمران صاحب"...... صفدر اور کیپٹن شکیل نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اس دنیا کے لوگ اپنی بات منوانا بھی جانتے ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس فقیر نے آ کر کہا تھا کہ میلے ٹھیلے پر جا رہے ہو یا شادی پر اور اب دیکھو جولیا، صالحہ اور تنویر تینوں از خود واپس چلے گئے ہیں حالانکہ اگر میں انہیں روکتا تو وہ قیامت برپا کر دیتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس فقیر نے یہ سب کارروائی کی ہے لیکن وہ تو چلا گیا تھا۔ جب جولیا اور صالحہ کی طبیعت خراب ہوئی ہے تو وہ جا چکا تھا۔ اچانک طبیعت خراب تو ہو سکتی ہے۔ یہ تو کوئی اچنبھے والی بات نہیں ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ایک ویٹر کارڈلیس فون پیس اٹھائے میز کے قریب آ گیا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں"...... ویٹر نے پوچھا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میں ہوں۔ کیوں۔ کس کا فون ہے"...... عمران نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"کسی سید چراغ شاہ صاحب کا فون ہے"...... ویٹر نے کہا اور فون میز پر رکھ کر اس نے اس سے منسلک ایئر فون بھی وہاں رکھ دیئے تا کہ اگر عمران ایئر فون کانوں میں رکھ کر اپنے ساتھیوں سے ہٹ کر بات سننا چاہے تو ایسا کر سکے لیکن عمران نے اس کا رسیور اٹھا کر اسے آن کر دیا تو اس کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا گیا کیونکہ ایک تو وہ کونے میں بیٹھے ہوئے تھے پھر ان کے اردگرد کی میزیں بھی خالی ہو چکی تھیں۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ عمران بیٹے۔ میں عاجز سید چراغ شاہ بول رہا ہوں۔ تمہارے آرام میں خلل ڈالنے کے لئے معذرت خواہ ہوں لیکن تمہیں یہ بتانا ضروری تھا کہ اس معاملے میں تمہارے ساتھ خواتین کا شریک ہونا درست نہیں تھا۔ آئندہ اس کے نتائج درست نہ نکل سکتے تھے اس لئے انہیں واپس بھجوانا پڑا اور تمہارا ساتھی تنویر خود ہی ان کے ساتھ چلا گیا۔ اب تم تین آدمی اس کام کے لئے ٹھیک ہو۔ البتہ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ پروفیسر شبیر احمد صدیقی نے تمہیں جو کچھ بتایا تھا وہ سارا منظرنامہ بدل چکا ہے۔ اب تمہارا اصل ٹارگٹ راج کالا ہو گا جس کے ساتھ اس کے چار نائب ہیں۔ شیطانی طاقتوں کو سامنے لانے کا پروگرام انہوں نے خود ہی ختم کر دیا ہے۔ اب وہ زہریلے خنجروں، زہریلے چاقوؤں، فریب اور دھوکے سے کام لے کر تمہیں شکست دینے کی کوشش

کریں گے اور مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ وہ تمہیں کامیاب کرے گا اور ان ظالم اور سفاک لوگوں کا جو کالے جادو کی آڑ میں انسانیت سے بھی گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں، کا خاتمہ کر دے گا''...... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آپ پاکیشیا واپس پہنچ چکے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں ملک شام میں ہوں لیکن میں جہاں بھی ہوں مجھے تمہاری طرف سے فکر لگی رہتی ہے کیونکہ تم ابھی چھوٹے سے بچے ہو اور بچے تو ویسے ہی میلے ٹھیلے کے شوقین ہوتے ہیں اور ہاں میں بوڑھا آدمی ہوں اس لئے ایک اہم بات کرنا بھول گیا ہوں۔ تم نے کاچور پہاڑی میں آگے بڑھنا ہے۔ وہاں کالی پہاڑیاں ہیں جن کے پتھروں کا رنگ گہرا کالا ہے۔ وہاں غاروں میں راج کالا کے نائب موجود ہوں گے۔ جب تم آگے بڑھو گے تو ایک پتلا سا خطرناک پل آتا ہے جسے مادھو پل کہتے ہیں۔ اس پل کے پار ایک سیدھی اور سپاٹ سلیٹ کی طرح صاف پہاڑی ہے جس کا نام کنٹو پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر ایک غار ہے۔ یہ راج کالا اس غار میں موجود ہو گا۔ اللہ حافظ''...... سید چراغ شاہ صاحب نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''سن لیں تم نے شاہ صاحب کی باتیں۔ یہ دنیا واقعی ایسے ہی لوگوں کے دم قدم سے آباد ہے''...... عمران ے مسکراتے ہوئے

کہا۔

''ہمیں تو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا عمران صاحب۔ شاہ صاحب ملک شام میں ہیں اور یہاں ان کے احکامات اس انداز مین مانے جا رہے ہیں۔ جولیا، صالحہ اور تنویر تینوں خودبخود چلے گئے۔ حیرت ہے۔ یہ فقیر بھی ہمیں پہچانتا تھا۔ پھر شاہ صاحب کو معلوم ہے کہ ہم اس وقت ایئرپورٹ ریستوران میں بیٹھے ہوئے ہیں''...... صفدر نے کہا اور پھر اسی لمحے فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے لگا تو عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے بل ادا کیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی دی اور پھر ریستوران سے نکل کر لاؤنج کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بھگت سوٹو رام اپنے تین ساتھی بھگتوں اور ایک مقامی آدمی کے ساتھ ویران پہاڑی علاقے میں ایک چٹان پر کھڑا تھا۔ ان سے چندفٹ کے فاصلے پر ایک کنویں نما غار کا دہانہ تھا۔ اصل میں یہ نہ غار تھا اور نہ ہی کنواں بلکہ زلزلوں کی وجہ سے قدرتی طور پر یہاں ایک عمودی کریک پڑا تھا جو دیکھنے میں کسی حد تک گول دکھائی دیتا تھا اور کافی گہرا بھی تھا اس لئے عرف عام میں اسے کنواں ہی کہتے تھے۔

''اس کے اوپر چٹانیں اس طرح رکھنی چاہئیں کہ یہ انہیں نظر نہ آئے''...... بھگت سوٹو رام نے کہا۔

''وہ تو ہماری کالی طاقتیں یہ کام کر دیں گی لیکن عین موقع پر انہیں ہٹایا کیسے جائے گا''...... ایک اور بھگت نے کہا۔

''یہ چٹانیں اس انداز میں رکھی جانی چاہئیں کہ دباؤ پڑنے پر

خودبخود نیچے جا گریں اور اس کے ساتھ ہی وہ لوگ بھی گر جائیں گے۔ وہ انہیں چٹانیں سمجھ کر آگے بڑھیں گے۔ پھر ان کی تعداد بھی چھ ہے اس لئے وزن بھی کافی پڑے گا اور اصل بات یہ ہے کہ اس پہاڑی علاقے میں اور وہ بھی اتنی بلندی پر کسی کنویں کے ہونے کا کسی کو خیال تک نہیں آئے گا اس لئے وہ آسانی سے مار کھا جائیں گے''...... بھگت سوٹو رام نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ کالوگ کو بلا کر اس سے حتمی معلومات حاصل کی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے''...... ایک بھگت نے کہا۔

''ہاں۔ بلاؤ اسے۔ وہ فوری اور درست خبر لاتا ہے''...... بھگت سوٹو رام نے کہا تو ایک بھگت نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ہوا میں پھونک ماری تو چندلمحوں بعد ان کے سامنے ہی دھواں نمودار ہوا جو چند لمحے لہرانے کے بعد مجسم ہو گیا۔

''کالوگ حاضر ہے آقا''...... مٹکے کے سر والے کالوگ نے ان سب کو دیکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں تازہ ترین خبر چاہئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں''...... بھگت سوٹو رام نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی آقا''...... کالوگ نے کہا اور ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا اور پھر چندلمحوں بعد وہ دوبارہ دھوئیں میں نمودار ہو کر مجسم ہو گیا۔

''آقا۔ عمران کے ساتھ آنے والی دو عورتیں اور ایک مرد بیمار

ہو جانے کی وجہ سے واپس چلے گئے ہیں۔ اب عمران اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کافرستان آ رہا ہے۔ وہ اس وقت ہوائی اڈے پر بیٹھے ہیں کیونکہ ان کا جہاز خراب ہو گیا تھا جسے ٹھیک کیا جا رہا ہے''...... کالوگ نے کہا۔

''تو اب یہ تین ہوئے جبکہ پہلے چھ تھے''...... سوٹو رام نے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا''...... کالوگ نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کل دن کے وقت یہ کسی وقت بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں''...... سوٹو رام نے کہا۔

''آقا۔ میری تجویز ہے کہ آپ کسی مقامی پہاڑی آدمی کو ان کے پاس بھیج دیں لیکن وہ واقعی عام پہاڑی آدمی ہو۔ بے حد سیدھا سادا اور سادہ لوح تاکہ ان کو اس پر شک نہ پڑے۔ وہ انہیں راستہ دکھاتا ہوا یہاں لے آئے اور پھر وہ چاہے خود بھی ساتھ ہی کنویں میں گر جائے لیکن ان کا خاتمہ ضروری ہے''...... کالوگ نے کہا۔

''کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کسی پہاڑی آدمی کے روپ میں انہیں لے آؤ''...... سوٹو رام نے کہا۔

''نہیں آقا۔ وہ بے حد تیز طرار اور ہوشیار لوگ ہیں اور پھر وہ روشنی کے لوگ ہیں اس لئے میں تو ان کے قریب بھی نہیں جا سکوں گا''...... کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ ہم خود بندوبست کر لیں گے''...... سوٹو رام نے کہا تو کالوگ دھویں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔

''اب تم اپنی طاقتوں کو بلاؤ تاکہ یہاں ہماری مرضی کی چٹانیں رکھی جا سکیں''...... سوٹو رام نے رام لال بھگت سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ کام ہو جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں''...... بھگت رام لال نے کہا تو سوٹو رام ایک اور بھگت کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''بھگت موتی رام۔ تم اپنی طاقتوں کو یہاں کے مقامی قبیلوں میں بھیجو۔ ہمیں ایک ایسا آدمی چاہئے جس پر یہ لوگ مکمل اعتماد کر سکیں اور وہ ہمارا کام بھی بخوبی سرانجام دے سکے''...... سوٹو رام نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی آقا''...... بھگت موتی رام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ایک طرف کو بڑھ کر ایک اونچی چٹان کے پیچھے جا کر وہ باقی افراد کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

''موگو''...... سوٹو رام نے مڑ کر اپنے ساتھ کھڑے مقامی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ چونک کر پہلے سیدھا ہوا اور پھر انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھک گیا۔

''حکم مہاراج''...... موگو نے کہا۔

''اب تم اپنے گاؤں میں جاؤ اور عامل طوطا رام کو میرا پیغام دینا کہ ہم اس کی کارکردگی پر خوش ہیں۔ اس نے اپنے گاؤں اور ارد گرد کے گاؤں میں کالے جادو کو خوب پھیلا رکھا ہے''...... سوٹو رام نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"...... موگو نے کہا اور پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر اس نے انہیں پیشانی پر لگا کر پرنام کیا اور مڑ کر چٹانیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور سوٹو رام قدم اٹھاتا ہوا ایک طرف بنے ہوئے غار کی طرف بڑھتا چلا گیا جو اس کنویں سے کچھ فاصلے پر تھا اور جہاں بیٹھ کر انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کنویں میں گرتے ہوئے دیکھنا تھا۔ غار میں داخل ہو کر وہ دونوں بیٹھ گئے اور انہوں نے شراب پینا شروع کر دی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد بھگت موتی رام اور رام لال کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں چونک پڑے اور غار کے دہانے کی طرف بڑھے اور پھر انہوں نے دیکھا کہ کنویں کا دہانہ واقعی بھاری چٹانوں سے بند کر دیا گیا تھا جبکہ رام لال کے ساتھ ایک مقامی پہاڑی آدمی کھڑا نظر آ رہا تھا۔ اس نے سر پر کسی پرندے کے پروں کا تاج رکھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اور اس نے صرف دھوتی باندھ رکھی تھی اور اس کا مضبوط اور ورزشی جسم دھوپ میں آبنوس لکڑی کی طرح چمک رہا تھا۔ بھگت سوٹو رام غار سے باہر آ گیا۔ اس نے غار میں موجود چوتھے بھگت کو وہیں رہنے کا اشارہ کیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا رام لال اور موتی رام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ چوگی حاضر ہے جناب۔ یہ اس پورے علاقے کا کیڑا ہے اور پڑھا لکھا ہے۔ اس کے سر پر موجود پروں کے اس تاج کا مطلب ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کے پاس گائیڈ بننے کا

اجازت نامہ موجود ہے۔ میں نے اس کے ذہن میں سب کچھ اچھی طرح بٹھا دیا ہے اور یہ سارا کام انتہائی آسانی سے مکمل کر لے گا"...... موتی رام نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس لباس میں وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ وہ پاکیشیا کے لوگ ہیں اور یہ انہیں کہاں ملے گا"...... سوٹو رام نے پوچھا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ لوگ کافرستان دارالحکومت سے آج رات کے پچھلے پہر ہوائی جہاز کے ذریعے کاچور ایئر پورٹ پر اتریں گے اور پھر وہاں سے جیپ حاصل کر کے یہ سیدھے یہاں آئیں گے۔ راستے میں ایک چیک پوسٹ موجود ہے۔ اس چیک پوسٹ پر بطور سرکاری گائیڈ چوگی موجود ہو گا اور یہاں کا قانون ہے کہ ان پہاڑیوں پر کوئی سیاح بغیر سرکاری گائیڈ کے نہیں جا سکتا۔ چنانچہ چوگی ان کے ساتھ یہاں آئے گا اور اس کے بعد یہ وہی کرے گا جو ہم نے اس کے ذہن میں بٹھایا ہے"...... موتی رام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بہترین انتظام ہے۔ چونکہ اس کام میں کوئی طاقت ملوث نہیں۔ چوگی عام آدمی ہے اور اس کا کسی طاقت سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے وہ لوگ اس پر شک بھی نہیں کریں گے لیکن اسے مقامی لباس نہیں پہننا چاہئے بلکہ سرکاری گائیڈ ہونے کی وجہ سے یہ اگر تنگ اور پرانی پینٹ اور شرٹ پہن لے اور سر پر پروں کا مخصوص تاج رکھنے کی بجائے شرٹ پر سرکاری بیج لگا لے تو

زیادہ بہتر ہے''...... سوٹو رام نے کہا۔

''سیاح تو ان لوگوں کے اس حلیئے سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ تو ایسے لوگوں کی علیحدہ فلمیں بناتے ہیں''...... موتی رام نے کہا۔

''وہ سیاح ہوتے ہیں موتی رام۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ انہیں معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو معاملہ خراب ہو سکتا ہے''...... سوٹو رام نے کہا۔

''چلیں میں اپنی طاقت کے ذریعے اسے لباس منگوا دیتا ہوں''۔ موتی رام نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ کسی معاملہ میں طاقت کو شامل مت کرو ورنہ انہیں اگر کوئی بو بھی آ گئی تو وہ ہوشیار ہو جائیں گے۔ ابھی ان کے آنے میں بہت وقت ہے۔ تم اسے حکم دے دو۔ باقی کام یہ خود کر لے گا''...... سوٹو رام نے کہا۔ وہ چونکہ آپس میں کافرستان کی قدیم زبان جو اب صرف پنڈتوں کی حد تک محدود رہ گئی تھی، میں بات چیت کر رہے تھے اس لئے چوگی کی سمجھ میں اس کا ایک لفظ بھی نہ آ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خاموش کھڑا تھا۔

''چوگی''...... موتی رام نے چوگی سے مخاطب ہو کر کہا تو چوگی نے چونک کر موتی رام کی طرف دیکھا اور موتی رام نے اسے لباس کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں۔

''حکم کی تعمیل ہو گی پنڈت جی''...... چوگی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو موتی رام نے اسے واپس جانے اور پھر جیسا اسے حکم دیا گیا

تھا ویسا کرنے کی اجازت دے دی تو چوگی نے دونوں کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں پرنام کیا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا۔

''آؤ۔ اب ان چٹانوں کو چیک کر لیں''...... سوٹو رام نے کہا اور پھر وہاں پہنچ گئے۔ تھوڑی سی چیکنگ کے بعد اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''سوٹو رام۔ اس کنویں کی دیواروں کو گندگی سے اٹ دو تاکہ یہ لوگ اندر جا کر اپنی روشنی سے مدد حاصل نہ کر سکیں''...... موتی رام نے تجویز دیتے ہوئے کہا۔

''ہم یہاں قریب ہی موجود ہوں گے۔ جیسے ہی یہ نیچے گریں گے ان پر ویسے ہی چٹانیں جا گریں گی اور ان سے بھی یہ ہلاک ہو سکتے ہیں ورنہ ہم ان پر پتھروں اور چٹانوں کی بارش اپنی طاقتوں سے کرا دیں گے اور پھر یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے اور چونکہ یہ سب کام فوری اور پلک جھپکنے میں ہی ہو جائے گا اس لئے وہاں اس قسم کا کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں گندگی کی تیز بو آ جائے اور پھر سارا معاملہ ہی خراب ہو جائے''۔ سوٹو رام نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم واقعی بے حد سمجھ دار ہو پنڈت سوٹو رام۔ مہاراج نے بہترین آدمی کا انتخاب کیا ہے''...... موتی رام نے کہا تو سوٹو رام نے اس کی اس تعریف پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

''آؤ۔ اب ہمیں اس غار میں بیٹھنا ہے۔ البتہ ہماری طاقتیں

ہمیں ان کے بارے میں اطلاع دے دیں گی جب یہ چیک پوسٹ پر آئیں گے اور پھر آگے بڑھیں گے''...... سوٹو رام نے کہا۔

''لیکن ایک بات ہے پنڈت جی کہ یہ لوگ ادھر کیا سوچ کر آئیں گے۔ آثار قدیمہ جسے دیکھنے کے لئے سیاح آتے ہیں وہ تو ادھر نہیں ہیں۔ وہ تو بالکل مخالف سمت میں ہیں''...... موتی رام نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے کہ ادھر کوئی آثار قدیمہ موجود نہیں ہے لیکن ادھر کالی ماتا دیوی کا مندر ہے۔ یہ مندر چھپا ہوا ہے۔ یہاں عام لوگوں کو نہیں آنے دیا جاتا۔ البتہ سرکاری گائیڈ رشوت لے کر اکا دکا سیاحوں کو ادھر لے آتے ہیں لیکن انہیں بھی باہر سے ہی تصویریں بنانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اندر وہ بھی داخل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ تم بھی چوگی کو کہہ دینا کہ وہ اس مندر کا حوالہ انہیں دے دے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ خفیہ مندر کالے جادو کا مرکز ہو گا اور پھر وہ لازماً ادھر آ جائیں گے''...... سوٹو رام نے کہا تو موتی رام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بڑی سی جیپ جو پہاڑی علاقوں میں استعمال ہونے کے لئے خصوصی طور پر بنائی گئی تھی خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی سڑک پر چلتی ہوئی آگے بلندی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں کافرستان کے دارالحکومت ہوائی جہاز کے ذریعے رات کو پہنچے تھے اور پھر وہاں سے ڈومیسٹک فلائٹ کے ذریعے کاچور پہنچے اور یہاں انہوں نے ایک ہوٹل میں کمرے لے کر کچھ دیر آرام کیا اور پھر عمران نے ایک سیاحتی کمپنی کو نقد رقم بطور ضمانت دے کر یہ جیپ حاصل کی اور اب وہ سائبر پہاڑی علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کیونکہ عمران نے کنٹو پہاڑی کے بارے میں جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق سائبر پہاڑی علاقے میں ہی کنٹو پہاڑی موجود تھی۔ اس کنٹو

پہاڑی کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ راج کالا اس میں چھپا ہوا ہے۔

''عمران صاحب۔ آپ باقاعدہ جدید اسلحہ لے کر ساتھ جا رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہے۔ اس مشن میں تو ہمارا واسطہ شیطانی طاقتوں سے پڑے گا پھر یہ اسلحہ کس کام آئے گا''...... سائیڈ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''تم نے سنا نہیں کہ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے مقابلے پر سے کالی شیطانی طاقتوں کو ہٹا دیا ہے۔ اب ہمارا مقابلہ وہ دھوکہ اور فریب سے کریں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں آسانی سے جدید اسلحہ کے ساتھ ہلاک کیا جا سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ان شیطانی طاقتوں سے ہے۔ آپ انہیں اسلحہ سے ہلاک کریں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''جس وقت سے صالحہ واپس گئی ہے تمہارے ذہن نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''پھر تو یہی حال آپ کا بھی ہونا چاہئے کیونکہ مس جولیا بھی تو ساتھ ہی گئی ہیں''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کے ساتھ تو تنویر ہے اس لئے میرا ذہن تو کام کر رہا

ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ کس دھوکہ فریب سے کام لیا جائے گا''۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''شیطان جس طرح دھوکہ فریب دیتا ہے ویسے ہی دھوکہ فریب اس کے ماننے والے دیں گے''...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ بات کو واضح کریں''...... صفدر نے کہا۔

''شیطان کیا کرتا ہے اور یہ جادو کیا ہے۔ جادوگر بھی انسان کو فریب دیتا ہے۔ جادو ایک فریب کا نام ہے''...... عمران نے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر یہ کالا اور سفید جادو کیا ہوا''...... صفدر نے پوچھا۔

''سفید جادو تو کالے جادو کی اصطلاح کے مقابلے میں کہا جاتا ہے جبکہ عام طور پر جادو کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں تک کالے جادو کا تعلق ہے چونکہ اس کا تعلق گندگی اور جرائم سے جڑا ہوتا ہے اس لئے یہ زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتا ہے۔ تم نے خود تجربہ کیا ہو گا کہ بدبو دور سے محسوس ہونی شروع ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں تیزی ہوتی ہے جبکہ خوشبو کو باقاعدہ سونگھ کر محسوس کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس میں مدھم پن ہوتا ہے۔ کالے جادو کا مطلب ہے کہ تیزی سے اثر پذیر جادو''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمیں کس انداز میں فریب دیا جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہو گا''۔

عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جس سڑک پر وہ سفر کر رہے تھے اس سڑک پر جیپوں کی خاصی تعداد آتی جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی وجہ بھی عمران کو معلوم تھی کہ آگے قدیم دور کے ایسے آثار موجود ہیں کہ دنیا بھر کے سیاح ان آثار قدیمہ کو دیکھنے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں۔ جیپوں میں بیٹھے زیادہ تر افراد غیر ملکی ہی تھے۔

''عمران صاحب۔ کیا ہم بھی اس علاقے میں جا رہے ہیں جہاں یہ قدرتی آثار ہیں''...... کچھ دیر بعد عقبی سیٹ پر موجود کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ آگے چیک پوسٹ ہے وہاں سے اصل بات معلوم ہو گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ایک چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔ چیک پوسٹ کی سائیڈ پر جیپوں کی خاصی تعداد موجود تھی اور ہر جیپ کو اس میں موجود افراد کو چیکنگ کے بعد آگے روانہ کیا جا رہا تھا۔ عمران نے بھی جیپ اس قطار کے آخر میں لے جا کر روک دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کی چیکنگ کا نمبر آیا تو عمران اور اس کے ساتھی جیپ سے نیچے اترے اور انہیں چیک پوسٹ کے ایک کمرے میں لے جایا گیا۔ وہاں میز کے پیچھے ایک یونیفارم پہنے

آفیسر موجود تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میرا نام شکلا ہے جناب۔ آپ کو تکلیف تو ہوئی لیکن یہ مجبوری ہے''...... شکلا نے بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ عمران نے جیب سے کاغذات نکال کر اس کے سامنے رکھ دیئے اور شکلا نے انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر جلدی سے ان پر مہریں لگائیں اور اٹھ کر مؤدبانہ انداز میں کاغذات واپس کر کے ایک بار پھر ان کی تکلیف پر معذرت کی۔

''ہمیں کنٹو پہاڑی جانا ہے۔ کون سا راستہ ہمیں اختیار کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا تو شکلا بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو آپ نے کالی ماتا دیوی کے مندر کو دیکھنا ہے۔ لیکن وہاں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ کو باہر سے ہی فوٹو گرافی کرنا ہو گی''...... شکلا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن ہم اسے دیکھنا ضرور چاہتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر آپ تشریف رکھیں۔ آپ سے تفصیلی بات ہو گی۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں''...... شکلا نے کہا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''یہ چونک پڑا ہے اس پہاڑی کا نام سن کر''...... صفدر نے

آہستہ سے کہا۔

''ادھر عام سیاح نہیں جاتے اور یہ علاقہ بہت دشوار گزار ہے۔ کئی سیاح اس علاقے میں چٹانوں سے گر کر ہلاک ہو چکے ہیں اور کئی پہاڑوں کے اندر ہی گم ہو گئے ہیں اس لئے اس علاقے میں جانے والے سیاحوں کی حفاظت کے لئے حکومت کافرستان نے خصوصی انتظامات کئے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کو تو پہلے سے ہی اس بارے میں معلومات حاصل ہیں''...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہیں میری عادت کا تو علم ہے کہ میں ٹارگٹ پر جانے سے پہلے معلومات حاصل کرتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے شکلا اندر داخل ہوا۔

''معذرت خواہ ہوں جناب۔ لیکن آپ کے بعد دو جیپیں تھیں۔ انہیں کلیئر کرنا ضروری تھا''...... شکلا نے کہا اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ صرف کالی ماتا دیوی کے مندر تک جانا چاہتے ہیں یا وہاں مادھو پل اور ایسے مزید انتہائی خطرناک علاقے بھی دیکھنا چاہتے ہیں''...... شکلا نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک پمفلٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''وہاں دیکھنے کی جو بھی چیزیں پائی جاتی ہیں وہ دیکھ لیں گے''...... عمران نے پمفلٹ کو کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس میں

مقامات کی تصاویر موجود تھیں اور ساتھ ہی ان کے بارے میں تفصیل درج تھی۔ یہ پمفلٹ ایکریمین، گریٹ لینڈ اور مقامی تینوں زبانوں میں تھا۔

''او کے۔ بہرحال آپ کو سرکاری گائیڈ ساتھ لے جانا ہوگا۔ یہ قانوناً ضروری ہے تاکہ آپ کی جانوں کا تحفظ کیا جا سکے۔ وہاں ازخود جانے والے بہت سے سیاح ہلاک ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے حکومت نے یہ پابندی لگا دی ہے اور دوسری پابندی یہ ہے کہ آپ کو شام ہونے سے پہلے واپس چیک پوسٹ پر پہنچنا ہوگا''۔ شکلا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ہمارے تحفظ کے لئے کیا جا رہا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو شکلا نے میز کی سائیڈ پر موجود کوئی بٹن پریس کیا تو دور گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر آ گیا۔

''موجو لال سے پوچھو کہ کنٹو پہاڑی اور کالی ماتا دیوی کے مندر تک جانے والا کوئی سپیشل گائیڈ موجود ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو پھر ایسے کسی گائیڈ کو کال کیا جائے''...... شکلا نے آنے والے سے کہا۔

''یس سر''...... آنے والے نے کہا اور واپس چلا گیا۔

''یہ پمفلٹ آپ رکھ لیں۔ اس سے آپ کو ان مقامات کے

بارے میں سمجھنے کا موقع مل جائے گا''...... شکلا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پمفلٹ کو تہہ کر کے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی آدمی جسے شکلا نے بلا کر گائیڈ کے بارے میں پیغام دیا تھا اندر داخل ہوا۔

''جناب۔ سپیشل گائیڈ چوگی موجود ہے''...... اس آدمی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بھیجو اسے یہاں''...... شکلا نے کہا تو وہ آدمی واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے عام سی شرٹ اور ایک پرانی سی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ سینے پر ایک سرکاری بیج لگا ہوا تھا۔ اس نے شکلا کو سلام کیا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''چوگی۔ یہ معزز سیاح کالی ماتا دیوی کا مندر اور دوسرے مقامات دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کو گائیڈ تم نے کرنا ہے اور ان کی حفاظت کا بھی خصوصی خیال رکھنا ہے''...... شکلا نے آنے والے آدمی جس کا نام چوگی لیا گیا تھا، سے مخاطب ہو کر ایکریمین لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ بے فکر رہیں سر۔ چوگی اپنا کام جانتا ہے''...... چوگی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پلیز۔ آپ اسے ساتھ لے جائیں اور اس کی خصوصی فیس جمع کرا کر رسید لے لیں اور پلیز شام ہونے سے پہلے آپ نے چیک پوسٹ پر واپسی کی رپورٹ کرنی ہے''...... شکلا نے اٹھتے ہوئے

کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم قوانین کی پابندی کریں گے''...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو عمران کے اٹھتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر شکلا سے مصافحہ کر کے وہ کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر انہوں نے فیس جمع کرائی اور رسید لے لی اور پھر سائیڈ پر موجود اپنی جیپ پر آ کر بیٹھ گئے۔ لیکن اب ترتیب بدل گئی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر گائیڈ چوگی اور عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔

''تم کب سے گائیڈ کا کام کر رہے ہو''...... عمران نے جیپ کو سٹارٹ کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''دس سالوں سے جناب''...... چوگی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا تمہارا تعلق اسی علاقے سے ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس سر۔ یہاں گائیڈ وہی بن سکتا ہے جو اس علاقے کا رہنے والا ہو''...... چوگی نے جواب دیا۔

''کتنا معاوضہ ملتا ہے تمہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''دس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے۔ اس کے علاوہ سیاحوں سے جو ٹپ مل جائے''...... چوگی نے جواب دیا۔

''ویسے اس کنٹو پہاڑی والے علاقے میں بہت کم سیاح آتے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ویسے زیادہ تر باچان اور ایکریمیا کے لوگ ادھر آتے ہیں اور وہ مہینے میں ایک بار بھی آ جائیں تو ہمارا گزارہ ہو جاتا ہے''...... چوگی نے جواب دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک کھلے مقام پر رک گئے۔ یہاں رکنے کے بارے میں بھی چوگی نے بتایا تھا۔

''آگے ہمیں پیدل جانا ہو گا جناب۔ راستہ کافی خطرناک ہے اس لئے آپ محتاط رہیں گے''...... چوگی نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ ہم ایسی ہی پہاڑیوں پر سفر کرنے کے عادی ہیں''...... عمران نے اس کے چہرے پر تشویش کے آثار دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب''...... چوگی نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ سب چوگی کی رہنمائی میں پیدل آگے بڑھنے لگے۔ علاقہ واقعی خاصا دشوار گزار اور خطرناک تھا لیکن ظاہر ہے یہ عام سیاحوں کے لئے ہو سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی تو ایسے علاقوں میں کام کرتے رہتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ خاصے محتاط تھے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ کسی بھی طرف سے اچانک ان پر فائر کھولا جا سکتا ہے۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ چوگی صاف ہے''...... صفدر نے فرنچ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ عام آدمی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر وہ مختلف چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے لیکن وہ جیسے ہی ایک راستے سے آگے بڑھنے لگے چوگی کے قدم یکلخت تیز ہو گئے۔ ابھی عمران اور اس کے ساتھی چوگی کی اس اچانک تیز رفتاری کی وجہ سمجھنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ یکلخت چوگی نے لمبی چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے قدموں کے نیچے موجود چٹانیں یکلخت درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر نیچے گریں اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی کسی گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ گہرائی کافی تھی اور اس کے ساتھ ہی اوپر سے چھوٹی بڑی چٹانیں بھی ان کے پیچھے نیچے گر رہی تھیں اور ظاہر ہے ان کے اوپر جیسے ہی یہ چٹانیں تہہ میں پہنچیں گی وہ ان چٹانوں کے نیچے پس کر رہ جائیں گے لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ تربیت یافتہ تھے اس لئے چند لمحوں بعد ہی وہ لاشعوری طور پر اپنے تحفظ کے لئے نیچے گرتے ہوئے ہی حرکت میں آ گئے اور ان کے جسم تیزی سے ہوا میں ہی گھومے اور انہوں نے کوشش کی کہ وہ اوپر سے گرنے والی چٹانوں کے نیچے سے ہٹ کر سائیڈ پر جا گریں اور چند لمحوں بعد ہی ان کے جسم سخت اور پتھریلی چٹانوں پر جا گرے اور انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کی تمام ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں اور ان کے ذہنوں پر

تاریکی نے مکمل غلبہ پا لیا ہو۔ عمران کے ذہن پر جس طرح تاریکی نے غلبہ پایا تھا اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کے جگنو سے چمکے اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑیں۔ اسی لمحے اسے اپنے قریب ہی کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھولیں تو چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر اسے دکھائی دینے لگ گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ ایک بڑی چٹان کے نیچے اس طرح پڑا ہوا ہے کہ اس کے آدھے سے زیادہ جسم پر چٹان موجود ہے لیکن چٹان کا یہ حصہ خاصا اونچا تھا جبکہ دوسرا حصہ زمین سے لگا ہوا تھا۔ شاید اس کی وجہ چٹان کی ساخت تھی۔ اس کا ایک حصہ موٹا اور دوسرا پتلا تھا اور جو موٹا حصہ تھا وہ زمین پر تھا جبکہ پتلا حصہ اوپر کو اٹھ گیا تھا جس کے نیچے عمران موجود تھا۔ عمران کے تھوڑے سے حصے پر پتھر اور چھوٹی چٹانیں موجود تھیں لیکن یہ بھی براہ راست اس کے جسم پر موجود نہیں تھیں بلکہ چٹان کے اوپر کی طرف کھڑے ہوئے حصے کے قریب پتھر ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ گو عمران نے نیچے گرتے ہوئے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو گھما کر نہ صرف سائیڈ پر کر لیا تھا بلکہ اس کے قدم خودبخود پیرا ٹروپنگ کے انداز میں زمین پر لگے تھے اور اس کی ہڈیاں زمین سے ٹکرا کر ٹوٹنے سے بچ گئی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود اسے اپنی حالت خاصی مخدوش محسوس ہو رہی

تھی۔ اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں اور دماغ میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے قریب سے کسی کے کراہنے کی ہلکی سی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ پھر اچانک اسے دور سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔

”یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب ان کی لاشیں باہر نکالنا ہوں گی تاکہ راج کالا مہاراج کو پیش کی جا سکیں“...... ایک ہلکی سی آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی لیکن بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

”میرے خیال میں انہیں باہر نکالنے کی بجائے یہیں پڑے رہنے دو۔ راج کالا ہم سے بڑا مہاراج ہے اس لئے خودبخود انہیں ان کی ہلاکت کا علم ہو جائے گا“...... ایک اور آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی تو عمران نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی۔ گو اس طرح اس کے جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز لہریں مزید بڑھ گئیں لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری اور آہستہ آہستہ اپنے جسم پر موجود پتھروں کو ہٹا کر وہ چٹان کے نیچے سے سرک کر باہر آ گیا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایسے بیٹھتے ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں جیسے یکلخت ختم ہو گئیں اور عمران نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کا جسم اس قدر گہرائی میں گرنے اور پھر چٹانوں اور پتھروں کے گرنے کے باوجود صحیح سلامت تھا۔ گو بظاہر اس کی وجہ وہ چٹان بنی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ اصل بات اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ درد

کی تیز لہریں اس کی کسی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے نہیں تھیں بلکہ اس کے لباس میں موجود اسلحہ کے دباؤ کی وجہ سے تھیں اور اس کے اٹھ کر بیٹھنے کی وجہ سے یہ دباؤ ختم ہو گیا تھا اور ساتھ ہی درد کی تیز لہریں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو کافی بلندی پر اسے اس کنویں نما کریک کا دہانہ نظر آیا لیکن اس وقت وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر کراہنے کی آواز سنی تو وہ تیزی سے اس طرف کو رینگا اور پھر اس نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد صفدر کو ایک چٹان کے نیچے سے نکال لیا۔ چٹان کا ایک سرا صفدر کے جسم پر موجود تھا جس کے دباؤ کی وجہ سے وہ مسلسل کراہ رہا تھا۔ عمران نے صفدر کو جھنجوڑنا شروع کر دیا۔

"کک۔ کک۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... چند لمحوں بعد صفدر نے رک رک کر کہا۔

"صفدر ہوش میں آؤ۔ ہم خطرے میں ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر کا شعور شاید خطرے کا لفظ سنتے ہی جاگ اٹھا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم کسی کنویں میں گرائے گئے ہیں۔ بہرحال اپنے آپ کو سنبھالو۔ ہمیں ابھی کیپٹن شکیل کو تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ میرے ساتھ ہی تھا ادھر بائیں ہاتھ پر"...... صفدر نے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران ادھر رینگ گیا اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد کنویں کی دیوار اور ایک چٹان کے

درمیان پھنسے ہوئے کیپٹن شکیل کو انہوں نے چیک کر لیا۔ عمران نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے کیپٹن شکیل کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کیپٹن شکیل کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر کیپٹن شکیل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ہوش میں آؤ کیپٹن شکیل۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"۔ عمران نے کہا تو صفدر کی طرح کیپٹن شکیل کا ذہن بھی خطرے کا لفظ سنتے ہی فوری طور پر بیدار ہو گیا اور عمران اور صفدر دونوں کے سہارا دینے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی پشت پر خون تھا۔ سامنے بھی خون تھا۔ سر میں بھی جگہ جگہ خون کے نشانات نظر آ رہے تھے۔ یہی حالت عمران اور صفدر کی بھی تھی لیکن وہ تینوں اس لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ اس قدر گہرائی میں اچانک گرنے اور پھر اوپر سے پتھروں اور چٹانوں کے ان پر گرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کی زندگیاں محفوظ رکھی تھیں بلکہ انہیں کوئی بڑی چوٹ بھی نہیں آئی تھی۔ پھر عمران اور صفدر سے مل کر کیپٹن شکیل نے اپنی دونوں ٹانگیں پتھروں سے باہر نکالیں اور پھر اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

"تم ہم دونوں سے زیادہ زخمی ہو کیپٹن شکیل۔ لیکن واقعی تمہاری

ہمت اور حوصلے کی داد دینی پڑتی ہے کہ تمہارے منہ سے سوائے ایک بار لاشعوری طور پر کراہنے کے مزید ایک کراہ تک نہیں نکلی"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ جوگی بھی کوئی طاقت تھی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ عام آدمی تھا۔ اصل میں جس دھوکہ فریب کی بات ہو رہی تھی وہ یہی تھا۔ ہمارے لئے باقاعدہ جال بچھایا گیا تھا اور شاید اسی لئے انہوں نے کسی شیطانی طاقت کو ہمارا رہنما بنانے کی بجائے عام آدمی کو گائیڈ بنایا اور ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گرے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہاں سے باہر کیسے نکلیں گے اور اس قدر بلندی پر یہ کنواں کیسے بن سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ قدرتی کریک ہے۔ انسانی ہاتھوں کی تراش نہیں ہے اس لئے ضروری نہیں کہ اس کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہمیں باقاعدہ سیڑھیاں بنانا پڑیں گی۔ یہاں چھوٹی بڑی چٹانوں اور چھوٹے بڑے پتھروں کا خاصا ڈھیر موجود ہے اس لئے ہم تینوں مل کر سیڑھیاں بنا کر ہی اوپر پہنچ سکتے ہیں ورنہ تو یہیں بھوکے پیاسے رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہم تیار ہیں لیکن بلندی کافی ہے اور درمیان میں اگر کوئی پتھر کھسک گیا تو جو پہلے نہیں ہوا تھا وہ اب ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ ایسے کاموں میں ہمت اور حوصلہ ہی آدمی کو فتح یاب کرتے ہیں۔ آؤ۔ بسم اللہ کر کے کام کا آغاز کریں۔ پھر کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تینوں نے باقاعدہ بسم اللہ پڑھ کر سیڑھیاں بنانا شروع کر دیں۔ پتھروں کے اوپر اور چٹانوں کو کنویں کی دیوار کے ساتھ رکھ کر وہ اوپر چڑھتے چلے گئے۔ پھر سب سے اوپر عمران اس کے بعد صفدر اور سب سے نیچے کیپٹن شکیل کھڑا تھا۔ کیپٹن شکیل نیچے سے عمران کے کہنے پر پتھر اٹھا کر صفدر کو دیتا اور صفدر آگے عمران کو پکڑا دیتا۔ اس طرح عمران اور صفدر ایک قدم اوپر اوپر ہو جاتے۔ پھر کیپٹن شکیل کو بھی اوپر چڑھ کر صفدر کو پتھر دینے پڑے۔ خاصا مشقت طلب کام تھا اور وہ زخمی بھی تھے اور بار بار پتھر کھسک بھی جاتے تھے لیکن وہ تینوں جنونیوں کے سے انداز میں اس کام میں ڈٹے ہوئے تھے اور آخرکار عمران ایسی جگہ پہنچ گیا کہ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کنویں کی منڈیر پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اوپر اٹھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران کنویں سے باہر پہنچ چکا تھا۔

"آؤ کیپٹن شکیل۔ اوپر آ جاؤ۔ تم پہلے باہر جاؤ"...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ تم جاؤ۔ میں آخر میں آؤں گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ البتہ وہ اوپر چڑھ آیا تھا۔

''ہاتھ دو مجھے''...... اسی لمحے اوپر سے عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ کنویں کی منڈیر سے جھانک رہا تھا اور اپنا ایک ہاتھ اس نے نیچے لٹکا رکھا تھا۔ صفدر نے اپنا ہاتھ اوپر کیا تو عمران نے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے صفدر باوجود کافی وزنی ہونے کے کسی غبارے کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ بھی کنویں سے باہر پہنچ چکا تھا۔ اب کیپٹن شکیل اوپر ہوا اور اس بار عمران اور صفدر دونوں نے مل کر اس کا ایک ایک ہاتھ پکڑا اور وہ ایک ہی جھٹکے سے کنویں سے باہر پہنچ گیا۔

''یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو واقعی انسانوں کو ہمت دینے والا ہے''۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل جو زمین پر لیٹے ہوئے تھے انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

''یہ چوگی ہمیں نیچے گرا کر کہاں گیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''کہیں رپورٹ دینے گیا ہو گا۔ ویسے ہمیں واپس جیپ تک پہنچنا ہو گا تاکہ کسی جگہ فرسٹ ایڈ حاصل کی جا سکے''...... صفدر نے کہا۔

''فوری طور پر فرسٹ ایڈ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مٹی اور دھول کی وجہ سے زخموں سے خون بہنا بند ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ میرے خیال میں چوگی آ رہا ہے۔ ادھر۔ ادھر دیکھو''...... کیپٹن شکیل نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ واقعی۔ لیکن یہ اکیلا کیوں آ رہا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تینوں اٹھ کر ایک بڑی چٹان کے پیچھے ہو گئے۔ چوگی بڑے اطمینان بھرے انداز میں کنویں کی طرف آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کنویں کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کنویں میں جھانکنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور چٹان کی اوٹ سے باہر آ گیا۔ چوگی ایک بار پھر اسی انداز میں کنویں میں جھانک رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''خبردار''...... عمران نے قریب جا کر کہا تو وہ اس تیزی سے مڑا کہ بوکھلائے ہوئے انداز میں زمین پر جا گرا۔

''بب۔ بب۔ بھوت۔ بھوت۔ بب۔ بھوت''۔ چوگی نے یکلخت گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

''خبردار۔ اب اگر بھوت پریت کا نام لیا تو گولی مار دوں گا''...... عمران نے اٹھتے ہوئے چوگی کی گردن پر پیر رکھتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ تم تو مر گئے تھے۔ تم۔ تم۔ بب۔ بت''۔

چوگی بھوت کہتے کہتے رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کا رخ اوپر کی طرف موڑ دیا اور چوگی کا پہلے سے ہی خوف سے بگڑا ہوا چہرہ آخری حد تک بگڑتا چلا گیا اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس ہٹا دیا تو چوگی کا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"بولو۔ کس کے کہنے پر تم نے ہمارے خلاف کام کیا ہے۔ بولو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ موتی رام بھگت کے کہنے پر"...... چوگی نے جواب دیا اور پھر عمران نے چند لمحوں بعد ہی ساری کارروائی کی تفصیل معلوم کر لی۔ یہ چار افراد کا گروپ تھا جن کا سربراہ کوئی سوٹو رام تھا اور یہ راج کالا کے نائب تھے۔

"تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ان کا خیال تھا کہ میں پجاریوں کی زبان نہیں جانتا لیکن میں جانتا تھا اس لئے میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں ورنہ مجھے تو اصل بات کا علم نہ ہوتا"۔ چوگی نے کہا اور اس طرح عمران کو معلوم ہو گیا کہ اس کنویں کا منہ سوٹو رام اور اس کے ساتھیوں نے اپنی کالی طاقتوں سے اس طرح بند کرایا تھا کہ دو تین آدمیوں کا وزن پڑتے ہی وہ نیچے جا گرتے جبکہ چوگی کو بتا دیا گیا تھا کہ جب وہ یہاں پہنچے تو تیز تیز قدم اٹھاتا

ہوا آگے بڑھے تاکہ جب یہ تینوں اس کے درمیان میں آئیں تو وہ آگے ہونے کی وجہ سے بچ جائے۔

"اب یہ چاروں آدمی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ادھر غار میں بیٹھے ہیں اور مہاراج راج کالا کا انتظار کر رہے ہیں۔ مہاراج کسی پریکالا کا جاپ کر رہے ہیں۔ یہ جاپ کرنے کے بعد وہ ہر طرح سے محفوظ ہو جائیں گے۔ پریکالا بہت بڑی طاقت ہے"...... چوگی اس طرح بول رہا تھا جیسے کسی اور کی زبان بول رہا ہو۔

"چلو اٹھو اور ہمیں وہاں لے چلو۔ جہاں یہ لوگ موجود ہیں"۔ عمران نے کہا تو چوگی دونوں ہاتھوں سے گردن مسلتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تینوں چوگی کی رہنمائی میں اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر سے چوگی یہاں آیا تھا۔

"تمہیں یہاں کیوں بھیجا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اب چونکہ ان کی طاقتیں واپس آ گئی ہیں اس لئے اب میں ان سے دور رہوں اور بھگت سوٹو رام نے مجھے یہاں کنویں کے پاس رہنے کا حکم دیا ہے اس لئے میں یہاں آ گیا تھا"...... چوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس پہاڑی پر وہ غار ہے جس میں بھگت اکٹھے ہیں"۔ عمران

نے پوچھا۔

”وہ سامنے جو تیر کی نوک جیسی پہاڑی نظر آ رہی ہے اس میں ایک بہت بڑا غار ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک میٹھے پانی کا چشمہ بھی ہے۔ وہیں یہ بھگت صاحبان موجود ہیں“...... چوگی نے جواب دیا اور پھر سوال و جواب کے دوران وہ چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار ٹھٹھک گئے کیونکہ انہوں نے اچانک ایک سائے کو چوگی پر جھپٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی چوگی کا جسم یکلخت ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ البتہ اس کی چیخ اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتی چلی گئی۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کارروائی سے ظاہر ہو گیا تھا کہ یہ بھگتوں کی کالی طاقتوں کا کام تھا اور اب ظاہر ہے یہ بات ان پر بھی عیاں ہو گئی تھی کہ وہ دھوکے فریب میں ناکام رہے ہیں اس لئے اب وہ اپنی کالی طاقتوں سمیت کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔

”عمران صاحب۔ ہمارے پاس آیت الکرسی اور معوذتین تحریر کی صورت میں موجود ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ شیطان اور کالی طاقتیں ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی“...... صفدر نے کہا۔

”اگر یہ ہمارے خلاف کچھ کر سکتیں تو اس چوگی کے ذریعے یہ کارروائی ہمارے ساتھ نہ کی جاتی لیکن ان کے اس طرح کھل کر سامنے آنے کا مطلب ہے کہ انہیں کسی نہ کسی انداز میں اعتماد دلایا

گیا ہے اس لئے ہمیں بہرحال چوکنا رہنا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ شیطانی طاقتیں ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کریں گی۔ وہ اچانک کوئی پل توڑ سکتی ہیں۔ کسی چٹان کو غائب کر سکتی ہیں تاکہ ہم بھی چوگی کی طرح کسی گہرائی میں جا گریں۔ اس طرح وہ ہمارے سامنے آئے بغیر اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے اس لئے ہمیں اب محتاط رہنا ہو گا لیکن ہمیں رکنا نہیں ہے۔ آؤ آگے بڑھیں“...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس تیر کی نوک جیسی پہاڑی کے سامنے پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی ان کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گئے کیونکہ وہاں واقعی چٹانیں اس انداز میں ٹوٹی ہوئی تھیں کہ جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس پہاڑی اور تیر کی نوک جیسی پہاڑی کے درمیان خاصا خلاء سا بن گیا تھا۔ اب تیر کی نوک جیسی پہاڑی تک عام حالات میں پہنچنا ناممکن تھا اور درمیانی فاصلہ بھی کافی تھا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں بھگتوں کو چھوڑ کر اس راج کالا پر ہاتھ ڈالنا چاہئے“...... اچانک صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم کہنا چاہتے ہو کہ یہ عقب سے ہم پر وار کر دیں“۔ عمران نے قدر سخت لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری عمران صاحب۔ میرا خیال ادھر نہیں گیا تھا''۔ صفدر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے مشین پسٹلز کی رینج میں یہ لوگ بہرحال ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''غار کے اندر ان کو ٹارگٹ نہیں بنایا جا سکتا۔ انہیں بہرحال باہر نکالنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کان پر ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے سوٹو رام کا نام پکارا کیونکہ چوگی اسے بتا چکا تھا کہ بھگتوں کے اس گروپ کا انچارج سوٹو رام ہے اس لئے اس نے سوٹو رام کا نام ہی پکارا تھا لیکن عمران کی پکار کا کوئی جواب نہ آیا۔

''باہر آ جاؤ سوٹو رام۔ ہم سے بات کرو ورنہ ہم غار کے اندر میزائل مار دیں گے''...... عمران نے ایک بار پھر پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد ایک آدمی پنڈتوں کا سا لباس پہنے غار سے نکل آیا۔ اس کا سر گنجا تھا لیکن سر کے درمیان بالوں کی گندھی ہوئی ایک چوٹی تھی۔

''سنو سوٹو رام۔ تم نے خواہ مخواہ بے گناہ چوگی کو ہلاک کیا ہے۔ بہرحال آخری بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اگر تم کالے جادو سے ہمیشہ کے لئے توبہ کر لو تو تمہیں اب بھی معافی دی جا سکتی ہے ورنہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا وہ حشر کیا جائے گا کہ دنیا دیکھے گی''۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

''ہمیں راج کالا مہاراج کے جاپ مکمل ہونے کا انتظار ہے۔ اس وقت تک ہم تم پر اپنی طاقتیں استعمال نہیں کر سکتے ورنہ ہمارے پاس ایسی طاقتیں ہیں کہ تم تینوں کی ذاتی روشنیاں بھی ان کا راستہ نہیں روک سکتیں۔ تمہارا عبرتناک حشر ہو گا''...... سوٹو رام نے بھی چیختے ہوئے اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''چوگی کی موت کا فیصلہ کس نے کیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے۔ وہ تمہیں اس راستے سے لا سکتا تھا جس سے تم ہم تک پہنچ سکتے تھے اس لئے میری طاقتوں نے اسے اٹھا کر گہرائیوں میں پھینک دیا''...... سوٹو رام نے اس بار بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم تو چلو نرک میں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تو سوٹو رام بے اختیار طنزیہ لہجے میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''تم نجانے کس خوش فہمی میں ہو۔ تمہارا اسلحہ ہمارے خلاف استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔ ہماری حفاظت ہماری طاقتیں کر رہی ہیں''۔ سوٹو رام نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''ابھی تمہاری یہ خوش فہمی دور ہو جائے گی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور گولیاں سیدھی سوٹو رام کی طرف بڑھیں لیکن جیسے ہی وہ سوٹو رام کے قریب پہنچیں یکلخت بائیں طرف کو مڑ کر چٹانوں سے ٹکرا کر نیچے گر پڑیں اور فضا سوٹو رام کے قہقہے سے گونج اٹھی لیکن اسی لمحے عمران نے اپنا ہاتھ

موڑا اور ٹریگر دبا دیا۔ اس بار گولیوں کا رخ سوٹو رام کی طرف ہونے کی بجائے دائیں ہاتھ پر موجود چٹان کی طرف تھا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ گولیاں سوٹو رام کی دائیں طرف جاتی ہوئیں پہلے کی طرح بائیں طرف کو مڑ گئیں اور اس کے ساتھ ہی سوٹو رام چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپتا ہوا لڑھک کر نیچے موجود گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی غار کے اردگرد رونے پیٹنے اور چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر خاموشی طاری ہوگئی۔ عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

''یہ کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر اور کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوٹو رام کی شیطانی طاقتوں کی حماقت۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ طاقتیں صرف سنگل ٹریک مائینڈ ہوتی ہیں جس طرف انہیں لگا دیا جائے یہ اسی طرف لگی رہتی ہیں۔ ان کے پاس اپنی قوت فیصلہ یا معاملات کو سمجھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کی قوت نہیں ہوتی اس لئے پہلی فائرنگ کا نتیجہ دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا کہ طاقتوں کا ڈیفنس ٹریک آنے والی گولیوں کو بائیں طرف دھکیل دینا ہے اس لئے میں نے ہاتھ کو دائیں طرف موڑ دیا اور طاقتوں نے وہی سنگل ٹریک استعمال کیا اور انہوں نے خود ہی گولیوں کا رخ بائیں طرف کو موڑ دیا اور نتیجہ یہ کہ گولیاں سیدھی سوٹو رام کے جسم میں اترتی

چلی گئیں اور وہ اپنی ہی شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگیا''۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''آپ نے عجیب انداز اختیار کیا ہے''...... صفدر اور کیپٹن شکیل نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''انسان اور شیطانی طاقتوں میں یہی فرق ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس سوٹو رام کے تین اور ساتھی بھی ہیں۔ وہ تو اب باہر نہیں نکلیں گے۔ ان کا کیا ہوگا''...... صفدر نے کہا۔

''انہیں بھی باہر آنا پڑے گا ورنہ میرے پاس چھوٹا لیکن طاقتور ہینڈ گرنیڈ موجود ہے۔ میں اسے غار کے اندر پھینک دوں گا''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن ظاہر ہے گرنیڈ کو شیطانی طاقتیں اندر نہ جانے دیں گی''۔ صفدر نے کہا۔

''تو ابھی تک تمہیں ان طاقتوں کا ٹریک سمجھ نہیں آیا۔ وہی کام اس گرنیڈ کے ساتھ ہوگا جو گولیوں کے ساتھ ہوا تھا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گرنیڈ نکال لیا۔ یہی وہ اسلحہ تھا جس نے کنویں میں گرنے کے بعد اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑائی تھیں۔

''باہر آؤ ورنہ میں غار کے اندر بم پھینک دوں گا۔ باہر آؤ''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران اور اس

کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ انہیں اب غار کے دہانے پر اچانک ایک بڑا سا پتھر رکھا نظر آنے لگا۔

"یہ پتھر طاقتوں کی مدد سے رکھوایا گیا ہے لیکن اب یہ الٹا پھنس گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اب طاقتیں گرنیڈ کا رخ نہیں موڑیں گی کیونکہ اب بظاہر ان بھگتوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور میرے پاس جو بم ہے وہ اس دہانے کے پتھر سمیت آدھی پہاڑی کو اڑا دے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانتوں سے گرنیڈ کی پن کھینچی اور دوسرے لمحے بازو کو پوری قوت سے گھما کر اس نے بم پہاڑی کی طرف پھینک دیا۔ گرنیڈ بندوق کی گولی کی طرح ہوا میں تیرتا ہوا ٹھیک اس پتھر سے جا ٹکرایا جو دہانے پر رکھا گیا تھا اور پھر ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار سا پھیل گیا۔ اس کے ساتھ ہی رونے پیٹنے اور چیخنے چلانے کی بے شمار آوازیں اس پہاڑ کی طرف سے آنے لگیں جو آہستہ آہستہ ڈوبتی چلی گئیں۔ گرد و غبار ہٹا تو عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ غار کا سامنے والا پورا حصہ غائب ہو چکا تھا اور غار میں انسانی لباسوں کے خون آلود چیتھڑے اور لاشوں کے ٹکڑے پڑے دور سے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ویسے بھی رونے پیٹنے کی آوازوں سے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ باقی تین بھگتوں کا بھی اکٹھے

ہی کریا کرم ہو گیا ہے کیونکہ شیطانی طاقتیں جس کے قابو میں ہوتی ہیں اس کی ہلاکت پر ایک بار ضرور روتی ہیں اور پھر واپس اس کے پاس چلی جاتی ہیں جس نے انہیں اس مرنے والے کو بخشا ہوتا ہے۔

"اب یہ راج کالا رہ گیا ہے۔ آؤ۔ اب اس کا خاتمہ کریں"۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر موجود غار میں راج کالا مہاراج فرش پر کالے ریچھ کی کھال بچھائے اس پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا خنجر تھا جبکہ سامنے بکری کا معصوم بچہ جس کا رنگ سیاہ تھا، پڑا ہوا تھا۔ اس بچے کی چاروں ٹانگیں ایک دوسرے کے ساتھ کر کے رسی سے باندھ دی گئی تھیں اس لئے وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی معصوم آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کا رنگ نمایاں تھا۔ شاید راج کالا کے چہرے پر موجود سفاکی اور اس کے ہاتھ میں موجود سیاہ خنجر نے معصوم جانور کو بھی یہ احساس دلا دیا تھا کہ اس کی جان خطرے میں ہے۔ راج کالا گزشتہ دو دنوں سے اس غار میں اسی انداز میں بیٹھا کالے جادو کی سب سے خطرناک طاقت پریکالا کو قابو کرنے کے لئے عمل میں مصروف تھا اور ان دو دنوں میں وہ

ایک سو نو بکری کے معصوم بچوں کو ذبح کر چکا تھا۔ ہر بار وہ نیا خنجر استعمال کرتا تھا اور ہر بار وہ بکری کے اس معصوم بچے کو خنجر سے ذبح کر کے اس کے گلے سے ابلنے والے خون کو پینا شروع کر دیتا تھا۔ جب وہ خون پی لیتا تو اس کی طاقتیں بکری کے مردہ بچے اور خنجر کو وہاں سے ہٹا دیتی تھیں۔ اس پورے عمل میں ایک سو دس بکری کے معصوم بچوں کا خون پینا ہوتا تھا اور وہ ایک سو نو کی گنتی پوری کر چکا تھا اور اب آخری ایک سو دسواں بکری کا بچہ اس کے سامنے بے بس اور لاچار پڑا ہوا تھا۔ راج کالا منہ ہی منہ میں مسلسل کچھ پڑھ رہا تھا اور پھر اچانک اس نے زور سے ایک چیخ ماری جس سے پورا غار گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ جھکا اور اس نے ایک ہی جھٹکے سے بکری کے بچے کی گردن کاٹ دی اور جھک کر اس کی گردن سے منہ لگا دیا اور پھر اس وقت تک اس نے سر نہ اٹھایا جب تک بکری کے بچے کی آنکھیں بے نور نہ ہو گئیں۔ اس کی باچھیں خون سے لتھڑی ہوئی تھیں۔ اس نے خون میں لتھڑا ہوا خنجر بھی پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد ہی بکری کا مردہ بچہ اور خون آلود خنجر غائب ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ پر لگا ہوا خون بھی اس طرح غائب ہو گیا جیسے کسی نے باقاعدہ رومال سے اس کا منہ صاف کر دیا ہو اور راج کالا نے ایک بار پھر بڑبڑانا شروع کیا ہی تھا کہ باہر سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو راج کالا بے اختیار چونک پڑا۔

"اگر طاقت ہے تو آ جائے اور اگر کوئی منش ہے تو دفع ہو جائے۔ ابھی میں جاپ میں مصروف ہوں"...... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کالوگ حاضری کی اجازت چاہتا ہے اور حاضری بھی ضروری ہے"...... کالوگ کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آ جاؤ"...... راج کالا نے کہا تو دھواں لہراتا ہوا غار میں داخل ہوا اور پھر راج کالا کے سامنے مجسم ہو کر وہ بیٹھ گیا اور پھر اس کا مٹکے جیسا سر زمین پر ٹک گیا۔

"جلدی بولو۔ کیا کہتے ہو۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ تم چونکہ مخبر طاقت ہو اس لئے میں نے تمہیں بلا لیا ہے لیکن جلدی بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... راج کالا نے چیختے ہوئے اور خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ آپ کے چاروں نائب ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی تمام طاقتیں ان کی حفاظت نہیں کر سکیں"...... کالوگ نے کہا۔

"میرے نائب۔ کون نائب"...... راج کالا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ان کا کوئی نائب ہی نہ ہو۔

"وہ پنڈت سوٹو رام اور اس کے تین بھگت ساتھی جنہیں آپ نے پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے مامور کیا تھا"...... کالوگ نے یاد دلانے کے انداز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ میں نے سوٹو رام کو ان کا بڑا بنایا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ میں تو جاپ میں مصروف تھا۔ مجھے تو کسی بات کا علم ہی نہیں۔ تفصیل سے بتاؤ"...... راج کالا نے کہا۔

"سوٹو رام اور اس کے تین بھگتوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے"...... کالوگ نے کہا تو راج کالا کا سیاہ چہرہ غصے کی شدت سے مزید سیاہ ہو گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ان کے پاس تو لاتعداد طاقتیں تھیں۔ وہ کالے جادو میں میرے نائب تھے۔ وہ کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں"۔ راج کالا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سوٹو رام اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہاڑی کنویں میں گرانے کا منصوبہ بنایا اور وہ اپنے منصوبے میں کامیاب بھی ہو گئے اور عمران اور اس کے دونوں ساتھی چٹانوں سمیت اس کنویں میں گر گئے اور اوپر سے سوٹو رام اور اس کی طاقتوں نے پتھروں کی بارش کر دی اور یہ فرض کر لیا کہ وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہیں اور سوٹو رام اور اس کے ساتھی آپ کے جاپ مکمل ہونے کے انتظار میں قریبی پہاڑی کے غار میں بیٹھ گئے لیکن ادھر عمران اور اس کے ساتھی زندہ تھے۔ وہ بے حد ذہین لوگ ہیں۔ انہوں نے اس گہرے کنویں سے باہر نکلنے کے لئے انہی پتھروں اور چٹانوں کو استعمال کیا اور عارضی سیڑھی بنا کر وہ باہر آ گئے۔ اسلحہ ان کے پاس تھا۔ اس دوران چوگی وہاں گیا تو اس

سے پوچھ گچھ کر کے اسے ساتھ لے کر وہ آ رہے تھے کہ سوٹو رام
کے حکم پر اس کی ایک طاقت نے اسے پہاڑی سے نیچے گہرائی میں
گرا کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ لوگ اس پہاڑی غار کے
سامنے پہنچ گئے جس غار میں سوٹو رام اور اس کے ساتھی موجود تھے۔
سوٹو رام نے مزید تحفظ کے لئے اپنی طاقتوں کے ذریعے درمیان
میں موجود پہاڑی کو گرا دیا تھا اور اس طرح وہ لوگ غار تک نہ پہنچ
سکتے تھے۔ انہوں نے آواز دے کر سوٹو رام کو غار سے باہر بلایا۔
سوٹو رام اپنی طاقتوں سمیت باہر آ گیا تو عمران نے مشین پسٹل
چلانے کی دھمکی دی جسے سوٹو رام نے مسترد کر دیا کیونکہ اس کی
طاقتیں اس کے ساتھ تھیں اور اس نے طاقتوں کو حکم دے دیا تھا کہ
وہ جو گولی آئے اسے اس سے دور کر دیا جائے۔ چنانچہ عمران نے
فائرنگ کی تو طاقتوں نے اس کی چلائی ہوئی گولیوں کو بائیں طرف
کر دیا اور گولیاں چٹانوں سے ٹکرا کر گر گئیں لیکن عمران چالاک اور
ذہین آدمی ہے۔ اس نے دوسری بار فائرنگ براہ راست سوٹو رام پر
کرنے کی بجائے دائیں طرف کر دی اور طاقتوں نے پہلے کی طرح
گولیوں کو بائیں طرف موڑ دیا۔ بائیں طرف سوٹو رام موجود تھا اور
گولیاں اس کے جسم میں اتر گئیں اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس پر سوٹو
رام کے ساتھیوں نے فائرنگ سے بچنے کے لئے اپنی طاقتوں کو حکم
دیا کہ غار کے دہانے پر بڑی سی چٹان رکھ دیں اور پھر چٹان دہانے
پر رکھ دی گئی لیکن عمران کے پاس انتہائی طاقتور بم تھا۔ اس نے

اس چٹان پر بم مار دیا اور چٹان تو چٹان اس غار کے سامنے کا پورا
حصہ اڑ گیا اور اندر موجود تینوں بھگتوں کے بھی ٹکڑے اڑ گئے''۔
کالوگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''طاقتوں نے کیا کیا''...... راج کالا نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

''پہلے طاقتوں کو گولیوں کا رخ موڑنے کا حکم دیا تھا اور انہوں
نے ایسا کیا بھی لیکن عمران نے الٹا چکر چلا کر سوٹو رام کو ہلاک کر
دیا جبکہ تینوں بھگتوں نے غار کا منہ چٹان سے بند کر کے یہ سمجھا کہ
وہ محفوظ ہو گئے ہیں اس لئے انہوں نے طاقتوں کوئی حکم ہی نہ دیا
تھا''...... کالوگ نے جواب دیا۔

''اب یہ لوگ کہاں ہیں''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد
راج کالا نے کہا۔

''وہ آپ کی طرف آ رہے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ آپ
یہاں ہیں''...... کالوگ نے جواب دیا۔

''تم یہاں آئے ہو۔ تم نے سب کچھ دیکھ رکھا ہے۔ مادھو پل
بھی میں نے گرا دیا ہے اور یہ کنٹو پہاڑی کی ساخت ایسی ہے کہ
اس غار پر کوئی طاقتور پرندہ یا کوئی طاقت تو پہنچ سکتی ہے۔ یہ لوگ
کسی صورت یہاں تک نہیں پہنچ سکتے اور میرے جاپ میں صرف دو
روز رہ گئے ہیں۔ جب یہ جاپ مکمل ہو جائے گا تو پریکالا کی
زبردست طاقت میری ماتحت ہو جائے گی۔ یہ ایسی طاقت ہے جو

ایسی روشنی کی بھی پرواہ نہیں کرتی۔ یہ براہ راست شیطان کے دربار کی طاقت ہے۔ پھر نہ صرف یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے بلکہ پوری دنیا پر کالے جادو کا قبضہ ہو جائے گا اس لئے جاؤ اور جا کر مادھو پل پر رہ کر تماشہ دیکھو۔ جاؤ اور مجھے اپنا جاپ مکمل کرنے دو''...... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا۔

''مہاراج۔کلجگ آپ کے پاس ہے۔ اس کی حفاظت کریں۔ یہ ان لوگوں کے ہاتھ نہیں لگنی چاہئے''...... کالوگ نے کہا۔

''مجھے مت سمجھاؤ۔ میں نے پہلی بار تمہیں معاف کر دیا ہے۔ آئندہ جلا کر راکھ کر دوں گا۔ جاؤ''...... راج کالا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو کالوگ نے اپنا مٹکے جیسا سر زمین پر رکھا اور پھر وہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر غار سے باہر چلا گیا تو راج کالا دوبارہ اپنے جاپ میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کنٹو پہاڑی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گو چوگی ان کے ساتھ نہ تھا لیکن عمران نے اپنی عادت کے مطابق یہاں آنے سے پہلے ہی اس سارے علاقے کے بارے میں نہ صرف تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں بلکہ باقاعدہ نقشہ بنا کر اس نے اس پر کافی دیر تک غور بھی کیا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اس کنٹو پہاڑی تک پہنچ جائے گا جہاں راج کالا موجود ہے اور اس کے خاتمے کے بعد جب کلجگ اس کے ہاتھ لگ جائے گی تو پھر طویل عرصہ کے لئے کالے جادو کے اثرات سے لوگ بچے رہیں گے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں پہاڑیوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا اور وہاں ایسے آثار موجود تھے جیسے یہاں پہلے پل تھا جسے حال ہی میں توڑ دیا گیا ہے۔ اس پل کی دوسری طرف تیر کی طرح سیدھی اور سلیٹ کی

طرح صاف کنٹو پہاڑی نظر آ رہی تھی جس کی چوٹی پر وہ غار تھا جس میں راج کالا موجود تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ پل تو باقاعدہ توڑا گیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ نظر آ رہا ہے لیکن ہم نے بہرحال دوسری طرف پہنچنا ہے اس لئے آؤ نیچے اترتے ہیں۔ لازماً کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے اترتے چلے گئے لیکن یہ ڈھلوان اس قدر خطرناک تھی کہ انہیں ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑ رہا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ شام ہونے سے پہلے وہ دوسری طرف جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیں گے لیکن انہیں مسلسل نیچے اترتے ہوئے اس قدر وقت لگ گیا کہ دوپہر سے شام ہو گئی اور انہیں معلوم تھا کہ یہاں گہرائی میں رات بھی فوراً ہی آ جائے گی۔

''ہمیں کوئی غار تلاش کرنا ہو گا۔ اب ہم آگے نہیں بڑھ سکتے''۔ عمران نے کہا لیکن باوجود کوشش کے وہ کہیں کوئی ایسا غار تلاش نہ کر سکے جس میں وہ اطمینان سے رات گزار سکیں اور پھر جب رات گہری ہونے لگی تو عمران بھی گھبرا گیا کیونکہ ان کے پاس واقعی روشنی کا کوئی اور ذریعہ موجود نہ تھا اور اب تو انہیں قریب کی چٹان بھی نظر نہ آ رہی تھی۔

''اب ہمیں یہیں چٹان پر بیٹھ کر ہی رات گزارنی ہو گی''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب روشنی''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

''روشنی کہاں ہے''...... عمران نے چونک کر کہا تو صفدر بھی چونک پڑا اور پھر انہوں نے کیپٹن شکیل کی طرح آگے گردن کر کے جھکائی تو انہیں گہرائی میں واقعی روشنی نظر آنے لگی۔

''لیکن یہ روشنی تو بہت دور ہے۔ ہم وہاں تک رات کو نہیں پہنچ سکتے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی پنڈت ہے جو اس قدر گہرائی میں کسی غار میں بیٹھا جاپ میں مصروف ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ راج کالا ہو''...... صفدر نے کہا۔

''وہ تو پہاڑ کی چوٹی پر موجود غار میں بتایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کسی فریب کا حصہ ہو۔ ہم سمجھیں اوپر ہے اور وہ یہاں گہرائی میں ہو''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی اب تو وہاں تک پہنچنا پڑے گا۔ اس قدر گہرائی میں کون ہو سکتا ہے۔ یقیناً یہی مسئلہ ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر انہوں نے آہستہ آہستہ نیچے کھسکنا شروع کر دیا۔ اب چونکہ ان کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں اس لئے انہیں پہلے جیسی مشکل پیش نہ آ رہی تھی لیکن پھر بھی اندھیرے کی وجہ سے وہ خاصے محتاط تھے اور ان کی رفتار پہلے سے بھی کم ہو گئی تھی۔ مزید

تقریباً تین گھنٹوں تک ڈھلوان اترنے کے بعد آخر کار وہ تہہ تک پہنچ گئے اور پھر وہ آسانی سے پیدل چل کر اس بیلٹ کو کراس کر کے کنٹو پہاڑی تک پہنچ گئے۔ اب انہیں اوپر چڑھنا تھا۔ البتہ جو روشنی نظر آ رہی تھی وہ اب خاصی تیز ہو گئی تھی۔ وہ تھوڑا سا ہٹ کر نظر آ رہی تھی اور عمران اس روشنی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیب میں موجود مشین پسٹل پر اس کا ہاتھ تھا۔ یہی پوزیشن صفدر اور کیپٹن شکیل کی تھی۔ وہ تینوں اس انداز میں چل رہے تھے جیسے اپنے سائے سے بھی ہوشیار ہوں۔ تھوڑی سی چڑھائی چڑھنے کے بعد وہ اس غار کے دہانے پر پہنچ گئے جس میں روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے مزید اوپر قدم بڑھایا اور پھر جیسے ہی وہ غار میں دیکھنے کے قابل ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ غار میں ایک بوڑھا آدمی کھانا کھانے میں مصروف تھا۔ اس کا لباس مقامی تھا لیکن سر پر باقاعدہ پگڑی تھی۔

''یہ کیا کوئی فریب ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اسے اوپر آنے کا کہا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اوپر چڑھ آئے اور ان دونوں کا بھی وہی حال ہوا جو پہلے عمران کا ہوا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑے غار میں موجود اس آدمی کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے یہ نظارہ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ واقعی مسلمان ہو گا''...... صفدر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''یہی تو سمجھ نہیں آ رہی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک قدم چڑھ کر غار کے دہانے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہو گئے۔ غار کے ایک کونے میں طاق بنا ہوا تھا جس میں چراغ جل رہا تھا۔ ایک طرف مٹی کا ایک گھڑا اور مٹی کا ایک پیالہ بھی موجود تھا۔

''آؤ۔ آؤ۔ خوش آمدید''...... اس بوڑھے آدمی نے غار کے دہانے کی طرف منہ کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

''السلام علیکم''...... عمران نے مزید آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آؤ کھانا کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا کھانے میں''...... اس بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ ہمارے پاس غذا کے بند ڈبے موجود تھے۔ ہم نے کھانا کھا لیا ہے۔ آپ کون ہیں اور یہاں کیوں موجود ہیں''۔ عمران نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

''اچھا بیٹھو۔ پھر باتیں ہوں گی۔ میں نے بھی کھانا ختم کر لیا ہے''...... بزرگ نے کہا اور کھانے کے برتن ایک طرف کر کے اس نے پیالہ اٹھایا اور اس میں موجود پانی سے اپنے ہاتھ صاف کئے اور پھر پیالہ واپس رکھ دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی فرش پر موجود چادر

پر بیٹھ گئے تھے۔

’’میرا نام مبارک احمد ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ کوشش کرتا ہوں کہ اس کی عبادت کا حق ادا کر سکوں‘‘۔ بزرگ نے بڑے رسان بھرے لہجے میں کہا۔

’’لیکن یہاں ویران غار میں آپ کی موجودگی کافی حیرت انگیز ہے‘‘...... عمران نے گول مول سے لہجے میں کہا تو مبارک احمد بے اختیار مسکرا دیئے۔

’’تم میں سے علی عمران کون ہے‘‘...... مبارک احمد نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

’’میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل‘‘...... عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

’’میری رہائش کافرستان کے شہر کان پور میں ہے۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے مجھے حکم ملا کہ میں یہاں پہنچوں کیونکہ کالے جادو کے بڑے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ رہا ہے اور میں نے ان کی مدد کرنی ہے۔ چنانچہ میں ایک ہفتہ سے یہاں موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یہاں مجھے پانی اور کھانے پینے کی چیزیں پہنچا دیتے ہیں۔ مجھے تمہارا انتظار تھا۔ شکر ہے کہ آج تمہاری بروقت آمد ہو گئی ہے‘‘۔ مبارک احمد نے کہا۔

’’کس نے آپ کو حکم دیا ہے اور آپ نے بروقت آمد کے الفاظ کیوں استعمال کئے ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’حکم تو مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے دیا ہے جن کے تم لاڈلے ہو۔ وہ تمہارے نخرے جس طرح اٹھاتے ہیں ہم سب ہی دل ہی دل میں حیران ہوتے تھے لیکن آج تم نے جس ذہانت سے کام لیتے ہوئے سوٹو رام اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے اس سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم واقعی قدر کئے جانے کے لائق ہو اور جہاں تک تمہاری بات کا تعلق ہے کہ میں نے تمہاری آمد کو بروقت کیوں کہا ہے تو تمہیں یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ کالے جادو کی سب سے بڑی انسانی طاقت راج کالا اس وقت اس کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر ایک محفوظ غار میں کالے جادو کی غیر انسانی طاقت پریکالا کو قابو کرنے کے لئے جاپ میں مصروف ہے۔ جاپ کے دوران وہ بکری کے بچوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے ان کا تازہ خون پیتا ہے اور وہ اب تک اس معاملے میں ایک سو دس بکری کے بچوں کا خون پی چکا ہے۔ اب اس کے جاپ کا آخری مرحلہ ہے اور اس نے اس مرحلے میں بکری کے بچے نہیں بلکہ ایک انسانی بچے کا خون پینا ہے۔ انسانی بچے کا خون پیتے ہی اس کا جاپ مکمل ہو جائے گا اور پریکالا نام کی شیطانی دربار کی انتہائی باقوت طاقت اس کے تابع ہو جائے گی اور وہ اس کی مدد سے پوری دنیا پر کالے جادو کا اندھیرا پھیلا دے گا اور ہزاروں لاکھوں معصوم اور بے گناہ لوگ اس کالے

جادو کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے کیونکہ کالے جادو کی یہ خصوصیت ہے کہ اگر یہ شکار کو نشانہ نہ بنا سکے تو پھر الٹا جادو کرنے والے کو ختم کر دیا جاتا ہے اس لئے کالا جادو کرنے والے اس معاملے میں بے حد محتاط رہتے ہیں اور تم بروقت پہنچے ہو اس لئے کہ تم انسانی بچے کو بچانے کی کوشش کر سکتے ہو''...... مبارک احمد نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ راج کالا اس قدر سفاک ہے کہ کالے جادو کے لئے انسانی بچے کا خون پیئے گا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہ گندگی اور خون کا جادو ہے اسی لئے تو اسے کالا جادو کہا جاتا ہے۔ یہ تو شیطان کی ایک بڑی طاقت کو قابو کرنے کے لئے سب کچھ کیا جا رہا ہے ورنہ پاکیشیا اور کافرستان میں کالے جادو کے چھوٹے چھوٹے عامل معصوم بچوں کو ہلاک کرا کر ان کے جسم سے تازہ خون نکال کر منگواتے ہیں اور لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے لئے انتہائی سفاکی اور بربریت کا ایسا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اللہ پناہ دے''...... مبارک احمد نے جواب دیا۔

''آپ چاہتے ہیں کہ ہم اس انسانی بچے کو بچائیں۔ مگر ہم اس بچے کو کس طرح بچا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات غور سے سن لو کیونکہ پھر میری اور تمہاری ملاقات نہیں ہو گی۔ تمہیں اس پہاڑی پر چڑھنا ہو گا۔ بظاہر یہ پہاڑی

سلیٹ کی طرح صاف ہے اور تیر کی طرح سیدھی ہے لیکن اس کے باوجود اس پر چڑھنے کا ایک طریقہ ہے جس کے لئے تمہیں اپنی ذہانت استعمال کرنا ہو گی''...... مبارک احمد نے کہا۔

''ہمارے پاس کوہ پیمائی کا سامان تو نہیں ہے اور نہ ہمیں ایسا خیال تھا کہ ایسا سامان ساتھ رکھیں''...... عمران نے کہا۔

''کوہ پیمائی بھی پہاڑ پر چڑھنے کا ایک طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی اور طریقے ہو سکتے ہیں''...... مبارک احمد نے کہا۔

''آپ بتا دیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''مجھے حقیقتاً معلوم نہیں ہے۔ مجھے جو بتایا گیا ہے وہ میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ سوچنا تمہارا اپنا کام ہو گا۔ بہرحال جب تم اس غار کے قریب پہنچو گے تو وہاں راج کالا کی شیطانی طاقتوں کا پہرہ ہے اور باوجود تمہاری ذاتی روشنی کے یہ شیطانی طاقتیں تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں کیونکہ انہیں براہ راست تمہارے قریب آنے یا تم سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اوپر سے چٹانیں کھسکا کر تمہیں نیچے گرا سکتی ہیں اور جس وقت تم وہاں پہنچو گے تو غار کے اندر سے تمہیں اس انسانی بچے کے رونے اور اس راج کالا کے فاخرانہ قہقہوں کی آوازیں بخوبی سنائی دیں گی۔ یہی وقت ہو گا کہ تم اس انسانی بچے کو بچا لو۔ اس کے بعد اس راج کالا کو ہلاک کرنے کی کارروائی کرنا تمہارا اپنا کام ہوگا۔ بہرحال تم نے کالا راج کو بھی اسی طرح ہلاک کرنا ہے جس طرح تم نے اپنی ذہانت سے اس کے

چار نائبین کو ہلاک کیا ہے“...... مبارک احمد نے کہا۔

”آپ اشاروں میں باتیں کر رہے ہیں۔ کیا آپ کھل کر بات نہیں کر سکتے“...... عمران نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اسے اس لئے مبارک احمد کی باتیں پسند نہ آئی تھیں کہ وہ گول مول انداز میں بات کر رہے تھے۔

”مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے وہ میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ میں تو انتہائی عاجز سا بندہ ہوں۔ میں کیا ہوں اور میری اوقات کیا ہے یہ میں ہی جانتا ہوں“...... مبارک احمد نے کہا۔

”میں معذرت خواہ ہوں جناب۔ اپنی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں“...... عمران کو مبارک احمد کی بات سن کر خاصی شرمندگی ہوئی تھی۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں بتا رہا تھا کہ تم رات یہاں گزارو۔ یہاں رات کو کافی سردی ہو جاتی ہے اور تمہارا لباس اس سردی کے لئے مناسب نہیں ہے۔ البتہ یہاں لحاف موجود ہیں۔ صاف ستھرے ہیں اور تازہ دھوئے ہوئے ہیں اس لئے تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ صبح تم یہاں سے روانہ ہو سکتے ہو اور یہ سن لو کہ ٹھیک بارہ بجے راج کالا کا جاپ مکمل ہو جائے گا اور پھر وہ انسانی بچے کا خون پی کر پریکالا کو اپنے تابع کر لے گا اور دوسری بات یہ سن لو کہ جس غار میں راج کالا بیٹھا جاپ کر رہا تھا اس کا دہانہ اس نے اس انداز میں بند کر دیا ہے کہ تم اس پر ایٹم بم بھی

مارو تو وہ کھل نہیں سکے گا اور بظاہر اس غار میں داخل ہونے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے لیکن ضرورت پڑنے پر راستہ بنایا جا سکتا ہے اور کسی اور راستے سے غار میں جاتے ہوئے کوئی تمہارا راستہ نہ روک سکے گا اور اس وقت کوئی طاقت بھی راج کالا کے ساتھ موجود نہیں ہو گی کیونکہ غار کے دہانے کی بندش اس انداز میں کی گئی ہے کہ طاقتوں کا داخلہ بھی بند ہو گیا ہے“...... مبارک احمد نے کہا۔

”دہانہ کس چیز سے بند کیا گیا ہے۔ کسی چٹان سے یا کسی اور چیز سے“...... عمران نے پوچھا۔

”طاقتوں کی بنائی ہوئی خصوصی چٹان ہے“...... مبارک احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ غار کہاں ہے“...... عمران نے قدرے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

”اسے تلاش کرنا تمہارا کام ہے اور اس انسانی بچے کو اگر بچانے میں تم کامیاب ہو گئے تو اسے بھی ساتھ لے آنا۔ قریب ہی ایک قبیلے میں اس کے ماں باپ موجود ہیں“...... مبارک احمد نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ دعا ضرور کر دیں“...... عمران نے کہا۔

”تم نیک مقصد کے لئے خلق خدا کو شیطان سے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تم پر مہربان ہو گا۔ اب تم سو جاؤ۔ تم نے صبح اٹھنا ہے“...... مبارک احمد نے کہا تو عمران کو یوں محسوس

ہوا جیسے مبارک احمد نے انہیں سونے کی بجائے ان کے دماغ کو سونے کا حکم دیا ہو اور ان کے ذہنوں پر بے اختیار غنودگی چھانے لگ گئی تو عمران کے کہنے پر صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک طرف پڑے ہوئے لحاف اٹھائے اور انہیں اپنے اوپر ڈال لیا۔ اس کے بعد ان کے ذہن یکلخت نیند میں ڈوبتے چلے گئے۔

کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر موجود غار میں راج کالا اپنے مخصوص لباس میں زمین پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا پریکالا کو اپنے زیر کرنے کا جاپ اب آخری مرحلے میں داخل ہو چکا تھا۔ اس دوران وہ بکری کے ایک سو دس معصوم بچوں کا تازہ خون پی چکا تھا اور اب آخری مرحلے میں اسے ایک انسانی بچے کا خون پینا تھا۔ اس کے بعد پریکالا جیسی زبردست شیطانی قوت ہمیشہ کے لئے اس کے تابع ہو جاتی اور پھر نہ صرف کالے جادو پر منڈلانے والا خطرہ دور ہو جاتا بلکہ وہ ان پاکیشیائیوں کو بھی جنہوں نے اس کے چار نائب ہلاک کر دیئے تھے اور جو اسے ہلاک کرنے کے لئے اس غار کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے، ہلاک کرا سکتا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کا حساب کتاب غلط ہو جائے اور یہ لوگ جاپ مکمل ہونے سے پہلے

غار میں داخل ہو کر اسے ہلاک کر دیں یا پریکالا کے جاپ میں
مداخلت کر کے اس کی ساری محنت ضائع کر دیں اس لئے اس نے
سوچا کہ وہ غار کے دہانے کو اس انداز میں بند کر دے کہ وہ لوگ
کسی صورت پہچان ہی نہ سکیں کہ یہاں کوئی غار ہے۔ اس نے منہ
ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر مارا تو
دہانے سے ایک جوان عورت اندر داخل ہوئی۔ اس نے جسم پر
گہرے سیاہ رنگ کے بالوں سے بنا ہوا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی
آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔ جسمانی طور پر وہ خاصی لحیم شحیم
عورت تھی۔ رنگت توے سے بھی زیادہ سیاہ تھی۔

''آؤ۔ آؤ کالی سندرتا آؤ''...... راج کالا نے اس کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم خطرے میں ہو مہاراج۔ شدید خطرے میں ہو''...... آنے
والی عورت نے بھاری آواز میں چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ مجھے راج کالا کو تم بتا رہی ہو۔ بیٹھو۔ میں
تمہیں پسند کرتا ہوں اس لئے معاف کر رہا ہوں ورنہ اب تک تم
اپنی تمام طاقتوں سمیت فنا کر دی جاتی''...... راج کالا نے بڑے
طنزیہ لہجے میں کہا۔

''شما چاہتی ہوں مہاراج۔ لیکن یہ بات میں نے تمہارے
فائدے کے لئے کی تھی''...... کالی سندرتا نے راج کالا کے سامنے
دوزانو ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فنا نہیں کیا۔ تمہیں
معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے''...... راج کالا نے کہا۔

''نہیں مہاراج''...... کالی سندرتا نے مختصر انداز میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم نہیں ہے کہ کالے جادو پر کس قدر خوفناک
خطرات امنڈ آئے ہیں۔ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکزی آدمی کالو
کاریگر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح یہاں کافرستان میں میرے
سب سے طاقتور چار نائب بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور کالوگ
نے مجھے بتایا ہے کہ تین پاکیشیائی جو روشنی کے لوگ ہیں کنٹو پہاڑی
کے اس غار میں آنے اور مجھ پر حملہ کرنے کے لئے چل پڑے ہیں
اور یہ بھی تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں یہاں پریکالا کا جاپ کر رہا
ہوں اور یہ جاپ آج مکمل ہو جائے گا۔ آج دوپہر بارہ بجے۔ اس
کے بعد کالے جادو پر منڈلانے والا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو
جائے گا۔ کالا جادو اس قدر طاقتور ہو جائے گا کہ پھر وہ ایسے روشنی
والے لوگوں کا خود خاتمہ کر سکے گا''...... راج کالا نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔

''مجھے بھی کالوگ نے یہ سب بتایا تھا مہاراج لیکن میرے لئے
کیا حکم ہے مہاراج۔ مجھے تمہارے حکم کی تعمیل کر کے سکون ملتا
ہے''...... کالی سندرتا نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہونا بھی چاہئے۔ سنو۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا

ہے کہ تم اس غار کے دہانے کو اس انداز میں بند کر دو کہ پاکیشیائی دشمن لاکھ سر مارتے پھریں انہیں اس دہانے کا علم نہ ہو سکے اور اگر ہو بھی جائے تو وہ اسے کسی صورت بھی بم وغیرہ سے توڑ نہ سکیں''...... راج کالا نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ لیکن جب تم جاپ مکمل کر لو گے تو پھر تم خود باہر کیسے جاؤ گے کیونکہ یہ دہانہ بند کرنے کے بعد دوبارہ کسی صورت کھل ہی نہ سکے گا۔ پریکالا کی قوت بھی اس کو کھول نہیں سکے گی''...... کالی سندرتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم پریکالا کی قوت کو کیا سمجھتی ہو۔ وہ ایک لمحے میں اس پوری پہاڑی کو الٹ کر رکھ دے۔ تم فکر مت کرو۔ بس میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے جاپ کے آخری مرحلے میں کوئی انسان اس غار میں داخل نہ ہو سکے''...... راج کالا نے کہا۔

''یہی بات تو میں کہہ رہی ہوں مہاراج۔ دہانہ بند ہو جانے کے بعد طاقتوں کو اندر آنے یا باہر جانے سے کوئی روک نہ سکے گا لیکن کوئی انسان اندر نہ آ سکے گا اور نہ ہی اندر سے باہر جا سکے گا''...... کالی سندرتا نے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو''...... راج کالا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مہاراج۔ جاپ مکمل کرنے پر تمہیں ایک انسانی بچے کی گردن کاٹ کر اس کا خون پینا ہو گا۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا''...... کالی

سندرتا نے کہا۔

''ہاں پھر''...... راج کالا نے چونک کر کہا۔

''دہانہ بند ہونے کے بعد انسانی بچہ کس راستے سے اندر آئے گا اور اگر تم نے انسانی بچے کا خون نہ پیا تو تمہارا جاپ مکمل نہ ہو سکے گا اور اگر جاپ مکمل نہ ہوا تو پھر تم خود مہاراج ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہو سکتا ہے''...... کالی سندرتا نے کہا تو راج کالا بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ تم نے یہ بات یاد دلا کر مجھ پر احسان کیا ہے کالی سندرتا۔ اوہ۔ اوہ۔ واقعی اگر دہانہ بند ہو جاتا اور عین موقع پر انسانی بچہ نہ لایا جا سکتا تو پھر کیا ہوتا۔ اوہ۔ اوہ۔ بہت برا ہوتا۔ تمہیں اس کا انعام دیا جائے گا کالی سندرتا۔ بولو۔ کیا انعام چاہتی ہو''...... راج کالا نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے اپنا نائب بنا لو اور ایک ہزر چھوٹی کالی طاقتوں کی بھینٹ دے دو''...... کالی سندرتا نے کہا۔

''منظور ہے۔ اس جاپ کے مکمل ہونے کے بعد پریکالا میرا نائب اول ہو گا جبکہ تم کالی سندرتا میری نائب دوم ہو گی اور جا کر اپنی مرضی سے ایک ہزار کالی طاقتوں کی بھینٹ لے لو''...... راج کالا نے کہا تو کالی سندرتا نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کو پرنام کیا اور پھر اٹھ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی دہانے سے باہر نکل گئی۔ راج

کالا کو معلوم تھا کہ اب وہ ایک ہزار کالی طاقتوں کی بھینٹ لے کر
ہی واپس آئے گی۔ اس نے ایک بار پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا
اور اپنا بایاں ہاتھ ایک بار پھر زور سے زمین پر مارا تو دہانے سے
ایک مقامی اندر داخل ہوا۔

''مہاراج کی جے۔ مادھو حاضر ہے''...... آنے والے نے
قریب آ کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کرتے ہوئے کہا۔

''مادھو۔ ہمارے جاپ کے لئے ایک انسانی بچہ بھینٹ کے لئے
چاہئے۔ ابھی اور اسی وقت''...... راج کالا نے کہا۔

''ابھی لیجئے مہاراج''...... مادھو نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ
جوڑتے ہوئے کہا۔

''تمہیں شرائط تو معلوم ہیں۔ ماں باپ کا اکلوتا بچہ ہو۔ آٹھ ماہ
سے زیادہ عمر کا نہ ہو اور پوری طرح صحت مند ہو''...... راج کالا
نے خود ہی شرائط بتاتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے مہاراج۔ میں نے پہلے ہی ایک بچہ تلاش کر
رکھا ہے۔ صرف آپ کے حکم کی دیر تھی۔ میں ابھی لاتا ہوں''۔
مادھو نے کہا۔

''سنو۔ اس بچے پر نیند طاری کر دینا تاکہ ہمارے جاپ میں
اس کے رونے سے مداخلت نہ ہو''...... راج کالا نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا لیکن مہاراج۔ آپ کا جس وقت جاپ مکمل ہو گا
اس وقت اسے رونا چاہئے تاکہ بھینٹ لیتے وقت اس کا خون پوری

طرح جوش میں ہو''...... مادھو نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ہمارا جاپ بارہ بجے مکمل ہو جائے گا۔
تم بچے پر ایسی نیند طاری کرنا کہ جاپ مکمل ہونے سے چند منٹ
پہلے نیند ختم ہو جائے اور وہ رونا شروع کر دے تاکہ اس کی کٹی ہوئی
گردن سے خون فوارے کی طرح ابل پڑے''...... راج کالا نے
چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ میں ابھی لے آتا ہوں''...... مادھو
نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دہانے کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں
تک غائب رہنے کے بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے دونوں
ہاتھوں پر ایک معصوم انسانی بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ بچہ بے لباس تھا اور
گہری اور پرسکون نیند سویا ہوا تھا۔ بچہ دیکھنے میں خاصا صحت مند
دکھائی دیتا تھا۔

''اسے میرے سامنے یہاں لٹا دو''...... راج کالا نے کہا تو مادھو
نے اسے راج کالا کے سامنے زمین پر لٹا دیا۔

''کس قبیلے کا ہے''...... راج کالا نے پوچھا۔

''وشنو قبیلے کا مہاراج۔ یہاں سے قریب ہی یہ قبیلہ رہتا ہے''۔
مادھو نے جواب دیا۔

''اس پر نیند کب تک طاری رہے گی''...... راج کالا نے پوچھا۔

''عین دوپہر سے دو تین منٹ پہلے تک۔ پھر یہ خوب روئے گا
اور جب آپ اس کی بھینٹ دیں گے تو اس وقت اس کا خون

پوری طرح جوش میں ہوگا''...... مادھو نے کہا۔

''جاؤ۔ جاپ مکمل ہونے کے بعد ہم تمہیں انعام دیں گے''۔ راج کالا نے کہا۔

''مہاراج کی جے''...... مادھو نے کہا اور واپس مڑ کر دہانے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد کالی سندرتا پھر اندر داخل ہوئی تو اس کے سیاہ رنگ میں مزید چمک آ گئی تھی اور آنکھوں میں سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔

''میں حاضر ہو گئی ہوں مہاراج۔ کیا اب دہانہ بند کر دوں''۔ کالی سندرتا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور اس طرح بند کرنا کہ کسی طرح کھل نہ سکے ورنہ تمہیں فنا کر دیا جائے گا''...... راج کالا نے کہا۔

''جیسا آپ حکم دیں گے مہاراج ویسے ہی ہوگا لیکن آ گیا ہو تو ایک عرض کروں''...... کالی سندرتا نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''ایک ہزار کالی طاقتوں کی بھینٹ لے چکی ہو۔ اب مزید کیا چاہتی ہو''...... راج کالا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں مزید کوئی بھینٹ نہیں چاہتی۔ میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ آپ کے بالکل سامنے فرش کے قریب ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس سوراخ سے کوئی منش اندر آ جائے''...... کالی سندرتا نے کہا تو راج کالا بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس سوراخ سے ایک خرگوش تو اندر داخل نہیں ہو سکتا منش کیسے آ سکتا ہے۔ جاؤ اور دہانہ بند کر دو۔ جاؤ''...... راج کالا نے تیز لہجے میں کہا۔

''جو آ گیا مہاراج''...... کالی سندرتا نے کہا اور واپس دہانے کی طرف مڑ گئی اور پھر وہ جیسے ہی دہانے سے باہر گئی یکلخت غار میں اندھیرا سا پھیل گیا۔ دہانہ بند ہو گیا تھا اور اس انداز میں بند ہوا تھا کہ باہر تو باہر اندر سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے شروع سے آخر تک ایک ہی چٹان ہو جس میں کسی قسم کا کوئی رخنہ ہی نہ ہو۔ راج کالا نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اب کوئی انسان کسی بھی صورت میں اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر چٹکی بجائی تو غار کی دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی ایک مشعل جل اٹھی اور غار میں تیز روشنی پھیل گئی۔

''جاپ شروع کیا جائے''...... راج کالا نے خودکلامی کے انداز میں کہا اور ایک بار پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل پڑھ رہا تھا اور پھر تقریباً ہر گھنٹے بعد دونوں ہاتھ سائیڈوں پر زمین پر زور سے مارتا اور ایک بار پھر پڑھنا شروع کر دیتا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر لگی ہوئی تھیں جہاں ایک دائرہ سا نظر آ رہا تھا اور اس دائرے میں باقاعدہ گھڑی نظر آ رہی تھی اور جیسے جیسے بارہ بجنے کا وقت قریب آ رہا تھا ویسے ویسے راج کالا کے جاپ میں بھی جوش بھرتا جا رہا تھا۔ اس

کی کئی دنوں کی سخت ترین محنت بارآور ہونے والی تھی اور پھر بارہ بجنے سے تقریباً پانچ منٹ پہلے سامنے پڑا گہری نیند میں ڈوبا ہوا بچہ نہ صرف جاگ اٹھا بلکہ اس نے اس طرح ہاتھ پیر مارنے اور رونا شروع کر دیا جیسے اسے شدت سے بھوک لگی ہو اور وہ اپنی ماں سے دودھ طلب کر رہا ہو لیکن ظاہر ہے راج کالا نے اسے دودھ پلانے کے لئے تو یہاں نہیں منگوایا تھا اس لئے جیسے جیسے بچے کے رونے کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی راج کالا کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کے تاثرات ابھرتے چلے جا رہے تھے اور پھر بارہ بجنے سے ایک منٹ پہلے اس نے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں اٹھایا اور لہرایا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا تیز دھار خنجر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اونچی آواز میں پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کی نظریں دیوار پر نظر آنے والی گھڑی پر جمی ہوئی تھیں اور ہاتھ میں خنجر تھا جسے اس نے اس انداز میں پکڑا ہوا تھا کہ خنجر کا رخ غار کی چھت کی طرف تھا اور پھر ٹھیک بارہ بجتے ہی اس نے یکلخت مسرت بھرا نعرہ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا لیکن اس سے پہلے کہ خنجر سامنے پڑے اور اونچی آواز میں بری طرح روتے ہوئے بچے کی گردن تک پہنچتا ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی راج کالا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا اور کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ راج کالا اپنے ہاتھ کو اس طرح جھٹک رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ پر

کافی گہری ضرب لگی ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیا ہوا ہے"...... راج کالا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن غار خالی تھا۔ دہانہ بھی بدستور بند تھا اور سامنے پڑے ہوئے بچے کے رونے کی آواز غار میں گونج رہی تھی۔

"میرا جاپ۔ میرا جاپ۔ پریکالا۔ پریکالا"...... یکلخت ایک خیال کے آتے ہی راج کالا چیخ کر اس کی طرف مڑا جہاں خنجر کا ایک بڑا ٹکڑا پڑا ہوا تھا اور پھر اس نے اس ٹکڑے کو اٹھایا اور تیزی سے بچے کی طرف مڑا۔ اب وہ ہر ممکن تیزی سے بچے کا گلا کاٹنا چاہتا تھا۔ اس کا چہرہ خاصا بھیانک نظر آ رہا تھا۔ جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی بدروح ہو لیکن اس سے پہلے کہ خنجر کا ٹکڑا روتے ہوئے انسانی بچے کے حلق تک پہنچتا ایک بار پھر خوفناک دھماکہ ہوا اور خنجر کا وہی ٹکڑا کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر غار میں بکھر گیا اور اس کے ساتھ ہی راج کالا کے حلق سے بھیانک سی چیخ نکلی اور وہ کسی وحشی کی طرح سامنے پڑے روتے ہوئے بچے پر اس طرح جھپٹا جیسے اپنے دانتوں سے اس کا گلا کاٹ کر اس کا خون پی جائے گا اور غار میں بظاہر اسے روکنے والا کوئی نہ تھا۔

عمران کی آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار اچھل کر اٹھ بیٹھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ جس غار میں وہ لحاف اوڑھے سوئے تھے وہ موجود تو اسی غار میں تھے لیکن نہ وہاں مبارک احمد تھے اور نہ ہی ان کا سامان حتیٰ کہ ان کے اوپر پڑے ہوئے لحاف بھی غائب تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا صفدر اور کیپٹن شکیل بھی آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر ماحول کو دیکھ کر ان کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ مبارک احمد صاحب اور ان کا سامان۔ ہمارے لحاف۔ یہ سب کیا ہوا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ اپنا کام سرانجام دے کر چلے گئے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ غار کے دہانے پر گیا۔ اسے تھوڑے فاصلے پر

ایک چھوٹا سا چشمہ بہتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے اور یہاں چشمہ بھی ہے۔ آؤ پہلے وضو کر کے نماز پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں اپنی رحمت سے کامیابی عطا فرمائے''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان تینوں نے چشمے کے سامنے بیٹھ کر وضو کیا اور پھر باہر ہی ایک مسطح جگہ پر کیپٹن شکیل نے اذان دی اور پھر صفدر کی اقتداء میں عمران اور کیپٹن شکیل نے باجماعت نماز ادا کی اور پھر صفدر نے خصوصاً اپنے اس مشن کی کامیابی کے لئے بڑے خلوص سے دعا مانگی۔

''اب چلو۔ ہم نے بارہ بجے سے پہلے اس غار تک پہنچنا ہے''...... عمران نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ یہ پہاڑی تو شاید ناقابل عبور نظر آتی ہے۔ کوئی راستہ ہی نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مبارک احمد نے کہا تھا کہ ایک راستہ موجود ہے تو یقیناً موجود ہو گا''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن دو تین گھنٹوں تک مسلسل اس پہاڑی کے چاروں طرف چکر لگانے کے باوجود وہ کوئی ایسا راستہ یا ذریعہ تلاش نہ کر سکے جس کے ذریعے وہ اس سلیٹ کی طرح صاف پہاڑی کی چوٹی تک پہنچ سکتے۔

''ہمیں کوہ پیمائی کا سامان ساتھ رکھنا چاہئے تھا''...... صفدر نے

کہا۔

''ہمارے ذہن میں ایسی پہاڑی کا تصور بھی موجود نہ تھا۔ یہ تو یوں لگتا ہے جیسے یہ ساری پہاڑی انسانی ہاتھوں نے خصوصاً اس انداز میں بنائی ہے کہ کوئی اس کی چوٹی تک کسی طرح پہنچ ہی نہ سکے اور اب بہرحال سامان لانے کا وقت نہیں رہا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم ناک کے سامنے کی چیز نظرانداز کر رہے ہیں''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے پوچھا۔

''ہو سکتا ہے اس غار کے اندر سے کوئی راستہ جاتا ہو اور اسی لئے مبارک احمد نے اس غار میں رہائش رکھی ہو''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہم نے واقعی ناک کے سامنے دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے اور پھر غار میں داخل ہو کر جب انہوں نے اس غار کو اچھی طرح چیک کیا تو غار کی عقبی سائیڈ میں ایک تنگ سا راستہ واقعی اوپر کو جاتا دکھائی دے رہا تھا لیکن یہ راستہ قدرتی تھا۔ انسانی ہاتھوں کا بنا ہوا نہیں تھا اس لئے خاصا دشوار گزار تھا لیکن بہرحال اوپر پہنچنے کی امید لگ گئی تھی۔ ان تینوں نے اپنے سفر کا آغاز کر دیا اور پھر اس راستے کا اختتام تقریباً

پہاڑی کے وسط میں ہو گیا اور ایک بڑے سے دہانے سے وہ پہاڑ کی عقبی طرف پہنچ گئے لیکن اب آگے جانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ اچانک عمران نے تھوڑا سا اوپر ایک عقاب کو ایک بڑے سوراخ سے نکل کر فضا میں پرواز کرتے دیکھا تو اس کی نظریں اس سوراخ پر جم گئیں۔ یہ سوراخ ان کی پہنچ میں تھا۔ عمران نے اپنے قدم جمائے اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس دہانے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کہ وہاں سے ایک بار پھر اوپر جانے والا راستہ موجود تھا اور پھر عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھی کال کر لیا اور ایک بار پھر وہ اس اندرونی دشوار گزار راستے سے اوپر چڑھتے چلے گئے۔

''اگر یہ عقاب اس دہانے سے نہ نکلتا تو میری نظر اس پر نہ پڑتی۔ واقعی جب اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے تو مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دئے۔

''عمران صاحب۔ بارہ بجنے والے ہیں اور مبارک احمد نے کہا تھا کہ بارہ بجے وہ راج کالا انسانی بچے کا خون پینا شروع کر دے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ابھی بیس منٹ باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے گا''۔ عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ

راستہ ایک بار پھر پہلے کی طرح پہاڑی کی عقبی طرف نکل کر ختم ہو گیا۔ عمران نے اس دہانے سے نکل کر باہر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اب پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ گئے تھے لیکن آگے جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اسی لمحے اسے اپنے سر پر عقاب کی مخصوص چیخ سنائی دی تو اس نے سر اوپر اٹھایا۔ اس نے دیکھا کہ فضا میں اڑتے ہوئے عقاب نے پر اکٹھے کئے اور پھر شائیں کی تیز آواز کے ساتھ وہ عمران کے سر سے کچھ اوپر پہنچا اور پھر پر کھول کر وہ تھوڑا سا اڑا اور پھر مڑ کر وہ اس سوراخ میں غائب ہو گیا اور ابھی عمران اس جگہ کو غور سے دیکھ ہی رہا تھا کہ عقاب اس دہانے سے باہر نکلا اور فضا میں اڑتا چلا گیا۔

"آؤ۔ شاید یہ عقاب ہماری رہنمائی کر رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ اپنے سر پر موجود اس دہانے میں پہنچ گئے لیکن یہاں کوئی راستہ اوپر نہ جاتا تھا بلکہ یہ ایک کافی بڑا غار تھا جس میں ایک طرف عقاب کا گھونسلہ بھی موجود تھا جس میں چند انڈے پڑے دور سے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ بارہ بجنے والے ہیں"...... صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اسی لمحے جب وہ ایک دیوار کے قریب پہنچا جو اپنی ساخت کے لحاظ سے دوسری دیواروں کی نسبت کافی پتلی دکھائی دے رہی تھی تو اس

کے کانوں میں کسی بچے کے زور زور سے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے غور کیا تو اس دیوار کے درمیان سب سے نیچے ایک چھوٹے سے سوراخ پر اس کی نظریں پڑیں۔ یہ آوازیں اس سوراخ سے سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے زمین پر لیٹ کر سوراخ سے آنکھیں لگائیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ دوسری طرف اس نے گہرے سیاہ رنگ کے ایک آدمی کو آلتی پالتی مارے بیٹھا دیکھا جس نے ایک ہاتھ میں سیاہ رنگ کا بڑا سا خنجر اٹھایا ہوا تھا اور جس کے سامنے ایک معصوم بچہ پڑا بری طرح رو رہا تھا لیکن اس آدمی کے چہرے پر سفاکی اور بربریت کے تاثرات نمایاں تھے اور یوں لگ رہا تھا جیسے پلک جھپکنے میں وہ اس خنجر سے اس بچے کو ہلاک کر دے گا۔ عمران فوراً سمجھ گیا یہ وہی غار ہے جس میں راج کالا کوئی جاپ کر رہا ہے اور یہ سیاہ رنگت والا آدمی ہی راج کالا ہے اور یہ اس بچے کا تازہ خون پی کر کسی شیطانی طاقت کو قابو میں کرنے کے لئے یہ بھیانک کھیل کھیل رہا ہے۔ اس نے پھرتی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس نے اپنا سر اٹھا کر مشین پسٹل کی نال اس سوراخ پر رکھی اور اسے اب دوسری طرف کچھ نظر نہ آ رہا تھا اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ گولی بالکل سیدھی اس روتے ہوئے بچے کو لگ جائے لیکن اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر پورا بھروسہ تھا۔ اس نے مشین پسٹل کی نال کو تھوڑا سا اوپر اٹھایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور عمران نے تیزی سے ہاتھ ہٹا کر اپنی

آنکھ ایک بار پھر سوراخ پر جما دی۔ اس نے دیکھا کہ راج کالا ہاتھ جھٹک رہا ہے جبکہ معصوم بچہ ویسے ہی ہاتھ پیر مار کر رو رہا تھا۔

''یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیا ہوا ہے''...... اچانک راج کالا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میرا جاپ۔ میرا جاپ۔ پریکالا۔ پریکالا''...... چند لمحوں بعد ایک بار پھر راج کالا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے دیکھا کہ خنجر کا ٹوٹا ہوا بڑا سا حصہ وہ اٹھا رہا تھا اور اس کے چہرے پر وحشت ناچ رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ اب خنجر کے اس ٹکڑے سے بچے کا گلا کاٹ کر اس کا خون پی کر اپنا جاپ پورا کرے گا۔ چنانچہ عمران نے سر ہٹایا اور مشین پسٹل کی نال ایک بار پھر سوراخ پر رکھ کر اس نے اسے تیزی سے ایڈجسٹ کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور بچے کے رونے اور راج کالا کی چیخ سنائی دی۔ عمران نے مشین پسٹل ہٹا کر تیسری بار آنکھ سوراخ پر لگائی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے راج کالا کو وحشت بھرے انداز میں بچے کے گلے پر جھکتے ہوئے دیکھا تو اس نے تیزی سے مشین پسٹل سوراخ پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی روتے ہوئے بچے کے گلے پر جھکا ہوا راج کالا چیختا ہوا الٹ کر پیچھے جا گرا تھا۔ عمران تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس نے اس سوراخ کے اوپر دیوار کو زور زور سے لاتیں مارنا شروع کر دیں۔ پھر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور

اس کے ساتھ ہی زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور دیوار کا کافی بڑا حصہ ٹوٹ کر نیچے فرش پر گر گیا۔ اب دوسری طرف غار ان کی نظروں کے سامنے تھا۔ راج کالا ایک بار پھر اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔ اس کے بازو سے خون بہہ رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں وحشت ناچ رہی تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی پاگل کا چہرہ ہو۔ وہ ایک بار پھر وحشت بھرے انداز میں چیختا ہوا اپنے سامنے پڑے روتے ہوئے بچے پر جھک گیا۔ اس کے بڑے بڑے دانت باہر نکل آئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ اس کے دانت بچے کے گلے میں پیوست ہوتے صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے بچے کو اٹھا لیا۔

''مجھے دو۔ مجھے دو۔ میرا جاپ۔ ان سب کو فنا کر دو''...... راج کالا نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی غار سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے پہاڑی پر کوئی خوفناک طوفان ٹوٹ پڑا ہو لیکن اس سے پہلے کہ کوئی طوفان واقعی ٹوٹتا عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گیس پسٹل نکالا اور دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر چیخ چیخ کر کوئی عجیب سی زبان میں منتر پڑھتے ہوئے راج کالا کے سامنے فرش پر فائر کر دیا۔ چٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی سفید رنگ کا دھواں تیزی سے پھیلنا شروع ہو گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک لئے۔ البتہ بچہ اسی طرح رو رہا تھا۔ صفدر دھوئیں سے بچانے کے لئے بچے کو لے کر

پہلے غار کی طرف چلا گیا لیکن بچہ یکلخت خاموش ہو گیا تھا اور صفدر نے یہ دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ بچہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ راج کالا دھوئیں میں چھپ کر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے گرا تھا۔ عمران نے تیزی سے جھک کر اپنے فل بوٹ کا تسمہ کھولا اور پھر اس نے یہ تسمہ فرش پر پڑے ہوئے راج کالا کے منہ میں ڈال کر عقب سے کس کر گانٹھ لگا دی۔ غار کے باہر اسی طرح طوفانی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں اور پورا غار اس طرح ہل رہا تھا جیسے ابھی پوری پہاڑی کسی خوفناک زلزلے کی زد میں آ کر ٹوٹ پھوٹ کر سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرے گی لیکن جیسے ہی عمران نے تسمہ راج کالا کے منہ میں ڈال کر اسے باندھا یکلخت آوازیں اس طرح غائب ہو گئیں جیسے کبھی سنائی ہی نہ دی ہوں۔ ہر طرف خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں ٹوٹی ہوئی جگہ سے گزر کر پہلے والے غار میں آئے اور پھر اس کے بیرونی دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے عقاب کو دیکھ کر وہ اس دہانے میں داخل ہوئے تھے۔ دہانے کے قریب پہنچ کر عمران نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا کیونکہ یہاں تازہ ہوا موجود تھی۔ صفدر نے بھی بچے کو بے ہوش ہو جانے پر اس غار میں ہی ایک کونے میں فرش پر لٹا دیا تھا۔

''آپ نے اسے بے ہوش کیوں کیا۔ اسے گولی مار دینی چاہئے تھی''...... صفدر نے کہا۔

''ابھی اس سے کلجگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں ورنہ ہمارا پورا مشن ناکام ہو جائے گا کیونکہ راج کالا جیسے افراد کی کافرستان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ ہمارے جانے کے بعد دس راج کالے سامنے آ جاتے اس لئے کالے جادو کا اثر طویل عرصہ کے لئے ختم کرنے کے لئے کلجگ کی تباہی ضروری ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اب اسے ہوش کیسے لایا جائے گا اور یہ معصوم بچہ۔ اس کا ہم کیا کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اس گیس کا توڑ پانی ہے اور پانی یہاں موجود نہیں ہے اس لئے ہمیں اب اس راج کالا کو اٹھا کر اس غار سے باہر موجود چشمے پر لے جانا ہو گا۔ ساتھ ہی اس بچے کو بھی اور پھر یہ راج کالا ہی بتائے گا کہ یہ بچہ اس نے کہاں سے اٹھوایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہاں سے باہر لے جانے کے بعد اس کی شیطانی طاقتیں تو اسے بچانے کی کوشش کریں گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کوششیں تو ہو رہی تھیں اور ہو سکتا تھا کہ وہ ہمارے سامنے اسے اٹھا کر لے جاتیں اور ہم دیکھتے رہ جاتے کیونکہ راج کالا کوئی منتر وغیرہ پڑھ ہی اسی لئے رہا تھا اور اسے روکنے کے لئے مجھے گیس فائر کرنا پڑی اور اب جب جوزف کا نسخہ استعمال کر دیا گیا ہے یعنی اس کے منہ میں تسمہ ڈال دیا گیا ہے اور شیطانی طاقتوں

کے عامل کے منہ میں اگر کالا تسمہ ڈال دیا جائے تو وہ قطعی بے بس ہو جاتا ہے۔ وہ کسی طاقت کو نہ طلب کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شیطانی طاقت اس وقت تک اس کی مدد کر سکتی ہے جب تک کہ تسمہ اس کے منہ سے نکل نہ جائے۔ تم نے محسوس نہیں کیا کہ جیسے ہی تسمہ اس کے منہ میں ڈالا گیا باہر موجود طوفانی شور یکلخت ختم ہو گیا تھا“...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پہاڑوں کے درمیان ایک ویران اور کھنڈر نما محل موجود تھا جو جنگلی جانوروں کی گندگی سے بھرا ہوا تھا۔ اس کھنڈر نما محل میں انتہائی تیز بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ محل پر اداسی اور ویرانی اس حد تک چھائی ہوئی تھی کہ اسے دیکھ کر دل بیٹھنے لگ جاتا تھا۔ یہ چوراس محل کہلاتا تھا اور پوری دنیا میں اسے کالے جادو کا مرکز کہا جاتا تھا اور یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اس محل کی حفاظت بے شمار گندی شیطانی روحیں کرتی رہتی ہیں اور کوئی بھولا بھٹکا انسان اگر غلطی سے اس محل میں داخل ہو جائے تو اس کا گوشت اور خون بھی گندی شیطانی طاقتیں کھا پی جاتی ہیں جبکہ اس کا ڈھانچہ محل میں پڑا نظر آتا تھا اور ایسے بے شمار انسانی ڈھانچے اس محل میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ اس محل کو کالے جادو کا مرکز اس لئے بھی کہا جاتا تھا کہ

اس کے نیچے ایک خفیہ تہہ خانے میں ایک چھوٹی سی مورتی جو کسی انتہائی کریہہ چمگادڑ نما مخلوق کی تھی جو سیاہ رنگ کی کسی خصوصی لکڑی کے باکس میں بند موجود تھی۔ اس مورتی کو کلجگ کہا جاتا تھا اور یہ کہا جاتا تھا کہ جب تک اس کلجگ کو تباہ نہ کر دیا جائے اس وقت تک دنیا سے کالے جادو کا زور نہیں توڑا جا سکتا۔ اس کلجگ کی حفاظت بھی لاکھوں شیطانی طاقتوں کے ذمہ تھی اور یہی وجہ تھی کہ یہاں آنے والا کوئی انسان زندہ بچ کر نہ جا سکتا تھا اور ویران محل کے عقبی حصے سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا سا محل تھا جس میں کلجگ کا محافظ کجلو مہاراج رہتا تھا۔ اس کے آباؤ اجداد اس محل میں رہ کر کلجگ کی حفاظت کرتے چلے آ رہے تھے۔ کجلو مہاراج لقب تھا اور وہ اس خاندان کے اکلوتے بیٹے کو اس وقت دیا جاتا تھا جب وہ بڑا ہو جاتا تھا۔ شاید یہ بھی شیطانی چکر تھا کہ کجلو مہاراج یہاں اکیلا رہتا تھا لیکن اس کے ساتھ یہاں سو کے قریب نوجوان عورتیں بھی رہتی تھیں جو شیطانی طاقتیں کجلو مہاراج کی خاطر مختلف قبیلوں سے اٹھا کر لے آتی تھیں اور یہ نوجوان عورتیں یہاں آنے کے بعد اپنے آپ کو اور اپنے قبیلے سب کو بھول جاتی تھیں اور صرف کجلو مہاراج کی خدمت میں لگ جاتی تھیں۔ پھر کجلو مہاراج کا جب بیٹا پیدا ہوتا تھا تو بیٹے کی پیدائش کے بعد اس کی ماں کو ہلاک کر دیا جاتا تھا جبکہ اس کی پرورش دوسری عورتیں کرتی رہتی تھیں۔ جب وہ بڑا ہو جاتا تو بوڑھے کجلو مہاراج کو دو عورتیں مل کر ہلاک کر دیا

کرتی تھیں اور اس کے ساتھ ہی وہ سب عورتیں شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتی تھیں۔ اس کے بعد نوجوان کجلو مہاراج کی تاج پوشی ہوتی تھی اور اس کے لئے نئی عورتیں لائی جاتی تھیں۔ اس طرح یہ چکر مسلسل نجانے کتنے طویل عرصے سے چلا آ رہا تھا لیکن کجلو مہاراج کو اس محل سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ البتہ وہ سال میں ایک بار چوراس محل کے اس تہہ خانے میں لے جایا جاتا تھا جہاں سیاہ رنگ کی لکڑی کے باکس میں کلجگ موجود تھا۔ اسے کلجگ دکھایا جاتا اور پھر شیطانی طاقتیں جو کلجگ کی حفاظت پر مامور ہوتی تھیں اس کے سامنے سجدہ کر کے اس کو آقا تسلیم کر لیتی تھیں اور کجلو مہاراج واپس اپنے محل چلا جاتا تھا۔ کجلو مہاراج کی رہنمائی کے لئے ایک شیطانی طاقت مقرر تھی جس کا نام کاروش تھا اور وہ ایک بوڑھے آدمی کے روپ میں کجلو مہارج سے ملنے آتا تھا یا جب بھی کجلو مہاراج اسے طلب کرتا تو وہ اس کی خدمت میں پہنچ جاتا تھا۔ اس وقت کجلو مہاراج اپنے خصوصی کمرے میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے چار خوبصورت مقامی عورتیں ناچ رہی تھیں اور دو لڑکیاں اس کے دائیں بائیں جڑی بیٹھی تھیں کہ اچانک باہر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے لکڑ بگڑ کریہہ انداز میں چیخا ہو تو کجلو مہاراج چونک پڑے۔

”جاؤ تم۔ یہ کاروش کی آواز ہے“...... کجلو مہاراج نے تیز لہجے میں کہا تو سب لڑکیاں سامنے والے دروازے میں غائب ہو

گئیں۔

''آ جاؤ کاروش''...... کجلو مہاراج نے اونچی آواز میں کہا تو سائیڈ پر موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے کجلو مہاراج کو پرنام کیا اور اس کے سامنے پڑی ہوئی ایک چوکی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا بات ہے۔ تم اچانک آئے ہو کاروش''...... کجلو مہاراج نے کہا۔

''کالے جادو پر بہت برا وقت آ گیا ہے مہاراج۔ کالے جادو کی سب سے بڑی انسانی طاقت راج کالا مہاراج دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا ہے اور اب کالے جادو کے یہ دشمن کلجگ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں''...... کاروش نے دھیمے لہجے میں کہا تو کجلو مہاراج بے اختیار اچھل پڑا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ راج کالا کے پاس تو بے شمار بلکہ لاتعداد طاقتیں ہیں۔ وہ تو چوراس محل سے باہر کالے جادو کا سب سے بڑا نام ہے۔ تمہیں کس نے بتایا ہے''...... کجلو مہاراج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سب سے بڑی مخبر طاقت کالوگ نے بتایا ہے۔ وہ باہر موجود ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اسے اندر طلب کر لیا جائے تاکہ

آپ کو تفصیل سے سب کچھ بتایا جا سکے''...... کاروش نے کہا۔

''ہاں۔ بلاؤ اسے فوراً''...... کجلو مہاراج نے کہا تو کاروش نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اسے جھٹکا دیا تو دروازہ کھلا اور مٹکے کے سر والا کالوگ اندر داخل ہوا۔ اس نے کجلو مہاراج کے سامنے سر زمین پر ٹکا دیا۔

''اٹھ کر بیٹھو کالوگ اور مجھے پوری تفصیل بتاؤ''...... کجلو مہاراج نے کہا تو کالوگ نے سر اوپر اٹھایا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ کجلو مہاراج یہ تفصیل اس انداز میں سن رہا تھا جیسے کوئی بچہ طلسم ہوشربا کی کوئی داستان سن رہا ہو۔ کاروش بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''تو اب راج کالا ان دشمنوں کے قبضے میں ہے اور اس کی طاقتیں ان کے سامنے بے بس ہیں''...... کجلو مہاراج نے کہا۔

''ہاں مہاراج۔ میں یہاں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ ان دشمنوں نے راج کالا سے کلجگ کے بارے میں معلومات حاصل کر لینی ہیں اور پھر وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔ یہ جگہ ان سے دور نہیں ہے''...... کالوگ نے کہا۔

''لیکن وہ تو چوراس محل کے تہہ خانے میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ وہاں سوائے میرے اور کوئی منش داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر''۔ کجلو مہاراج نے کہا۔

''مہاراج۔ یہ دشمن انتہائی ہوشیار اور تیز ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ

راج کالا کو مجبور کر دیں کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے کلجگ ان کے حوالے کر دے''...... کالوگ نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ میری اجازت کے بغیر کوئی طاقت چوراس محل میں داخل ہی نہیں ہو سکتی''...... کجلو مہاراج نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے مہاراج۔ میرا کام تو اطلاع دینا تھا کہ آپ کو بروقت معلوم ہو سکے۔ اب مجھے اجازت دیں''...... کالوگ نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔تم جا سکتے ہو''...... کجلو مہاراج نے کہا تو کالوگ تیزی سے دھویں میں تبدیل ہوا اور پھر یہ دھواں دروازے سے باہر نکل گیا۔

''کاروش۔تم کیا کہتے ہو۔ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... کجلو مہاراج نے بوڑھے کاروش سے پوچھا۔

''آپ یہاں محفوظ ہیں مہاراج۔ کلجگ بھی محفوظ ہے۔ بس آپ ہوشیار رہیں اور اگر کوئی آدمی چوراس محل کے قریب نظر آئے تو اپنی کسی بھی طاقت کے ذریعے اسے ہلاک کرا دیں''...... کاروش نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔تم جا سکتے ہو''...... کجلو مہاراج نے کہا تو بوڑھا کاروش اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''آ جاؤ''...... کجلو مہاراج نے اونچی آواز میں کہا تو وہی چھ لڑکیاں اندر داخل ہوئیں اور پھر وہی ناچ اور شراب کا دور اسی طرح چلنے لگا جیسے کاروش اور کالوگ کے آنے سے پہلے چل رہا تھا۔ کجلو مہاراج پوری طرح مطمئن تھا کہ اس کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے اور نہ ہی لاحق ہو سکتا ہے۔

کنٹو پہاڑی کے دامن میں اسی غار میں جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے مبارک احمد کے ساتھ رات گزاری تھی عمران اور اس کے دونوں ساتھی موجود تھے۔ عمران اس راج کالا کو کاندھے پر اٹھا کر اسی راستے سے واپس یہاں لے آیا تھا جس راستے سے وہ اوپر گئے تھے جبکہ صفدر بچے کو اٹھا لایا تھا۔ راج کالا کے منہ میں کالا تسمہ ویسے ہی بندھا ہوا تھا اور اسی حالت میں اسے باہر موجود چشمے تک لایا گیا تھا اور عمران نے اس کے حلق میں پانی ڈال کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی تھی اور جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران اسے اٹھا کر غار میں لے آیا تھا اور اس نے اسے دو دیواروں کے درمیان کونے میں اس طرح بٹھا دیا تھا کہ وہ سائیڈوں میں گر نہ سکے۔ بچے کو ابھی پانی نہ پلایا گیا تھا کہ وہ ہوش میں آ کر رونا شروع کر دیتا اور ان کے

پاس اس کو چپ کرانے کا کوئی حل موجود نہ تھا اس لئے اسے دہانے کے قریب ہوادار جگہ پر زمین پر لٹا دیا گیا تھا۔ عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں راج کالا کو ہوش میں آتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد راج کالا کی آنکھیں کھل گئیں جو گہری سرخ ہو رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے غوں غوں کی آوازیں نکلنے لگیں لیکن عمران کو معلوم تھا کہ ابھی چند لمحوں بعد جب تسمہ ایڈجسٹ ہو جائے گا تو اس کے منہ سے درست الفاظ نکلنے لگ جائیں گے۔ راج کالا کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے بیلٹ سے باندھ دیئے گئے تھے تا کہ وہ تسمہ نہ کھول سکے اور یہ بیلٹ صفدر کی تھی۔

''یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ آؤ مجھے بچاؤ۔ آؤ''۔ راج کالا نے یکلخت وحشیانہ انداز میں چیختے ہوئے کہنا شروع کر دیا۔ شروع میں تو صرف غوں غوں سنائی دی لیکن پھر آہستہ آہستہ الفاظ سمجھ میں آنے لگ گئے۔ راج کالا نجانے کس کس طاقت کا نام لے کر اسے پکار رہا تھا۔

''تمہاری کوئی طاقت تمہاری مدد نہیں کر سکتی راج کالا۔ تمہارے منہ میں سیاہ تسمہ موجود ہے اور جب تک یہ تسمہ موجود رہے گا تمہاری کوئی شیطانی طاقت تمہاری مدد نہیں کر سکتی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو راج کالا وحشیانہ نظروں سے سامنے کھڑے عمران کو دیکھنے لگا۔

''تم نے یہ سب کیسے کر لیا۔ تم غار میں کیسے داخل ہو گئے۔ وہاں تو کوئی راستہ نہ تھا''...... راج کالا نے کہا۔

''جب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے تو راستے خود بخود بن جایا کرتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم نے اس بچے کو بھینٹ سے بچا کر میرا سارا جاپ غارت کر دیا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو''...... راج کالا نے کہا۔

''میرے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود ہے اور تمہارے بازو میں گولی کا زخم بھی موجود ہے۔ یہی گولی تمہاری کھوپڑی میں بھی اتر سکتی تھی لیکن میں نے تمہیں اب تک اس لئے ہلاک نہیں کیا کہ تم مجھے بتاؤ کہ کلجگ کہاں ہے''...... عمران نے کہا تو راج کالا بے اختیار چونک پڑا۔

''کلجگ۔ وہ۔ وہ تو چوراس محل میں ہے''...... راج کالا نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

''وہاں کی کیا تفصیل ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر میں بتا دوں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے۔ میں کالی دیوی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آئندہ تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا''۔ راج کالا نے کہا۔

''تم بتاؤ تو میں غور کروں گا ورنہ نہیں''...... عمران نے کہا تو راج کالا نے چوراس محل کے تہہ خانے میں سیاہ لکڑی کے باکس میں موجود شیطانی مورتی کی موجودگی اور پھر اس چوراس محل کی

حفاظت پر مامور شیطانی قوتوں کے ساتھ ساتھ سائیڈ پر موجود بڑے محل اور کجلو مہاراج کی موجودگی اور اس کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی۔

''جب شیطانی طاقتیں اس کی حفاظت کر رہی ہیں تو پھر اس کجلو مہاراج کو اس انداز میں رکھنے کا کیا فائدہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''شیطان کا خیال ہے کہ انسان شیطانی طاقتوں سے زیادہ ذہین ہوتا ہے''...... راج کالا نے کہا۔

''اس کلجگ کو کیسے اس تہہ خانے سے باہر نکالا جا سکتا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''اس کا کوئی طریقہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکتا ہے اور بس''...... راج کالا نے جواب دیا۔

''وہ انسانی بچہ تم نے کہاں سے اٹھوایا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''اسے مادھو لے آیا تھا۔ وشنو قبیلے سے''...... راج کالا نے جواب دیا۔

''کہاں آباد ہے یہ وشنو قبیلہ''...... عمران نے پوچھا۔

''انہی پہاڑیوں میں رہتا ہے لیکن تم وہاں تک نہیں پہنچ سکو گے''...... راج کالا نے کہا۔

''تم بتاؤ تو سہی''...... عمران نے کہا تو راج کالا نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ گو اس نے بڑی لمبی چوڑی تفصیل بتائی تھی لیکن عمران سمجھتا تھا کہ وہ یہاں سے کافی قریب رہتا ہے۔

''ٹھیک ہے۔ تم تو چھٹی کرو۔ ہم خود ہی اس کلجگ کو تباہ کر دیں گے۔ تم ظالم اور سفاک آدمی ہو۔ معصوم بچوں کے گلے کاٹ کر ان کا خون پیتے ہو۔ تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے''۔ عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راج کالا کچھ کہتا عمران نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا رخ راج کالا کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف راج کالا کے منہ سے چیخ نکل گئی بلکہ غار کے باہر سے بھی رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن جیسے ہی راج کالا کی آنکھیں بے نور ہوئیں وہ آوازیں یکلخت خاموش ہو گئیں۔

''اب اس بچے کو اٹھاؤ۔ پہلے ہم اسے اس کے ماں باپ کے حوالے کر دیں پھر اس کلجگ کے بارے میں کام کریں گے''۔ عمران نے کہا۔

''پہلے اسے یہاں پانی پلا دیں۔ شاید آگے پانی نہ ملے''۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بچے کو پانی پلایا گیا تو وہ ہوش میں آ کر ایک بار پھر رونے لگا لیکن صفدر اسے کاندھے پر ڈالے تھپتھپاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس طرح تھپکنے سے بچہ خاموش ہو گیا تو صفدر نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ بچے کے مسلسل رونے کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہو رہا تھا۔

''لگتا ہے تمہیں بچے بہلانے کا طریقہ آتا ہے۔ چلو بچوں کی ماں کو تو فائدہ ہو گا''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل

دونوں بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ تقریباً ایک گھنٹے بعد پہاڑیوں کے درمیان وادی میں بنے ہوئے گاؤں تک پہنچ گئے۔ دور دور تک لکڑی کے ٹیڑھے میڑھے مکانات بنے ہوئے تھے۔ انہیں گاؤں کی طرف آتے دیکھ کر کئی لوگ مکانوں سے باہر آ گئے۔ اسی لمحے بچے نے پھر رونا شروع کر دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک عورت کو بے تحاشہ انداز میں دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے پیچھے ایک مرد بھی تھا۔

''میرا بچہ۔ میرا بچہ۔ میرا دلیسلو۔ میرا بچہ''...... اس عورت نے چیختے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ اس معصوم بچے کی ماں ہے اور پھر صفدر نے جب بچہ اس عورت کے حوالے کیا تو اس عورت کی گود میں جاتے ہی بچہ خاموش ہو گیا۔

''تمہارا شکریہ۔ تم نے مجھے میرا بچہ لا دیا۔ میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتی لیکن دیوتا تمہیں اس کی جزا دے گا''...... اس عورت نے کہا اور پھر بچے کو لئے واپس مڑ گئی۔

''چلو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بچہ اپنے والدین کے پاس پہنچ گیا۔ اب ہمیں اس چوراس محل کا رخ کرنا ہے''...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں مڑے ہی تھے کہ ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

”رک جاؤ اجنبی لوگو۔ میں گاؤں کا پجاری ہوں مکھ داس“۔ کوئی باقاعدہ اپنا تعارف کرا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی مڑے تو سامنے ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں لاٹھی لئے کافی تیزی سے ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

”پرنام ہو ان پر جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ تم نے ہمارے گاؤں کے بچے ولیسلو کو بچا کر ہمارے پورے گاؤں پر احسان کیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم نے کس طرح کالی طاقتوں سے لڑائی لڑی ہے“...... پجاری مکھ داس نے ان کے قریب آ کر کہا۔

”اگر تمہیں یہ معلوم تھا تو کیا تم اس معصوم بچے کو نہیں بچا سکتے تھے“...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تمہارا غصہ بجا ہے اجنبی۔ لیکن یہ شیطانی قوتیں میرے بس سے باہر تھیں اور مجھے بتا دیا گیا تھا کہ بچہ صحیح سلامت واپس آ جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ میری جھونپڑی میں۔ تمہارے ساتھ خاص بات کرنی ہے۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ ہم تمہارے احسان کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں“...... پجاری مکھ داس نے کہا۔

”ہم نے ایک انسانی جان بچا کر کوئی احسان نہیں کیا۔ یہ ہمارا فرض تھا۔ ابھی ہم نے بہت دور جانا ہے اس لئے ہمیں اجازت دو“۔ عمران نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم چوارس محل جانا چاہتے ہو۔ کلجگ کو تباہ کرنے کے لئے لیکن تمہارا وہاں جانا بے کار رہے گا کیونکہ اس تہہ

خانے کا راستہ سال میں ایک بار کھلتا ہے۔ البتہ تمہارا یہ کام میں کر سکتا ہوں“...... پجاری مکھ داس نے کہا تو عمران اور اس ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔ کیا تم کلجگ کو وہاں سے نکال کر یہاں لا سکتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے لیکن میں تمہیں وہ راستہ بتا سکتا ہوں کہ تم اس تہہ خانے میں داخل ہو سکو لیکن اس سے پہلے تمہیں چوارس محل کے قریب موجود دوسرے محل میں رہنے والے کجلو مہاراج کا خاتمہ کرنا ہو گا اور اس کا خاتمہ ایک ایسی چیز سے ہو سکتا ہے جو میرے پاس موجود ہے اور میں تمہارا احسان واقعی اتارنا چاہتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ“...... پجاری مکھ داس نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر اپنی جھونپڑی میں آ گیا۔ اس نے لکڑی کے ایک پرانے سے صندوق کو جو ایک کونے میں پڑا تھا، کھولا اور اس صندوق میں سے اس نے کسی جانور کی کھال کا تہہ شدہ ٹکڑا نکالا اور پھر اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے زمین پر بچھا دیا۔ اس کھال پر نقشہ بنا ہوا تھا۔

”یہ نقشہ ہے چوارس محل اور دوسرے چھوٹے محل کا جسے کجلو مہاراج محل بھی کہتے ہیں۔ اسے غور سے دیکھو“...... مکھ داس نے کہا اور پھر وہ نقشے پر جھک گیا۔ اس نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

”دیکھو۔ یہ جگہ جہاں تم اس وقت موجود ہو“...... مکھ داس نے

کہا اور پھر اس نے باقاعدہ نقشے کے مطابق چوراس محل اور اس کے ساتھ ہی چھوٹے محل کی نشاندہی کرنا شروع کر دی تو عمران اور اس کے ساتھی اس نقشے کی مدد سے سمجھ گئے کہ یہ علاقہ اور چوراس محل جہاں موجود ہے یہاں سے زیادہ سے زیادہ چار پانچ گھنٹوں کی مسافت پر ہے لیکن بے حد دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے اس لئے چند گھنٹے مزید دیر بھی ہو سکتی تھی۔ مکھ داس نے کھال کے اس بڑے ٹکڑے کو تہہ کر کے اسے واپس صندوق میں رکھ دیا اور پھر کھال کا ایک اور بڑا ٹکڑا اٹھا کر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھ دیا۔

''یہ اس چوراس محل اور اس چھوٹے محل کا نقشہ ہے۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ چوراس محل کے اس تہہ خانے میں داخل ہونے کا خفیہ راستہ کون سا ہے''...... مکھ داس نے کہا اور پھر اس نے عمران کو تفصیل سے سمجھانا شروع کر دیا۔

''بہت اچھے۔ تم نے تو واقعی سارا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ اب ہم کلجگ تک انشاءاللہ پہنچ جائیں گے''...... عمران نے مکھ داس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو مکھ داس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''تم نے ہمارے قبیلے کے بچے کی جان بچائی ہے۔ ہم تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھلا سکتے''...... مکھ داس نے کہا اور پھر اس نے صندوق کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا تیر نکالا جو کسی عجیب سی رگ دار لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ اس کا رنگ بے حد سرخ تھا۔

''یہ تیر پرکھوں سے ہمارے پاس چلا آ رہا ہے اور ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا ہے کہ کلجگ مہاراج کی موت اس تیر سے ہی آ سکتی ہے ویسے نہیں''...... مکھ داس نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ یا آپ کے آباؤ اجداد کلجگ کے مخالف ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اصل میں یہ چوراس محل اور ساتھ ہی دوسرا چھوٹا محل ہمارے قبیلے کے بزرگوں نے بنایا تھا۔ ہم وہاں رہتے تھے۔ پھر شیطان کی طاقتوں نے جبراً دونوں محلوں پر قبضہ کر لیا اور ہمارے بزرگوں کا بے دریغ قتل عام کیا گیا اور ہمارے بچ جانے والے لوگ قبیلے سمیت یہاں آ گئے۔ پہلے ہمارے قبیلے کا نام چوراس تھا اور اسی نام سے یہ محل مشہور تھا لیکن وہاں سے نکلنے کے بعد ہمیں اپنے قبیلے کا نام بھی بدلنا پڑا کیونکہ تمام شیطانی طاقتیں چوراس قبیلے کو ختم کرنا چاہتی تھیں۔ تب سے ہم اپنے محل کو واپس حاصل کرنے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ یہ نقشے بھی ہمارے بزرگوں کے بنائے ہوئے ہیں اور یہ تیر بھی ان کا دیا ہوا ہے۔ اتنے طویل عرصے کے بعد آپ پہلے افراد ہیں جو ان شیطانوں کو ختم کرنے کے لئے آئے ہیں اور آپ نے جس طرح اس راج کالا شیطان کا خاتمہ کیا ہے اور جس طرح ہمارے قبیلے کے معصوم بچے کو اس شیطان کی درندگی سے بچایا ہے اس نے ہمیں خرید لیا ہے اس لئے ہم نے تمہیں نقشے دکھائے ہیں لیکن آخر میں

ایک بات اچھی طرح سن لو کہ شیطانی طاقتیں کمزور نہیں ہیں۔ کلجگ کالے جادو کی شہ رگ ہے اور اپنی شہ رگ کو بچانے کے لئے وہ ہر حربہ استعمال کر سکتے ہیں اور ہاں۔ وہاں بے پناہ طاقتور شیطانی قوتیں بھی موجود ہیں اس لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ یہ بھی بتا دوں کہ یہاں مخبر قوتیں بھی ہیں جنہوں نے ہماری بات چیت وہاں پہنچا دی ہو گی لیکن مجھے اپنے دیوتاؤں پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ ہمارا انتقام ضرور لیں گے''...... مکھ داس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آپ کا عقیدہ کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہمارا عقیدہ یہاں کے تمام لوگوں سے مختلف ہے۔ ہمارے دیوتا اور ہیں''...... مکھ داس نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی مکھ داس سے اجازت لے کر جھونپڑی سے باہر آ گئے۔

''میرا خیال ہے کہ ہم آج رات اس غار میں گزاریں جہاں کل رات گزاری تھی اور علی الصبح چوراس محل کے لئے روانہ ہوں ورنہ ہمیں راستے میں ہی رات پڑ جائے گی اور ہم کسی غلط جگہ بھی پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو عمران نے اپنا رخ اس طرف کر لیا جدھر وہ غار موجود تھی۔

کجلو مہاراج کے سامنے کاروش اور کالوگ دونوں مؤدبانہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کجلو مہاراج کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

''تمہیں آج تک ان نقشوں کے بارے میں علم کیوں نہیں ہو سکا''...... کجلو مہاراج نے غصے سے چیختے ہوئے کاروش سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مہاراج۔ آج تک ان نقشوں کو صندوق سے باہر نہیں نکالا گیا تھا اس لئے کسی کو معلوم ہی نہ تھا کہ صدیوں پہلے کے یہ نقشے دشمنوں کے سامنے لائے جائیں گے''...... کاروش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو اب کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ۔ یہ تو سیدھے ہمارے سروں پر پہنچ جائیں گے''...... کجلو مہاراج نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ایک ہی حل ہے مہاراج کہ آپ ان پر کالی ماتا کی کاگری

ہنڈیا بھجوا دیں اور کوئی حل نہیں ہے''...... کالوگ نے کہا۔

''لیکن تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ وہ روشنی کے لوگ ہیں۔ ان پر کالی ماتا کی ہنڈیا کیا اثر ڈالے گی۔ وہ الٹا ہم پر آ گرے گی''۔ کجلو مہاراج نے کہا۔

''مہاراج۔ کالی ماتا کی کاگری ہنڈیا کالے جادو کا سب سے خطرناک حربہ ہے جو پہاڑوں کو الٹا دیتی ہے۔ وہ اس وقت اپنا وار کرے گی جب وہ لوگ اندھیرے میں ہوں گے۔ آپ بے فکر رہیں۔ کاگری ہنڈیا پورے پورے قبیلوں کو بے بس کر دیتی ہے۔ یہ دشمن تو صرف تین ہیں''...... کاروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم چاہتے ہو کہ میں کالی ماتا کی خاص کنیز کاگری کو بلاؤں اور اسے حکم دوں کہ وہ اپنی ہنڈیا ان دشمنوں پر بھیجے''...... کجلو مہاراج نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

''اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے مہاراج''...... کالوگ نے کہا۔

''لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ یہ دشمن ختم بھی ہو جائیں تب بھی ہمیں کتنا نقصان ہو گا۔ کالی ماتا کی خاص کنیز کاگری دنیا کی سب سے زیادہ خون آشام ہے۔ وہ جہاں جاتی ہے وہاں موجود تمام انسانوں کی بھینٹ لے لیتی ہے''...... کجلو مہاراج نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مہاراج۔ آپ اپنی کنیزوں کے لئے فکر مند ہیں جبکہ یہ دشمن

آپ کو ہلاک کرنے اور کلجگ کو تباہ کرنے آ رہے ہیں۔ یہ دشمن عام دشمن نہیں ہیں۔ انہوں نے پاکیشیا میں کالو کاریگر کو ہلاک کر دیا۔ پھر یہاں کافرستان میں راج کالا ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور آپ کلجگ کے محافظ ہیں۔ صدیوں سے یہی آپ کا کام ہے اور آپ چند کنیزوں کی بھینٹ دینے سے خوفزدہ ہیں۔ اگر آپ ہلاک ہو گئے تو یہ کنیزیں آپ کے کس کام آئیں گی۔ اگر دشمن کلجگ کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پوری دنیا پر صدیوں سے چھایا ہوا کالا جادو طویل عرصے کے لئے ختم ہو جائے گا۔ دشمن آپ کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں مہاراج''...... کاروش نے یکلخت چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں کاروش۔ اب ہمیں ان کنیزوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن ایک شرط ہے کہ تم اور کالوگ ہمارے لئے ان سے زیادہ جوان اور ان سے زیادہ خوبصورت کنیزوں کا بندوبست کرو گے''...... کجلو مہاراج نے کہا۔

''ہم وچن دیتے ہیں مہاراج''...... کاروش اور کالوگ دونوں نے کہا تو کجلو مہاراج کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر پھنسائیں اور پھر دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر اس نے اونچی آواز میں پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کی آواز لمحہ بہ لمحہ بلند ہوتی جا رہی تھی۔ پھر اچانک دور سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو کاروش اور

کالوگ دونوں اٹھ کر تیزی سے کمرے کی عقبی دیوار سے لگ کر بیٹھ گئے۔ دھماکوں کی آوازیں قریب آتی چلی گئیں اور پھر یکلخت کمرے میں ایک نوجوان عورت داخل ہوئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک نوجوان آدمی کی کھوپڑی تھی جسے اس نے بالوں سے پکڑا ہوا تھا اور اس نوجوان کی گردن سے تازہ تازہ خون نکل رہا تھا۔ اس عورت کا چہرہ انتہائی کریہہ تھا۔ اس کا منہ خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے اندر داخل ہو کر کھوپڑی کو ایک طرف پھینکا اور پھر کجلو مہاراج کے سامنے جھک گئی۔

''کاگری حاضر ہے مہاراج۔ کیا حکم ہے مہاراج''...... اس عورت نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمارے پاکیشیائی دشمن جن کی تعداد تین ہے کلجگ کو فنا کرنے اور ہمیں ہلاک کرنے کے لئے چوراس محل اور ہمارے محل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تم ان پر ہنڈیا بھجوا دو۔ انہیں ہلاک کر دو''...... کجلو مہاراج نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اس نے اب ہاتھ سر سے ہٹا کر اپنے گھٹنوں پر رکھے لئے تھے۔

''مجھے دیکھنے دو مہاراج کہ یہ دشمن کون ہیں''...... کاگری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

''مہاراج۔ یہ روشنی کے آدمی ہیں اس لئے یہ میری ہنڈیا سے براہ راست ہلاک نہیں ہو سکتے۔ البتہ یہ گھنٹوں بے حس وحرکت اور

مفلوج حالت میں پڑے رہیں گے۔ اس دوران تم کسی انسان کو وہاں بھیج کر ان کا خاتمہ کرا سکتے ہو۔ اگر تمہیں منظور ہو تو میں ہانڈی کی مزید شرائط پیش کروں''...... کاگری نے چیخ کر کہا۔

''ہم کس انسان کو وہاں بھیجیں گے''...... کجلو مہاراج نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''مہاراج۔ آپ خود جا کر بے ہوش، بے بس اور مفلوج تین انسانوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے''۔ کاروش نے وہیں بیٹھے بیٹھے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کجلو مہاراج ایسا کر سکتا ہے۔ بولو۔ کیا شرائط ہیں تمہاری''...... کجلو مہاراج نے کہا۔

''تمہارے محل میں موجود تمام کنیزوں کی بھینٹ دینا ہو گی تمہیں''...... کاگری نے کہا۔

''مجھے منظور ہے۔ اور کچھ''...... کجلو مہاراج نے کہا۔

''تو میں پہلے بھینٹ لے لوں پھر آتی ہوں''...... کاگری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تو کجلو مہاراج کے چہرے پر غم کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید انہیں اپنی کنیزوں سے بے حد انسیت تھی اور ان کی بھینٹ کے تصور نے ہی اسے غمزدہ کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد محل میں ہر طرف سے نسوانی چیخوں، رونے پیٹنے اور سسکیوں اور آہیں بھرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو کجلو مہاراج نے بے

اختیار سر جھکا لیا۔ آہستہ آہستہ یہ آوازیں مدھم ہوتے ہوتے ختم ہو گئیں اور پھر کافی دیر تک خاموشی چھائی رہنے کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کاگری اندر داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ بری طرح چمک رہا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"مہاراج۔ میں نے بھینٹ لے لی ہے۔ اب میں ہنڈیا تیار کرتی ہوں"...... کاگری نے کہا۔

"ہم ان دشمنوں کے خاتمے کے لئے تمہیں بھینٹ دینے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن اب تمہیں ہمارے دشمنوں کا خاتمہ کرنا ہو گا"۔ کجلو مہاراج نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ بے بس اور مفلوج ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کو ہلاک کرنا آپ کا کام ہو گا"...... کاگری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے لیکن ہنڈیا اس انداز میں تیار کرو کہ وہ خطا نہ ہو سکے"...... کجلو مہاراج نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا مہاراج۔ کاگری ہنڈیا صدیوں سے آج تک کبھی خطا نہیں ہوئی"...... کاگری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو ایک چھوٹے قد اور ایک لمبے قد کے دو آدمی نمودار ہو گئے اور کاگری کے سامنے جھک گئے۔

"حکم کاگری"...... پہلے اس چھوٹے قد کے آدمی نے کہا اور پھر لمبے قد کے آدمی نے کہا۔

"میں کاگری ہنڈیا تیار کرانا چاہتی ہوں۔ جلدی تیار کرو اسے"۔

کاگری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"...... چھوٹے اور لمبے قد والے دونوں آدمیوں نے کہا اور پھر ان دونوں نے عجیب انداز میں اچھلنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں پھیلتا چلا گیا اور پھر یہ دھواں اس قدر گہرا ہو گیا کہ وہ دونوں اس میں چھپ گئے۔ کچھ دیر بعد جب دھواں چھٹا تو وہاں وہ دونوں آدمی موجود نہ تھے بلکہ ان کی جگہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی ہنڈیا موجود تھی جس میں سے تیز اور انتہائی ناگوار بو نکل رہی تھی۔ ہانڈی کا ڈھکن حالانکہ کسی چربی وغیرہ سے ہانڈی کے ساتھ ہی سیل کر دیا گیا تھا لیکن بو لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"ہانڈی تیار ہے مہاراج۔ حکم دو تو اسے تمہارے دشمنوں پر بھیج دوں"...... کاگری نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن خیال رکھنا۔ وہ روشنی کے لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہانڈی خطا ہو کر واپس آ جائے"...... کجلو مہاراج نے کہا۔

"میں جانتی ہوں مہاراج۔ اس کا انتظام میں نے پہلے ہی کر دیا ہے۔ یہ ہانڈی اس وقت ان پر ٹوٹے گی جب یہ لوگ اندھیرے میں ہوں گے۔ اس طرح ان کی روشنی مدھم پڑ جائے گی لیکن میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا اور اب ایک بار پھر بتا رہی ہوں کہ وہ چونکہ روشنی کے لوگ ہیں اس لئے ہانڈی سے ہلاک نہیں ہوں گے بلکہ صرف بے بس اور مفلوج ہو جائیں گے لیکن یہ حالت بھی چار

گھنٹوں تک رہے گی۔ ان چار گھنٹوں میں تمہیں ان کو کسی انسان کے ذریعے ہلاک کرانا ہو گا''...... کاگری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہم خود جائیں گے انہیں ہلاک کرنے۔ اب یہاں ہمارے علاوہ اور کوئی انسان باقی ہی نہیں رہا''...... کجلو مہاراج نے کہا۔

''لیکن کجلو مہاراج۔ تم نے ایک اور بات پر غور نہیں کیا۔ ہانڈی بھیجنے سے پہلے میں یہ بات تمہیں بتا دینا چاہتی ہوں کہ''...... کاگری نے کہا تو کجلو مہاراج نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''کون سی بات''...... کجلو مہاراج نے پوچھا۔

''تم یہاں کلجگ کی حفاظت کے لئے صدیوں سے موجود ہو۔ تمہارے بغیر کوئی کلجگ تک نہیں پہنچ سکتا اور تم کلجگ کو چھوڑ کر یہاں سے باہر نہیں جا سکتے اس لئے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم کلجگ سمیت وہاں جاؤ اور انہیں ہلاک کر کے واپس آؤ اور پھر کلجگ کو واپس تہہ خانے میں رکھ دو یا پھر ان لوگوں کی یہاں آمد کا انتظار کرو۔ جب وہ یہاں پہنچیں تو پھر ان پر وار کیا جائے۔ اب جیسے تم حکم دو''...... کاگری نے کہا۔

''نہیں۔ کلجگ کو اس کی جگہ سے ہٹا کر نہیں لے جایا جا سکتا اس لئے ان لوگوں پر یہاں سے قریب ہی وار کرو''...... کجلو مہاراج نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی لیکن ہمیں اب انتظار کرنا ہو گا''۔ کاگری نے کہا تو کجلو مہاراج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل سمیت تیزی سے اس علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جدھر چوراس محل موجود تھا۔ رات انہوں نے کنٹو پہاڑی کے نیچے اس غار میں گزاری تھی جس غار میں مبارک احمد موجود تھے اور جہاں راج کالا کی لاش وہ چھوڑ آئے تھے۔ راج کالا کی لاش انہیں واپسی پر غار سے باہر کچھ دور پڑی ملی تھی لیکن اس کی حالت عبرتناک تھی۔ پہاڑی کتوں نے اس کی لاش غار سے گھسیٹ کر باہر نکالی اور پھر اسے اس بری طرح سے نوچا تھا کہ لاش کی حالت عبرتناک ہو گئی تھی۔ وہ راج کالا جو اپنے آپ کو پورے کافرستان کا مالک سمجھتا تھا اس کا یہ عبرتناک حشر تھا۔ رات غار میں گزارنے کے بعد وہ صبح ہوتے ہی چوراس محل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ رات کو غار میں کافی ٹھنڈک پڑ گئی تھی لیکن انہیں چونکہ باہر کی نسبت اندر زیادہ تحفظ حاصل تھا اس

لئے وہ غار کے کونے میں گھس کر سوتے جاگتے رہے اور جب صبح ہوئی تو انہوں نے غار سے باہر آ کر چشمے کے پانی سے وضو کیا اور صفدر کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کر کے وہ چل پڑے تھے۔ اس وقت دوپہر ہو چکی تھی اور سورج کی تیز روشنی کی وجہ سے خاصی گرمی محسوس ہو رہی تھی۔

''عمران صاحب۔ مکھ داس نے تو کہا تھا کہ جب تک ہم کجلو مہاراج کا خاتمہ نہیں کر دیں گے اس وقت تک کلجگ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ ایسی صورت میں تو ہمیں چوراس محل کی طرف جانے کی بجائے پہلے اس دوسرے محل کا رخ کرنا چاہئے۔ جس میں وہ کجلو مہاراج رہتا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارا ٹارگٹ وہ کلجگ ہے مہاراج نہیں ہے۔ اگر وہ ہمارے ٹارگٹ میں رکاوٹ بنے گا تو پھر اس سے بھی نمٹ لیں گے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ کلجگ کالے جادو کی شہ رگ ہے اور ہم اس شہ رگ کو کاٹنے جا رہے ہیں۔ کیا کوئی شیطانی طاقت ہمارا راستہ نہیں روکے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''شیطان بذات خود برائی کی سب سے بڑی طاقت ہے اور اس کے تحت برائی کی لاکھوں طاقتیں ہوں گی لیکن یہ سب اندھیرے کی پیداوار ہیں اور اندھیرا روشنی کے مقابل آ ہی نہیں سکتا۔ روشن کلام ہمارے ذہنوں میں ہے، ہماری جیبوں میں موجود

ہے اور ہماری زبانوں پر بھی۔ جہاں اس قدر روشنی ہو وہاں اندھیرے کی کوئی طاقت راستے میں نہیں ٹھہر سکتی''...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس علاقے میں داخل ہو گئے جہاں چوراس محل موجود تھا لیکن عمران کا رخ چوراس محل کی طرف نہیں تھا بلکہ اس کی شمالی سمت پر تھا جہاں اونچی نیچی پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا۔ گرمی کے باوجود وہ تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران ایک قدرتی کریک میں داخل ہو گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھے۔ یہ کریک آگے جا کر ایک سرنگ کی شکل اختیار کر گیا لیکن اس سرنگ میں بھی روشنی موجود تھی کیونکہ سرنگ کی چھت میں قدرتی طور پر ایسے سوراخ تھے جن میں سے سورج کی تیز روشنی اندر آ رہی تھی اور اس روشنی کی وجہ سے وہ سب آسانی سے اور تیز رفتاری سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سرنگ کافی دور تک گھومتی ہوئی اچانک ختم ہو گئی۔ آگے ٹھوس چٹان تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی اسے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ اس تہہ خانے کا دروازہ ہے جس میں وہ کلجگ موجود ہے لیکن اس چٹان کو کس طرح ہٹایا جا سکتا ہے اس کے بارے میں انہیں معلوم نہیں تھا۔ صرف راستے کی نشاندہی اس نقشے میں کی گئی تھی جو مکھ داس نے انہیں دکھایا تھا۔ اس چٹان پر ایک عجیب الخلقت جانور کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کے سر پر بڑے بڑے بارہ سینگ تھے۔

اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ سے بنائی گئی تھیں۔ باقی تصویر سفید رنگ کی تھی جو چٹان کے گہرے سیاہ رنگ پر خاصی ابھر رہی تھی۔ اچانک عمران کو خیال آیا تو اس نے معوذتین آیات پڑھنا شروع کر دیں اور معوذتین پڑھ کر اس نے زور سے اس چٹان پر پھونک ماری تو یکلخت گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ تصویر یکلخت چٹان سے اس طرح غائب ہو گئی جیسے کبھی اس کا وہاں وجود ہی نہ رہا ہو۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس چٹان پر دباؤ ڈالا تو چٹان نے معمولی سی حرکت کی لیکن وہ اپنی جگہ پر ہی جمی ہوئی تھی۔

"آؤ میرے ساتھ مل کر اسے دھکا دو۔ اب اس پر موجود شیطانی اثر ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ ایک عام چٹان ہے لیکن چونکہ یہ سال ہا سال سے بند ہے اس لئے جام ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے چٹان پر دباؤ ڈالا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی چٹان یکلخت اندر کی طرف گھوم گئی۔ اب وہاں ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو تاریک تھی۔ وہ اندر داخل ہوئے اور پھر اس راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے تہہ خانے نما کمرے میں داخل ہو گئے لیکن ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں ایسی آوازیں آنا شروع ہو گئیں جیسے خطرناک درندے غراتے اور دھاڑتے ہوئے ان کی طرف لپک رہے ہوں لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس شور کی پرواہ نہیں کی اور آگے بڑھتے گئے۔ تہہ خانے کے درمیان ایک چٹان کسی میز کی

طرح رکھی ہوئی تھی اور اس کے اوپر ایک سیاہ رنگ کی لکڑی کا چھوٹا سا باکس موجود تھا۔ اس باکس کے اوپر بھی عجیب وغریب مخلوق کی تصاویر کھدی ہوئی تھیں۔

"تو یہ ہے کلجگ۔ کالے جادو کی مرکزی طاقت"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ابھی اس باکس کو اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت سائیں سائیں کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ ان تینوں کی نظریں اوپر اٹھیں تو انہوں نے اپنے سروں پر مٹی کی ایک ہانڈی کو تیزی سے گھوم کر اڑتے ہوئے دیکھا اور پھر یکلخت ایک دھماکہ ہوا اور ہانڈی زمین سے آ ٹکرائی۔ ہانڈی گر کر ٹوٹی تو اس میں سے سرخ اور سیاہ رنگ کا دھواں نکلا اور اس پورے تہہ خانے میں پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی اس طرح زمین پر گر گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے نیچے گرتے ہیں۔ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو گا ہو۔ حتیٰ کہ اس کی زبان بھی حرکت نہ کر رہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن پر کوئی پردہ سا لپٹ گیا ہو۔ اس نے روشن کلام دوہرانے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں روشن کلام ہی نہ آ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ مکمل طور پر مفلوج ہو گیا ہو۔ جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ کاگری جیت گئی"...... یکلخت

نسوانی قہقہوں کے ساتھ ایک نسوانی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی
طاری ہوگئی۔ عمران روشن کلام دل ہی دل میں یاد کرنے اور
دوہرانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بے سود۔ اسے کچھ یاد نہ آ رہا
تھا۔ چنانچہ اس نے ایک اور طریقہ اختیار کیا۔ اس نے اپنے ذہن
کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے کی کوشش شروع کر دی اور یہ نقطہ تھا
روشن کلام۔ اس کا ذہن آہستہ آہستہ تاریک پڑتا چلا گیا۔ اسے
یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے تاریک ذہن کے اندر کہیں لاوا
اکٹھا ہونے لگ گیا ہو جو یکلخت پھٹ پڑے گا اور پھر ایسے ہی ہوا۔
یکلخت اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی
اس کا ذہن نہ صرف دوبارہ روشن ہو گیا بلکہ اس کے ذہن پر موجود
پردہ بھی جگہ جگہ سے پھٹ گیا ہو لیکن وہ ابھی تک پوری طرح نہ
پھٹا تھا۔ عمران نے ایک بار پھر ذہن کو اس نقطے پر مرکوز کر دیا اور
ایک بار پھر اس کا ذہن تاریک ہو گیا اور ایک بار پھر اس کو ایسے
محسوس ہونے لگا جیسے پہلے ہوا تھا اور اس بار ذہن میں روشنی پھیلنے
کے ساتھ ہی اس کا ذہن ایک دھماکے سے جاگ اٹھا اور اس بار
اس پردے کا کوئی وجود نہ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کی
زبان بھی حرکت میں آ گئی اور اس کے منہ سے بے اختیار اللہ اکبر
کے الفاظ چیخنے کے سے انداز میں نکلے اور ان الفاظ کے نکلنے کی دیر
تھی کہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے تہہ خانے میں موجود گہری تاریکی
تیز روشنی میں تبدیل ہو گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک

آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور وہ بڑے فاخرانہ انداز
میں تہہ خانے میں داخل ہو رہا تھا۔
”ہا۔ ہا۔ ہا۔ کالے جادو کے دشمن کالی ماتا کی خاص کنیز کاگری
کی ہانڈی کا آخرکار شکار ہو گئے۔ ہا۔ ہا۔ ہا“...... اس آنے والے
نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تلوار لہراتا
ہوا فرش پر پڑے عمران کی طرف اس طرح بڑھا جیسے ابھی تلوار کا
وار کر کے اس کی گردن اڑا دے گا۔ اسی لمحے عمران کے ذہن میں
ایک بار پھر دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے نعرہ
کے سے انداز میں اللہ اکبر کے الفاظ دوبارہ نکلے۔ اس بار یہ الفاظ
اس قدر بلند آواز میں نکلے تھے کہ پورا تہہ خانہ گونج اٹھا اور اس
کے ساتھ ہی اس کے بیک وقت دو نتائج برآمد ہوئے۔ ایک تو
عمران کا پورا جسم یکلخت حرکت میں آ گیا دوسرا وہ آدمی جو تلوار
عمران کی گردن پر مارنے ہی والا تھا نعرہ تکبیر سنتے ہی چیختا ہوا اچھل
کر ایک دھماکے سے تہہ خانے کی دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے
ہاتھ سے تلوار نکل کر ایک طرف جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی
نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے
بڑھ کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اسے گھما دیا کیونکہ اسے معلوم
ہو گیا تھا کہ یہ انسان ہے کوئی شیطانی طاقت نہیں ہے ورنہ نعرہ تکبیر
سن کر یا تو وہ طاقت جل کر راکھ ہو جاتی یا پھر کم از کم فرار ہو
جاتی۔

"کون ہوتم۔ بولو۔ کون ہوتم"...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ اس آدمی کی کھوپڑی کی طرف کر کے چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کجلو مہاراج ہوں۔ کلجگ کا محافظ۔ مجھے مت مارو"...... اس آدمی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسا وار تھا جو تم نے ہم پر کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ اسے ہلاک کر دیں۔ اس کے پیروں کے گرد دھواں اٹھ رہا ہے اور یہ فرار ہو جائے گا"...... یکلخت صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے اس آدمی کی کھوپڑی کے سینکڑوں ٹکڑے تہہ خانے میں بکھر گئے اور اس کے ساتھ ہی تہہ خانے میں رونے پیٹنے کی تیز آوازیں گونج اٹھیں۔ عمران نے جھپٹ کر وہ سیاہ رنگ کا باکس اٹھایا اور اسے کھولنے کی کوشش کی تو وہ چند لمحوں کی کوشش کے بعد کھل گیا۔ اندر ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی مورتی پڑی ہوئی تھی جو نجانے کس دھات کی بنی ہوئی تھی لیکن یہ مورتی کسی انسان کی نہیں تھی بلکہ چمگادڑ نما کسی مخلوق کی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک چھوٹی سی بوتل نکلی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل میں موجود پانی اس باکس اور مورتی پر انڈیل دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ باکس اور مورتی راکھ میں تبدیل ہو کر فرش پر بکھرتے چلے گئے ہر طرف سے رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دینے

لگ گئیں۔

"آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں باطل کے مقابلے میں سرخرو کیا ہے۔ آؤ باہر جا کر نماز شکرانہ ادا کریں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھے۔

"آپ نے نعرہ تکبیر بلند کر کے بت کدے سے اذان دے دی ہے عمران صاحب ورنہ اس ہنڈیا نے واقعی ہمیں بے بس کر دیا تھا"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران نے کار سید چراغ شاہ صاحب کے دیہاتی انداز میں بنے ہوئے مکان کے سامنے روک دی۔ اس نے فون کر کے معلوم کیا تو شاہ صاحب کے صاحبزادے نے اسے بتایا کہ شاہ صاحب زیارتوں سے واپس آ چکے ہیں اور عمران کے ذہن میں کالی دنیا کے بارے میں چونکہ کافی سوالات موجود تھے اس لئے وہ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی کا سن کر روانہ ہو گیا تھا۔ عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ کافرستان سے کل رات واپس آیا تھا۔ کار کی آواز سن کر دروازے پر پڑی ہوئی چک اٹھی اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ باہر آ گیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

''شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری دینی ہے''...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''قبلہ والد صاحب مسجد میں ہیں۔ آپ وہیں ان سے مل لیں''۔

صاحبزادے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ساتھ ہی ایک خاصی بڑی لیکن دیہاتی انداز میں بنی ہوئی مسجد کی طرف چل پڑا۔ مسجد میں داخل ہو کر اس نے کوٹ اتار کر مسجد کے صحن میں بچھی ہوئی صف پر رکھا اور پھر جوتے اور جرابیں اتار کر وہ وضو کرنے بیٹھ گیا۔ وضو کر کے اس نے جرابیں پہن لیں البتہ جوتے وہیں پڑے رہے اور کوٹ اٹھا کر وہ مسجد کے دلان کی طرف بڑھ گیا۔ دالان میں شاہ صاحب اپنے مخصوص انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے چار آدمی دوزانو ہو کر سر جھکائے بیٹھے تھے۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بیٹھو بیٹے۔ تمہیں چند لمحے انتظار کی کوفت اٹھانا پڑے گی اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ یہ صاحبان بڑی دور سے آئے ہیں''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ آپ کی مہربانی ہے شاہ صاحب کہ آپ سے ملاقات ہو جاتی ہے''...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر وہ ایک طرف دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ شاہ صاحب دھیمے لہجے میں ان چاروں سے گفتگو کرتے رہے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے شاہ صاحب سے اجازت مانگی اور سلام کر کے وہ مسجد کے دالان سے باہر نکل گئے۔

''آؤ بیٹے۔ ماشاء اللہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت

بڑی نیکی کی توفیق دی ہے۔ تم واقعی خوش نصیب ہو''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سائیڈ سے اٹھ کر ان کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

''یہ سب واقعی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور آپ جیسے بزرگوں کی دعا ہے شاہ صاحب ورنہ میں کہاں اور ایسے کام کہاں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے بزرگوں کی صف میں مت لایا کرو۔ بزرگ تو اللہ تعالیٰ کے بہت ہی پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ میں تو ان کے پیروں کی خاک بھی نہیں ہوں۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ تم نے اپنی ذہانت، حوصلہ اور ہمت سے شیطان اور شیطانی ذریات کو شکست دے دی ہے اور اس مہم میں سرخرو ہوئے ہو''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے شاہ صاحب۔ یہ مہم بس مہم کی حد تک رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے ملتے رہے اور ان کی رہنمائی میں ہم آگے بڑھتے رہے۔ ہم نے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ جیسا آپ فرما رہے ہیں یہ کام اسی انداز میں کوئی بھی کر سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''عمران بیٹے۔ عاجزی اور انکساری دونوں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں لیکن مقاصد بھی سامنے رکھنے چاہئیں۔ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ کوئی دوسرا نہ کر سکتا تھا لیکن چونکہ تم ان کاموں کے عادی ہو اس لئے تمہیں اس کا احساس نہیں ہوا۔ کالو کاریگر کو تم نے جس انداز میں

ہلاک کیا وہ تمہارا ہی کام تھا۔ سوٹو رام کی ہلاکت بھی تمہاری ذہانت کی وجہ سے ہوئی ہے اور پھر کنٹو پہاڑی پر تم نے جس طرح بغیر دیکھے ایک چھوٹے سے سوراخ سے ایسے درست نشانے لگائے یہ کام کوئی اور کسی صورت بھی نہ کر سکتا تھا۔ اسی طرح چوراس محل کے تہہ خانے میں تم نے جس طرح اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر کے اس خوفناک کالے جادو کے سب سے خطرناک حربے کے اثرات کا خاتمہ کیا یہ بھی تمہارا ہی کام تھا۔ کوئی عام آدمی ایسا نہ کر سکتا تھا۔ اس طرح اور بھی بے شمار کام گنوائے جا سکتے ہیں اور یہ بات پہلے بھی میں نے تمہیں بتائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی استطاعت اور طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اس لئے وہ کسی کام کے لئے جس کا انتخاب کرتا ہے اسے اتنی توفیق بھی عنایت کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی رہنمائی کا بندوبست بھی کر دیتا ہے''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اچانک زیارتوں پر چلے جانے سے مجھے بڑا شاک لگا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میں تاریکی میں داخل ہو گیا ہوں''...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے بغیر نہیں ہوتا۔ تم چونکہ ضرورت سے زیادہ مجھ پر انحصار کرنے لگ گئے ہو اس لئے مجھے زیارتوں کا حکم دے دیا گیا لیکن اس کے باوجود میں تمہاری

طرف سے غافل نہیں رہا۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی اللہ تعالیٰ نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی رہنمائی کر دی''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ اس مہم میں میری واقعی قدم قدم پر رہنمائی کی گئی ہے۔ خواجہ امیر نانبائی، حافظ عبداللہ، علامہ حسن خان، مبارک احمد اور خاص طور پر ایئر پورٹ پر تو میں اس وقت حیران رہ گیا جب میری ساتھی خواتین اور ایک مرد ساتھی اس طرح روٹھ کر واپس چلے گئے جیسے انہیں باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری تھا۔ تمہیں ان واقعات کا علم نہیں تھا جو تمہیں وہاں پیش آنے والے تھے اور تم اس مہم کو کسی پکنک کے انداز میں پورا کرنے کے لئے نکل پڑے تھے اس لئے مجبوراً تمہارے ساتھیوں کو واپس بھجوانا پڑا ورنہ تم ان کی حفاظت کے چکر میں پڑ جاتے اور تمہیں خاصا بڑا نقصان اٹھانا پڑتا اور تم ظاہر ہے انہیں خود ساتھ لے آئے تھے اس لئے انہیں واپس نہ بھیج سکتے تھے اس لئے مجبوراً انہیں اس انداز میں واپس بھجوانا پڑا''...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شاہ صاحب۔ یہ مہم تو مکمل ہو گئی لیکن میرے ذہن میں اس بارے میں چند سوالات ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں عرض کروں''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو شاہ صاحب بے

اختیار مسکرا دیئے۔

''تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو اور میں ایک عاجز سا بوڑھا دیہاتی آدمی ہوں۔ میں کیسے تم سے ناراض ہو سکتا ہوں''۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ ایسی بات کر کے مجھے شرمندہ کر دیتے ہیں شاہ صاحب۔ دراصل میرا ذہن شاید اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ میرے ذہن میں سوالات اٹھتے رہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ جیسے بزرگ ہی مجھے مطمئن کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ذہن میں سوالات اٹھنا اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم ہے۔ جن کے ذہنوں میں سوالات نہیں اٹھتے وہ ذہنی طور پر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ بتاؤ کیا سوالات اٹھے ہیں تمہارے ذہن میں''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے انتہائی شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاہ صاحب۔ یہ کالا جادو یا سفید جادو جو بھی آپ اسے کہیں یہ تو صدیوں سے چلا آ رہا ہے تو اس کے خلاف پہلے کیوں مہم جوئی نہیں کی گئی اور کیا ہماری اس مہم جوئی کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''دیکھو بیٹا۔ برائی ازل سے آ رہی ہے اور یقیناً یوم قیامت تک رہے گی۔ اسے مکمل طور پر ختم کرنا مشیت ایزدی میں نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ انسانی وصف ہے اور یہ وصف صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق انسان میں رکھا گیا ہے کہ اس کے

سامنے دو راستے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ نیکی اور برائی کا بھی۔ دونوں کے بارے میں اسے تفصیل سے اور کھل کر بتا دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ایک میزان رکھ دی ہے۔ جب برائی کا کوئی کام وہ کرتا ہے تو اسے خود ہی فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے برا کام کیا ہے۔ اب تم خود سوچو کہ برائی کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں لیکن جب برائی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی تو پھر انسان کا یہ وصف بے کار ہو جائے گا کیونکہ اس کے سامنے تو صرف ایک ہی راستہ رہ جائے گا۔ اس کا انتخاب والا وصف ختم ہو جائے گا اور پھر جزا اور سزا کا نظام بھی ختم ہو جائے گا۔ جانوروں کو چونکہ جبلت کا پابند کیا گیا ہے اس لئے ان کی جزا و سزا کا کوئی نظام نہیں ہے۔ یہ نظام صرف انسان کے لئے ہے اس لئے اسے اشرف المخلوقات بھی کہا گیا ہے۔ جادو بھی ایک ایسی ہی برائی ہے جو شروع سے چلی آ رہی ہے اور قیامت تک رہے گی۔ جادو کے بارے میں قدیم ترین تاریخ سے بھی ثبوت ملتے ہیں۔ جادو دراصل واقعات کو غیر فطری طور پر ظہور میں لانے کے فن کا نام ہے اور یہ ہر زمانے اور ہر قوم کے افراد کے عقیدے میں شامل ہے اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ جادو حقیقت ہے لیکن اسے کرنے والا کافر ہوتا ہے اس لئے یہ برائی مسلسل موجود ہے۔ اب جہاں تک تمہارے اس سوال کا تعلق ہے کہ کیا پہلے اس کے خلاف کام نہیں کیا گیا تو ہر زمانے میں اس

کے خلاف کام ہوتا رہا ہے۔ اصل میں جب برائی کا پھیلاؤ اور زور اپنی حدود سے بڑھ جائے تو پھر اس کے خلاف نیکی کی قوتیں حرکت میں آتی ہیں“...... شاہ صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اسے کالا جادو کیوں کہا جاتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”تمہیں اس بارے میں پہلے بھی بتایا جا چکا ہے۔ سیاہی، اندھیرا، کفر سب شیطان کے ساتھ منسوب ہیں کیونکہ یہ روشنی کے متضاد ہیں اور چونکہ جادو کی اس مخصوص قسم میں برے جنوں، بدروحوں اور گندگی کا برملا استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اسے کالا جادو کہا جاتا ہے اور یہ بات عوام الناس کے ذہنوں میں راسخ کر دی گئی ہے کہ عام جادو سے کالا جادو زیادہ سریع الاثر اور طاقتور ہوتا ہے اور چونکہ انسان اپنے معاملات کو جلد از جلد اور ہمیشہ اپنے فائدے میں نمٹانا چاہتا ہے اس لئے وہ کالے جادو کا سہارا لینے کی کوشش کرتا ہے اور اپنا ایمان بھی ختم کر بیٹھتا ہے کیونکہ کالا جادو کرنے والے اسے گندگی اور برائیوں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف ان کی دنیا تباہ ہو جاتی ہے بلکہ عاقبت بھی“...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب۔ پاکیشیا میں کالو کاریگر، کافرستان میں راج کالا اور آخر میں کلجو مہارج کی موت اور چوراس محل کے تہہ خانے میں موجود کلجگ کے خاتمے سے کیا کالا جادو کا یہ سلسلہ رک جائے

گا''...... عمران نے کہا۔

''تم نے اچھا کیا تھا کہ آب زم زم کی بوتل اپنے پاس رکھ لی تھی ورنہ تمہیں کلجگ کو تباہ کرنے میں بڑی مشکل پیش آتی۔ آب زم زم پڑنے سے وہ فوراً تباہ ہوگیا۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جب کسی برائی کا پھیلاؤ اور زور حدود سے بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت حرکت میں آ جاتی ہے اور لوگوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کا اس انداز میں خاتمہ کر دیا جاتا ہے کہ وہ مکمل طور پر ختم نہ ہوسکیں تو کم از کم کمزور ضرور ہو جائیں۔ تمہاری اس ساری مہم کے نتیجے میں کالے جادو کا صدیوں سے مضبوط سیٹ اپ ختم ہو گیا اور لاکھوں کروڑوں برائی کی طاقتیں جو اس کے ساتھ منسلک تھیں ختم کر دی گئیں۔ اب شیطان اور اس کی ذریات اسے دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کریں گی لیکن اس میں انہیں طویل عرصہ لگ جائے گا اور اس طویل عرصے میں لوگ اس کالے جادو سے محفوظ رہیں گے''...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

''کیا اس سے ہمارے ملک اور کافرستان میں جگہ جگہ جو کالا جادو کرنے والے لوگ ہیں کیا وہ سب ختم ہو جائیں گے''۔ عمران نے پوچھا۔

''اصل کالا جادو ختم ہو گیا ہے۔ اب صرف کالا جادو کے نام پر فراڈ کیا جا رہا ہے اور فراڈ تو تمہیں پتہ ہے کہ سادہ لوح افراد کو لوٹنے کے لئے بدطینت افراد کرتے ہی رہتے ہیں لیکن تمہاری اس

مہم جوئی سے لاکھوں کروڑوں انسان اس کالے جادو کے بڑے اثرات سے محفوظ ہو گئے ہیں کیونکہ تم نے کالی دنیا کی بنیادیں اکھاڑ دی ہیں''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اس نیکی کی توفیق دی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں مبارک باد دی ہے''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کا بھی شکریہ شاہ صاحب کہ آپ نے میرا ذہن صاف کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ابھی کیا تو نہیں۔ اگر کہو تو مکمل طور پر صاف کر دوں''۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑ لئے اور شاہ صاحب بھی اس کے اس انداز پر کھل کر مسکرا دیئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، انوکھا اور یادگار ایڈونچر

سپیشل اسٹیشن

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

:::::: ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کی کافرستانی حکومت نے ہر حکومتی کوشش کر ڈالی۔ مگر ——؟

:::::: ایک ایسا مشن جس کے لئے کافرستان کے انتہائی خطرناک اور گھنے جنگلات میں سے گزرنا لازمی تھا۔

:::::: ایسے جنگلات جن میں اب بھی قدیم وحشی قبائل کی حکمرانی تھی اور ان وحشی قبائل کی حدود سے کسی اجنبی کا صحیح سلامت گزر جانا ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ پھر ——؟

شاہینہ لارا :: ایک پاکیشیائی نژاد ایکریمین لڑکی، جسے عمران، جولیا اور اپنے ساتھیوں کے اعتراض کے باوجود اپنی بیوی بنا کر مشن پر ساتھ لے گیا۔ کیوں ——؟

نازیہ :: صالحہ کی دوست جو تنویر کی بیوی بن کر مشن پر ساتھ گئی۔ کیوں اور کس لئے ——؟

وہ لمحہ :: جب جولیا کو کیپٹن شکیل کی بیوی بنا کر پیش کیا گیا۔ تنویر اور جولیا کا کیا ردعمل تھا ——؟

وہ لمحہ :: جب دو کلومیٹر چوڑی دلدل کو جوزف کی وجہ سے پار کر لیا گیا۔ جوزف کا ایسا کارنامہ جس نے عمران کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔

وہ لمحہ :: جب جوزف کی صلاحیتیں جنگل میں اپنے عروج پر پہنچ گئیں۔

وہ لمحہ :: جب سپیشل اسٹیشن کے گرد ایک دھات کا کور عمران اور اس کے ساتھی باوجود کوشش کے نہ توڑ سکے اور مشن ناکام ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحہ :: جب عمران کے ساتھیوں نے عمران کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا مگر عمران ناکام واپسی پر بضد رہا۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ :: جب بظاہر ناممکن مشن کو عمران نے اپنی ذہانت سے ممکن بنا دیا اور سب ساتھیوں نے بے اختیار اسے سپر جینیس قرار دے دیا۔

وہ لمحہ :: جب کافرستان کے صدر نے بھی برملا عمران کو سپر جینیس قرار دے دیا۔

انتہائی پراسرار، دلچسپ واقعات، خوفناک جنگلات اور خطرناک دلدلوں میں ناقابل یقین جدوجہد پر مبنی انوکھا اور یادگار ایڈونچر

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573